يد الله على الجماعة فاتبعوا السواد الاعظم



اہلِ سنت اہلِ جنت

محمد علی مصطفوی

بزم رضویہ جنرز لاہور

میثم قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَدُ اللہِ عَلَی الجَمَاعَۃِ فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ.

اہلِ سُنّت اہلِ جنّت

مُصنّف مُحَمَّد عَلی مُصطفوی

ایم اے (تاریخ)

بزمِ رضویہ رجسٹرڈ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ سنت کا ہے بیڑا پار، اصحابِ حضور (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)
نجم ہیں، اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

(الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی)

نام تصنیف	اہلِ سنت اہلِ جنت
مصنف	محمد علی مصطفوی صاحب زید مجدہٗ
موضوع	کتاب و سنت اور اقوالِ علماء و صوفیاء کی روشنی میں فرقہ ناجیہ کی نشاندہی اور چند تاریخی حقائق کا بیان
نظر ثانی	محمد رفیق شیخ حنفی قادری۔ ایم اے (معاشیات)
بار	اول
سن اشاعت	۸ ذوالحجہ شریف ۱۴۲۲ ہجری قدسی / ۲۱ فروری ۲۰۰۲ء
پروف ریڈنگ	محمد رفیق شیخ حنفی قادری
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
ضخامت	۱۲۸ صفحات
ہدیہ	

منگوانے کا پتہ

۱۔ بزمِ رضویہ، ۳/۲۷ ۱۴، داتا نگر، بادامی باغ، مین بازار، لاہور
۲۔ نربان پبلیکیشنز ـــــ داتا نگر، بادامی باغ، ـــــ لاہور
۳۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ، بستان العلوم، کنڈ حالہ (مجاہد آباد)، ضلع بھمبر، آزاد کشمیر (براستہ گجرات) پوسٹ کوڈ: ۱۰۰۳۳
۴۔ شبیر برادرز، ۴۰ اردو بازار، لاہور
۵۔ فرید بک سٹال، ۴۰ اردو بازار، لاہور
۶۔ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

نذرانۂ عقیدت

حضور پُر نور۔ قطب الاقطاب۔ غوث الغیاث۔ فرد الاحباب۔ قطب الاکمل الاشرف۔ غوث الاعظم الارفع۔ غوث الثقلین۔ غیث الکونین۔ امام الفریقین۔ عالم الربانی۔ قطب الفردانی۔ غوث الصمدانی۔ محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی قدس اللہ سرہٗ الربانی نور روحہٗ واوصل الینا برکاتہٗ وفتوحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ وارضاہٗ عنا اور دیگر تمام اولیائے کاملین عارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مقدس و مکرم و معزز و محترم بارگاہوں میں اپنی اس تازہ اشاعت کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں جن کے رُوحانی تصرفات و برکات کی وجہ سے ہم اسے شائع کر سکے ہیں۔ الحمد للہ حمداً کثیراً کثیرا

ع شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

گدائے در اولیاء اللہ رحمھم اللہ تعالیٰ
محمد سلیم جلالی قادری رضوی
محمد رفیق شیخ حنفی قادری
و دیگر اراکین و معاونین ادارہ ہذا

یہ ''نذرِ عقیدت'' مولانا ابو الحامد ضیاء اللہ قادری مدظلہ العالی کی تصنیف لطیف ''سیرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ'' (مطبوعہ سیالکوٹ طبع پنجم ۱۹۸۹ء) سے اخذ کی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

عنوان

فضل حق خیرآبادی اور اسمٰعیل دہلوی کے سیاسی کردار کا تقابلی جائزہ

امتیازِ حق

مع ضمیمہ
امتیازِ حق اربابِ تحقیق کی نظر میں

راجا غلام محمد
[illegible]

مکتبہ قادریہ ○ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افتتاحیہ

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ﴾

اللہ تعالیٰ نے "قرآن مجید" میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (آل عمران)

"تم سب اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں پھوٹ پیدا نہ کرو"۔

بیہقی زماں علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔:

"اللہ کی رسّی سے مُراد ہے دین اسلام یا کتاب اللہ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ کی کتاب ایسی رسّی ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہو۔"

جو تفسیر کلام اللہ یا جماعِ اُمّت ہو اس کو مضبوطی سے پکڑلو۔ اجماع کے خلاف متفرق آراء کی طرف نہ جاؤ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ میری اُمّت کو گمراہی پر مجتمع نہ فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دستِ رحمت، جماعت پر ہے جو (جماعت سے) بچھڑا وہ دوزخ میں گیا۔ (ترمذی)

"یہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سوادِ اعظم (بڑی جماعت) کا اتباع کرو اس لئے کہ جو اس سے بچھڑا وہ دوزخ میں گیا۔"

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس طرح بکریوں کو شکار کرنے والا بھیڑیا گلّے سے الگ ہونے والی بکری کو شکار کر لیتا ہے اسی طرح انسان کا شیطان بھیڑیا ہے (جو جماعت سے الگ ہونے والوں کو شکار کر لیتا ہے) جماعت سے ہٹ کر اِدھر اُدھر گھاٹیوں (میں بھٹکتے پھرنے) سے بچو اور جماعت اور جمہور کے ساتھ رہو۔"

("تفسیر مظہری" جلد ۲ صفحہ ۳۱۹۔۳۲۰ طبع کراچی)۔

گویا اس آیت مبارکہ میں سواد اعظم و جمہور سے منسلک رہنے کی تلقین ہے۔ چونکہ انسانی طبائع میں اختلاف ہے اس لئے بعض کج فکر لوگوں نے جماعت و جمہور سے اختلاف کر کے اپنی من مانی رائے اور نفسانی خواہش کے مطابق کلام اللہ کے خودساختہ مطالب بیان کئے اور نئے نئے فرقوں کے قیام کا باعث بنے۔ ــــــــــ

- عبداللہ بن سباء نے حق کو چھوڑ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف خروج کا باعث بنا۔
- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں خوارج ونواصب کا ظہور ہوا ــــــــــ
- تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے عہد میں معتزلہ فرقہ پیدا ہوا ــــــــــ

تب سے لے کر اب تک جماعت و جمہور مسلمین سے علیحدگی اختیار کر کے درجنوں نت نئے فرقے وجود میں آئے اور اُمت محمدیہ کے لئے سر دردی اور عذاب کا باعث بنے اور بن رہے ہیں۔

اس پُرفتن دور میں بھی انگریزوں کے عہد میں جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے وجود میں آنے والے بعض فرقے سواد اعظم اہل سُنّت و جماعت سے منسلک عامۃ المسلمین کو اپنا ہم عقیدہ بنانے اور اپنے مذہب و مسلک کو پھیلانے میں مصروف ہیں ــــ کسی نے ''تبلیغ'' کا خوش نما جال پھینک رکھا ہے۔ تو کوئی ''جہاد'' کا دلفریب نعرہ لگا کر اپنے مفسدانہ عقائد پھیلانے کے درپے ہے ــــ عامۃ المسلمین ان گمراہ فرقوں کے رنگ برنگے نعروں سے متاثر ہو کر ان کے جال میں پھنس جاتے ہیں ــــ چونکہ ہر فرقہ اپنے حق میں قرآن و حدیث سے دلائل پیش کرتا ہے اور خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ قرار دیتا ہے تو عام آدمی پریشان ہو کر رہ جاتا ہے کہ کس کو صحیح سمجھے اور کسے غلط قرار دے۔ عام آدمی کی رہنمائی اور اس کی اس الجھن کو دُور کرنے کیلئے ''اہل سُنّت اہل جنّت'' کے نام سے یہ کتاب مرتب کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی تا کہ عام فہم آدمی قرآن و حدیث اور سلف صالحین (اولیاء کرام) کی آراء کی روشنی میں سچی جماعت کو پہچان لے اور جھوٹی جماعتوں کے جال اور چال سے بچ سکے۔

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سُنّت پہ لاکھوں سلام

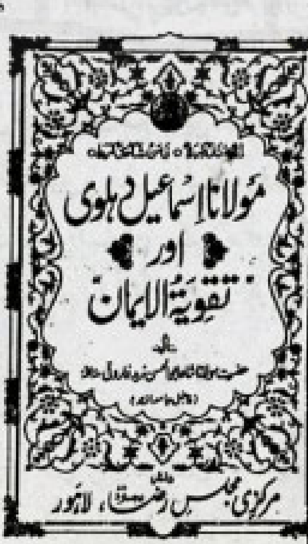
(امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

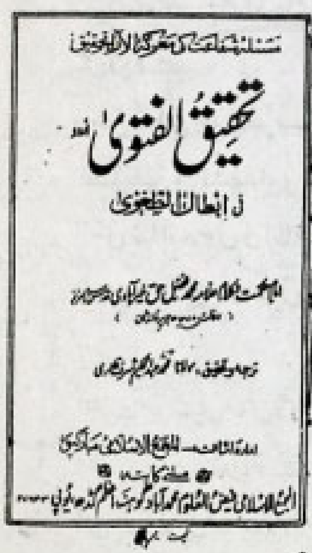
اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعا ہے کہ اس تحریر کو میرے لئے اور جو دوست اس کی اشاعت کا نام کر رہے ہیں ان کے لئے ذخیرہ آخرت اور بھٹکے ہوؤں کے لئے باعث ہدایت فرمائے: آمین

محمد علی مصطفوی حنفی ایم اے (تاریخ)
تاریخ: 07-10-2002
پکا ڈیرہ وڑائچاں، کوٹ رنجیت،
شیخوپورہ

قارئین کرام

اس کتاب کے لئے خاصی عرق ریزی اور جانفشانی سے کام کیا گیا ہے لیکن اگر آپ اس میں خدانخواستہ کوئی لفظی یا معنوی غلطی دیکھیں تو مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔ شکریہ (ادارہ)





بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

قرآن مجید میں سچی جماعت اور سیدھے راستے کی نشاندہی

(۱) ''سورہ فاتحہ'' میں اللہ تعالےٰ جل شانہ نے ہمیں دعا مانگنے کا طریقہ یوں تعلیم فرمایا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

''ہمیں سیدھے راستہ پر چلا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا''۔

اللہ تعالیٰ نے پہلے تو دعا مانگنے کا طریقہ تعلیم فرمایا اھدنا الصراط المستقیم (ہمیں سیدھے پر راستہ چلا) چونکہ ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ سیدھا راستہ وہی ہے جو میں نے اختیار کیا ہوا ہے اس لئے ساتھ ہی فرمادیا۔

صراط الذین انعمت علیهم

''ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا''

علامہ عمادالدین ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ :

''یہ آیت تفسیر ہے صراط مستقیم کی ____ اور جن پر خدا کا انعام ہوا ان کا بیان ''سورہ نساء'' میں آچکا ہے۔

وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

''یعنی خدا اور رسول کی اطاعت کرنے والے ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہے جو نبی اور صدّیق اور شہید اور صالح لوگ ہیں' یہ بہترین ساتھی اور اچھے رفیق ہیں''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں :

مطلب یہ ہے کہ خدایا تو مجھے ان فرشتوں' نبیوں' صدیقوں' شہیدوں اور صالحین کی راہ پر چلا جن پر تو نے اپنی اطاعت اور عبادت کی وجہ سے انعام نازل فرمایا ہے۔

(''تفسیر ابن کثیر'' جلد اول ص ۳۷۔۳۸)

امام علاءالدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی خازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ :

هٰذَا بَدَلٌ مِنَ الْاَوَّلِ اَیْ الَّذِیْنَ مَنَنْتَ عَلَیْهِمْ بِالْهِدَایَةِ وَ التَّوْفِیْقِ وَ هُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ذَکَرَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ قَوْلِهٖ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ.

''یہ اول کا بدل ہے یعنی صراط مستقیم ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے ہدایت و توفیق کے ساتھ احسان فرمایا اور یہ انبیاء کرام (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اور وہ مومنین ہیں جن کا ذکر اللہ تبارک وتعالےٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔ اولئک مع الذین الخ ____ پس ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انبیاء و صدیقین اور شہداء و صالحین میں سے انعام فرمایا''۔

(''تفسیر خازن'' جلد اول ص ۷۵) اردو ترجمہ مطبوعہ فیصل آباد)

حضرت قائد المفسرین والمحدثین شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ :

''وچوں بندہ را تعلیم فرمودند کہ ہدایت راہ راست طلب نماید لازم آمد ذکر کسانیکہ بواسطہ آنہا راہ راست بہ بندگان رسیدہ است بہ دیدن اعمال و شنیدن اقوال آنہا راہ راست از غیر راہ راست متمیز شدہ ولا ہر کسے از اہل مذاهب مختلفہ دعویٰ میکند کہ من راہ راستم پس جماعت را یقین باید کرد در ذہن خود کہ بیان کنندہ راہ راست باشنو لہذا بیان راہ راست بایں طریق فرمودند صراط الذین انعمت علیهم یعنی راہ کسانیکہ انعام کردہ بر ایشان وایں لفظ را در جائے دیگر از ''قرآن مجید'' فرمودہ اند بچہار فرقہ کہ انبیاء و صدیقان و شہیدان و صالحان باشند پس معلوم شود کہ راہ راست ایں چہار فرقہ است و در وقت مناجات با پروردگار بندہ رامی باید کہ ایں چہار فرقہ را ملحوظ نظر اجمالی ساز دو راہ آنہا طلب کند چنانکہ در ''قرآن مجید'' در ''سورہ نساء'' می فرماید

و من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیهم من

النبیین والصدیقین و الشہداء والصالحین و حسن اولئک رفیقا ۔ یعنی ہر کہ اطاعت خدا و رسول خدا بجا آورد و بگفتہ ہر دو عمل کند او در راہ ہمراہ کساں میرود کہ انعام کردہ است اللہ تعالیٰ بر آنہا و آنہا چہار فرقہ اند انبیاء و صدیقان و شہیداں و صالحان و ایں گروہ نیک رفیق راہند پس در اہدنا الصراط المستقیم جستن راہ حق است و از صراط الذین انعمت علیہم طلب رفیق است کہ الرفیق ثم الطریق و درایںجا باید دانست کہ عوام مومنین را رفاقت صالحان طلب باید کرد و صالحان را رفاقت شہیداں و شہیداں را رفاقت صدیقاں و صدیقاں را رفاقت انبیاء اگر کسے از عوام مومنین خواہد کہ رفاقت انبیاء نماید اورا از رفاقت ایں سہ گروہ درجہ بدرجہ ناچاریست چنانچہ اگر کسے رفاقت پادشاہ خواہد بدوں رفاقت جماعت داری کہ او در رفاقت رسالہ داری و او در رفاقت میری از امراء کبار باشد ممکن نیست و لہذا دخول در طریق اہل اللہ و توسل بانہا جستن محمود اہل اسلام شدہ و نیز باید دانست کہ چوں اصل راہ از عالم غیب بحضرت انبیاء تعلیم فرمودہ اند و از ایشان بصدیقان و از صدیقاں بشہداء و از شہداء بصالحان رسیدہ لازم است کہ دل را معرفت انبیاء حاصل شود و بعد ازاں معرفت ایں سہ گروہ دیگر بہ طلب رفاقت آنہا میسر گردد "

("تفسیر عزیزی " فارسی' جلد اول' مطبوعہ افغانستان)

ترجمہ: " جب اللہ تعالیٰ نے بندے کو تعلیم فرمایا کہ سیدھی راہ کی ہدایت طلب کرے تو ان لوگوں کا ذکر لازم ہوا کہ جن کے واسطے سے سیدھی راہ بندوں کو پہنچی ہے اور ان کے اعمال دیکھنے اور اقوال سننے سے سیدھی راہ غیر سیدھی راہ سے جدا ہو جاتی ہے اور نہیں تو سب مختلف راہ والوں میں سے ہر ایک کہتا ہے کہ" میں سیدھی راہ پر ہوں" سو ایک جماعت اپنے ذہن میں مقرر کرے کہ سیدھی راہ بیان کرنے والے ہوں۔ اس واسطے راہ کا بیان اس طرح تعلیم فرمایا؛

صراط الذین انعمت علیہم یعنی ان لوگوں کی راہ کہ انعام کیا تو نے جن پر اس لفظ کی اور جگہ" قرآن مجید" میں تفسیر فرمائی کہ وہ چار گروہ ہیں انبیاء کرام (علیہم الصلوۃ والسلام) اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) سو معلوم ہوا سیدھی راہ ان چار گروہ کی ہے اور بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے مناجات کے وقت میں ان چار فرقوں کو اپنی نظر میں رکھے اور ان کی راہ طلب کرے جیسا کہ" قرآن مجید" میں" سورہ نساء" میں ارشاد ہے۔

﴿ومن یطع اللہ و الرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبین والصدیقین والشہداء و الصالحین و حسن اولئک رفیقا﴾

"یعنی جو کوئی اطاعت کرے خدا اور رسول کی اور دونوں کے کہے پر عمل کرے وہ راہ میں ان کے ساتھ جاتا ہے کہ انعام کیا ہے اللہ نے ان پر اور وہ انبیاء کرام' صدیقین' شہداء اور صالحین ہیں اور یہ گروہ اچھے رفیق ہیں۔

پس اہدنا الصراط المستقیم میں راہ حق کا ڈھونڈھنا ہے اور صراط الذین انعمت علیہم میں رفیق طلب کرنا ہے کہ الرفیق ثم الطریق" پہلے رفیق پیدا کرے پھر ارادہ راستہ کا کرے" اس جگہ جاننا چاہیے کہ عوام مومنین کو صالحوں کی رفاقت کرنی چاہیے اور صالحوں کو شہیدوں کی اور شہیدوں کو صدیقوں کی اور صدیقوں (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کو انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی اور جو کوئی عوام مومنین میں سے چاہے کہ رفاقت انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی اختیار کرے اس کو ان تین گروہوں کی رفاقت درجہ بدرجہ ضروری ہے ___ جیسے کہ اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو بغیر رفاقت جمعدار کے کہ وہ کسی رسالدار کی رفاقت میں ہو اور رسالدار بڑے امراء میں سے کسی امیر کی رفاقت میں ہو اس کے بغیر بادشاہ کی رفاقت ممکن نہیں ہے ___ اسی واسطے اہل اللہ (رحمہم اللہ تعالیٰ) کے طریقوں میں داخل ہونا اور ان (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) کے ساتھ وسیلہ ڈھونڈنا نزدیک اہل اسلام کے مستحسن ہوا۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اصل راہ عالم غیب سے انبیاء کرام (علیہم

الصلوٰۃ والسلام) کو تعلیم فرمائی گئی اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے صدّیقوں کو اور صدّیقوں (رضوان اللہ تعالےٰ علیہم) سے شہیدوں کو اور شہیدوں (رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم) سے صالحین (رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم) کو پہنچی ہے لازم ہے کہ دل کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معرفت حاصل ہو بعد اس کے ان تینوں گروہوں کی معرفت حاصل کرے تا کہ طلب رفاقت کی ان سے حاصل ہو۔"

("تفسیر عزیزی" اردو ترجمہ حصّہ اول ص ۳۱۔۳۲)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے یہاں ان چار الفاظ مبارکہ نبی' صدّیق' شہید اور صالح کے معنی بیان کیے ہیں۔ صدیق کی تعریف میں فرماتے ہیں۔ :

"صدّیق وہ ہے کہ قوت نظریہ اس کی مثال قوت نظریہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کامل ہوتی ہے اور ابتداء عمر سے جھوٹ بولنے اور دو رنگی بات کرنے سے دُور رہے اور بیچ اُمور دین کے خاص خُدا تعالےٰ جل شانہ کے واسطے کوشش کرے کہ ہرگز خواہش نفس کو دخل نہ ہو اور نشانیاں صدّیق کی یہ ہیں کہ بیچ ارادہ اپنے کے تردّد نہیں کرتا ہے۔ اور بیچ نماز کے اگر چہ کوئی حادثہ سخت پیش آئے بائیں اور دائیں توجّہ نہ کرے اور ظاہر اور باطن ایک سا ہو اور کسی کے تئیں لعنت نہ کرے اور علم تعبیر خواب کا جانتے"۔

("تفسیری عزیزی" اردو ترجمہ ص ۳۳ حصّہ اول)

شہید کی تعریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔ :

"شہید آں است کہ قلب او بمشاہدہ مستحق باشد آنچہ انبیاء علیہم السلام باور سانیدہ اند بہ نہجے قلب او آں را قبول کند کہ گویا او رامی بیند و لہذا اوان جان در امر دین نزد او سہل کارے باشد گو بہ ظاہر مقتول نہ باشد"

("تفسیر عزیزی" فارسی' جلد اول)

"شہید وہ ہے کہ دل کو اس کے مشاہدہ حاصل ہو اور جو کچھ انبیاء علیہم السلام نے اسے پہنچایا

ہے اس طرح دل اس کو قبول کرے کہ گویا دیکھتا ہے اسی واسطے جان دینا بیچ امر دین کے اس کے واسطے آسان کام ہوتا ہے اگر چہ ظاہر میں مقتول نہ ہو۔"

("تفسیر عزیزی" حصہ اول ص ۳۳)

صالح کی تعریف میں رقمطراز ہیں:

"صالح وہ ہے کہ دونوں قوتیں اس کی مرتبہ کمال انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے کمتر ہوتی ہے لیکن بنسبت کمال متابعت کے ظاہر اپنے کو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور باطن اپنے کو اعتقادات فاسدہ اور اخلاق رذیلہ سے دور رکھتا ہے اور یاد حق اس کے اندر ایسی سما جاتی ہے کہ گنجائش دوسری چیز کی اس میں نہ رہے۔"

("تفسیر عزیزی" حصّہ اول' اردو ترجمہ ص۔ ۳۳)

آگے لکھتے ہیں۔ :

"و نام ولی ہر چند شامل ایں سہ گروہ است لیکن بیشتر ایں لفظ بر صالحین اطلاق کردہ می شود و چیزے کہ شامل ایں چہار فرقہ است یعنی انبیاء و صدیقان و شہداء و صالحین از علامات آن است کہ حضرت ایشاں نرا دوست می دارد و تکفل رزق ایشان میفر مائد بہ نہجے کہ ممتاز از سائر الناس باشندو از اعدائے خودایشاں را محفوظ می دارد و انیس ایشاں می باشد در غربت و در نفوس ایشاں غیرتے می دہد کہ بہ سبب آں غیرت بخدمت ملوک و امراء راضی نہ می شوند و ہمت ایشا نرا بلند میفر مائد پس راضی نمی شوند بانکہ بقاذورات دنیا آلودہ گروند و دلہائے ایشاں رامنور می ساز و پس ایشا نرا چیزہا معلوم می گرد و کہ غیر ایشاں از ار باب نظر و فکر بایشاں نرسند مگر بجہد شدید در عمر طویل و سینہ ہائے ایشا نرا کشادہ می ساز د و پس بہ منتہائے دنیا و معصیت ہائے آن و مردن اقارب و دیگر تکلیفات و شدائد تنگدل نمی شوندو نیز برائے ایشاں

ہیبتے می دہد کہ در قلوب سرکشان و جباران اتاثیر ہے کند و برکت در کلام و در انفاس و در افعال و در مکافات ایشان و درہم صحبتاں ایشان و در اولاد و نسل ایشاں و در زیارت کنندگان پے درپے ظاہر می گرداند و نزد خود ایشاں راجاہے و مرتبہ مے بخشد کہ دعائے ایشان مستجاب شود بلکہ در حاجتے کہ بایشاں توسل نماید حاجت او رامی گردد و خصوصیات و علامتے کہ ایشاں راور عالم برزخ و مواقف قیامت و در عالم قیامت می دہند ازان قبیل نیست کہ عوام مومنین بان استدلال توانند کرد الا بعد از مشاہدہ آں عوالم (''تفسیر عزیزی'' فارسی 'مطبوعہ افغانستان)

ترجمہ: ولی ان تینوں فرقوں کو شامل ہے لیکن اکثر صالحین (رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین) کو کہتے ہیں اور وہ چیز کہ ان چار معزز طبقوں کو شامل ہے اس کی علامت سے ہے کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ ان کو دوست رکھتا ہے___ اوران کے رزق کی کفالت کرتا ہے اس طرح کہ اوروں سے ممتاز ہوں___ اور دشمنوں سے محفوظ فرماتا ہے___ اور غربت میں ان کا انیس ہوتا ہے___ اوران کے نفسوں میں غیرت دیتا ہے کہ امیروں اور بادشاہوں کی خدمت سے راضی نہیں ہوتے___ اور ہمت کو بلند فرماتا ہے کہ دُنیا کی ناپاکی سے آلودہ نہیں ہوتے___ اوران کے دلوں کو روشن فرماتا ہے___ اوران کو وہ چیزیں معلوم ہوتی ہیں کہ بڑے بڑے عالم قابلوں کو نہیں ہوتیں مگر بڑی کوشش سے اور عمر طویل میں' اور کسی مصیبت سے تنگدل نہیں ہوتے___ اوران کو ہیبت دیتا ہے کہ سرکشوں اور جباروں پر تاثیر کرتی ہے___ اوران کے کلام اور انفاس اور افعال اور مکانات میں اور ہم صحبتوں اور اولاد و نسل میں اوران کی زیارت کرنے والوں میں برکتیں پے درپے ظاہر فرماتا ہے اور اپنے نزدیک ان کو ایسا جاہ و مرتبہ بخشتا ہے کہ ان کی دعا قبول ہوتی ہے___ جو کوئی اپنی حاجت میں ان سے توسل کرے اس کی حاجت بھی روا ہو جاتی ہے___ اور جو خصوصیتیں اور علامتیں کہ ان کو عالم برزخ میں اور قیامت اور عالم ملکوت میں دیتا ہے اس قبیل سے نہیں کہ عوام مومنین اس کو دریافت کرسکیں مگر بعد دیکھنے ان عالموں کے___ "

(''تفسیر عزیزی'' اردو ترجمہ' حصہ اوّل)

(۲) قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ط وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا﴾۔

(سورہ نساء: آیت ۱۱۵)

ترجمہ: اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔"

علامہ ابن کثیر اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''مومنوں کی راہ کے علاوہ راہ ڈھونڈ نا دراصل رسول ﷺ سے شقاق اور خلاف کرنا ہی ہے لیکن کبھی تو شارع ﷺ کی صاف بات کا خلاف ہوتا ہے' کبھی اس چیز کا خلاف ہوتا ہے' جس پر ساری امت مُحمدیہ متفق ہو جس میں انہیں خطا سے خدا نے بوجہ ان کی شرافت و کرامت کے محفوظ کر رکھا ہے____ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ نے غور و فکر کے بعد اس آیت مبارکہ سے اتفاق اُمّت کے دلیل ہونے پر استدلال کیا ہے۔

(''تفسیر ابن کثیر'' جلد اول' پارہ پنجم ص ۱۰۱ اردو ترجمہ مطبوعہ کراچی)

''تفسیر مظہری'' میں ہے۔

''اور مومنوں کے راستہ کے علاوہ دوسرے راستہ پر چلے گا یعنی اس اعتقاد اور عمل کے خلاف چلے گا جس پر تمام اہل ایمان کا اجماع ہے۔''

(''تفسیر مظہری'' جلد سوم ص ۲۷۳)

شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ سے منسوب ترجمہ میں اس آیت کا فائدہ یوں لکھا ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر جس نے جدا راہ پکڑی وہ جا پڑا دوزخ میں پس جس بات پر اُمّت کا اجماع ہوا وہی اللہ کی مرضی ہے اور منکر ہو سو دوزخی ہے۔''

(''قرآن مجید'' ترجمہ شاہ رفیع الدین مع تفسیر منسوب بہ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی ص ۱۱۵ مطبوعہ قدرت اللہ کمپنی لاہور)

٣۔ ﴿یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ قف اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ O وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ O﴾

(سورہ آل عمران آیت نمبر ١٠٦۔١٠٧)

ترجمہ: "جس دن (روز قیامت) کچھ چہرے سفید چمکتے' اور کچھ چہرے سیاہ کالے ہوں گے تو وہ جن کے چہرے کالے ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) "کیا تم نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر کیا تو اب عذاب چکھو اپنے کفر کا بدلہ"۔ اور وہ جن کے چہرے سفید چمکتے ہوں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہوں گے وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے"۔

ان آیات مبارکہ کی تفسیر میں کئی احادیث مبارکہ مروی ہیں جو مفسرین نے اپنی تفاسیر میں نقل کی ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل کرتے ہیں:

(١) واخرج ابو نصر السجزی فی "الابانۃ" عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ قرء یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ قال تبیض وجوہ اھل الجماعات و السنۃ و تسود وجوہ اھل البدع والاھوا

("الدر المنثور فی تفسیر بالماثور" جلد٢ ص ٦٣ مطبوعہ ایران؛ "تفسیر فتح القدیر" جلد١ ص ٣٧١)

ترجمہ: "امام ابو نصر سجزی نے اپنی "کتاب ابانۃ" میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آیت کریمہ "یوم تبیض وجوہ" پڑھ کر فرمایا کہ:

"(قیامت کے دن) سفید چمکتے چہرے اہل سنّت و جماعت کے ہوں گے اور بدمذہبوں کے چہرے سیاہ کالے ہوں گے"۔

(٢) اخرج الخطیب فی رواۃ مالک و الدیلمی عن ابن عمر عن النبی ﷺ فی قولہ تعالیٰ یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ قال تبیض وجوہ اھل السنۃ و تسود وجوہ اھل البدع

("تفسیر الدر المنثور" امام سیوطی ج ٢ ص ٦٣ "تفسیر قرطبی" جلد دوم ١٦٧ طبع ایران)

("تفسیر مظہری" جلد٢ صفحہ ١١٦ مطبوعہ کوئٹہ "تفسیر فتح القدیر" الشوکانی جلد١ ص ٣٧١ طبع بیروت)

ترجمہ۔ امام ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب بغدادی نے اپنی کتاب "روایات مالک" میں اور امام دیلمی نے "مسند فردوس" میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ پڑھ کر فرمایا ____ "اہل سنّت و جماعت کے چہرے سفید ہوں گے اور بدمذھبوں کے چہرے سیاہ کالے ہوں گے"۔

٣۔ واخرجہ ابن ابی حاتم و ابو نصر فی "الابانۃ" فی الخطیب فی "تاریخہ" ولالکائی فی "السنۃ" عن ابن عباس فی ھذا الایۃ قال تبیض وجوہ و تسود وجوہ ال تبیض وجوہ اھل السنۃ والجماعۃ و تسود وجوہ اھل البدع و الضلالۃ ____

("الدر المنثور فی تفسیر بالماثور" امام سیوطی جلد٢ ص ٦٣)

("الجامع الاحکام القرآن" امام ابی عبداللہ محمد احمد الانصاری القرطبی جلد دوم ص ١٦٧ ایران)

("تفسیر ابن کثیر" از علامہ عماد الدین ابن کثیر جلد اول ص ٣٩٠ طبع لاہور)

("تفسیر مظہری" از قاضی ثناء اللہ پانی پتی جلد دوم ص ١١٤ طبع کوئٹہ)

("تفسیر الخازن" امام علاؤ الدین علی بن احمد جلد اول ص ٣٠٣)

("تفسیر معالم التنزیل" امام بغوی جلد اول ص ٣٠١ بحامش الخازن)

("تفسیر فتح القدیر" قاضی محمد بن علی شوکانی غیر مقلد جلد اول ص ٣٧١ دار الفکر طبع بیروت)

ترجمہ: امام ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب میں امام ابو نصر اپنی تصنیف "ابانۃ" میں امام خطیب بغدادی نے "تاریخ" میں اور امام لالکائی نے اپنی "کتاب السنّۃ" میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ نے آیت تبیض وجوہ وتسود وجوہ کی تفسیر میں فرمایا: "اہل سنّت و جماعت کے چہرے سفید چمکتے ہوں گے اور بد مذہب گمراہوں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے"۔

خلاصہ تفسیر آیات قرآنیہ

- اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہ نے ''سورہ فاتحہ'' میں اہل ایمان کو دعا مانگنے کا طریقہ تعلیم فرمایا کہ ''(اے اللہ) ہمیں سیدھا راستہ چلا ان لوگوں کی راہ چلا جن پر تو نے انعام فرمایا۔''
- اور انعام یافتہ لوگوں کے بارے میں ''سورہ نساء'' میں نشان دہی فرمادی کہ یہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام صدّیقین، شہداء اور صالحین رحمۃ اللہ علیہم ہیں، ان کی راہ صراط مستقیم ہے۔
- انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد جن تین مبارک گروہوں کا ذکر ہے یہ اولیاء اللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بابرکت جماعت ہے جو مرتبہ کے لحاظ سے تین گروہ ہیں۔ صالحین پر شہداء اور شہداء پر صدّیقین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو فضیلت حاصل ہے۔
- اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مقدس جماعت کا تعلق اہل سنّت و جماعت سے ہے جو اُمّتِ محمدیہ کا سوادِ اعظم ہیں اسی مقدّس گروہ کے باعث اہل سنّت و جماعت دوسرے باطل فرقوں سے منفرد ہیں۔______
- ''سورہ نساء'' آیت نمبر ۱۱۵ میں بھی تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلنے پر دوزخ کی وعید ہے
- اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں مفسّرین کرام نے فرمایا ہے کہ اتفاق اُمت حُجّت ہے کیونکہ حق تعالیٰ نے اس اُمّت کی اکثریت کو گمراہی پر اکٹھا ہونے سے محفوظ رکھا ہے جیسا کہ احادیث مبارکہ میں مذکور ہے (جو آگے نقل کی جارہی ہیں) پس جس اعتقاد و عمل پر تمام اہل ایمان متفق ہو جائیں اس کا خلاف گمراہی ہے جس کی سزا جہنم ہے تمام اہل ایمان سے مراد مسلمانوں کی اکثریت کا اجماع ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں وارد ہے۔

﴿فاذا رأيتم اختلافا فعليكم بالسواد الاعظم﴾

جب تم اختلاف دیکھو تو بڑی جماعت کو لازم پکڑو۔

''قرآن مجید'' کی یہ آیت مبارکہ اور مفسرین کرام کی تصریحات عالیہ ان فرقوں کے اکابرین کے لیے قابل غور فکر ہیں جو انگریزوں کے عہد میں سوادِ اعظم اہل سنّت و جماعت سے کٹ کر وجود میں

آئے۔ سوادِ اعظم اہل سنّت و جماعت کے اکابرین (اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) نے لاکھوں کفّار کو کلمہ پڑھا کر مشرّف بہ اسلام کیا مگر ان نوزائیدہ فرقوں نے ائمہ اسلام، فُقہاء کرام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی روشن روشن سچّی کھری تعلیماتِ مبارکہ و اعتقاداتِ طیبہ سے کنارہ کشی کر کے اہل سنّت و جماعت جو اُمّت محمدیہ کا سوادِ اعظم ہیں کو ناحق مشرک و بدعتی قرار دے کر دین میں بے جا غلو اختیار کیا اور مسلمانوں میں انتشار و خلفشار پیدا کیا اور اپنی کج فہمی سے اب تک انتشار برپا کئے ہوئے ہیں حالانکہ سوادِ اعظم اہل سُنّت و جماعت سے علیحدہ ہونے والے اہل بدعت و گمراہ ہیں جیسا کہ بے شمار احادیث مبارکہ و نصوصِ فقہ و اقوال اولیاء میں وارد ہے______

میری برطانوی دور میں پیدا ہونے والے فرقوں کے موجودہ اکابرین سے گزارش ہے کہ وہ حق کی طرف رجوع کر کے دوبارہ سوادِ اعظم اہلِ سُنّت و جماعت سے فکری و اعتقادی طور پر وابستہ ہو جائیں کہ اسی میں آخرت کی بھلائی ہے______

''سورہ آل عمران'' کی دونوں آیتوں کی تفسیر، جو احادیث نبویہ میں مذکور ہے، میں اہل سنّت و جماعت (فرقہ ناجیہ) کے لیے ایک بڑی خوشخبری ہے کہ ان کا ایمان دنیا و آخرت میں مقبول ہے جس کے باعث یہ قیامت کے دن روشن سفید چہروں کے ساتھ دوسرے تمام گمراہ فرقوں سے الگ، اللہ تعالیٰ جل شانہ کی رحمت میں ہوں گے جبکہ دوسرے فرقے اپنے گمراہانہ و گستاخانہ عقائد و نظریات کے باعث اللہ تعالیٰ جل شانہ کی شدید پکڑ میں ہوں گے اور ان سے جواب طلبی کی جائے گی کہ ''انہوں نے ایمان لانے کے بعد کفر کیوں کیا؟______ انبیاء کرام و اولیاء عظام کی مقدس جنابوں میں گستاخی و بے ادبی پر مشتمل کلمات خبیثہ کا استعمال کیوں کیا؟______

اپنی بدمذہبی و گمراہی کی وجہ سے یہ فرقے قیامت کے دن روسیاہ ہوں گے______

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب دوم

احادیثِ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی روشنی میں جنتی فرقہ کی نشاندہی

1

حدثنا محمد بن غیلان نا ابو داؤد و الحضری عن سفیان عن عبد الرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی عن عبداللہ بن یزید عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ وَ اَنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَ سَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ ھذا حدیث حسن غریب

ترجمہ: حضرتِ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل بہتّر فرقوں پر متفرق ہوگئے اور میری اُمّت تہتّر فرقوں پر متفرق ہوگی سوائے ایک فرقہ کے سب کے سب آگ میں داخل ہوں گے''۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین نے عرض کیا'' یا رسول اللہ وہ فرقہ کونسا ہے''؟ آپ ﷺ نے فرمایا:'' جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں''۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(''جامع ترمذی'' جلد دوم ص ۲۳۱ مطبوعہ کراچی)

2

حدثنا احمد بن حنبل و محمد بن یحییٰ قالا نا ابو المغیرہ نا صفوان ح و نا عمرو بن عثمان حدثنا بقیۃ حدثنی صفوان نحوہ حدثنی ازھر بن عبداللہ الحرازی عن ابی عامر الھوذنی عن معاویہ بن ابی سفیان انہ قام فقال الا

ان رسول اللہ ﷺ قام فینا فقال الا ان من قبلکم من اھل الکتاب افترقو علی ثنتین و سبعین ملۃ و ان ھذہ الملۃ ستفترق علی ثلاث و سبعین ثنتان و سبعون فی النار و واحد فی الجنۃ و ھی الجماعۃ زاد بن یحییٰ و عمرو فی حدیثھما فانہ سیخرج فی امتی اقوام تجاری بھم تلک الاھوا لما یتجاری الکل لصاحبہ الخ.

ترجمہ ''روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

''خبردار ہو جاؤ کہ تم سے پہلے اہل کتاب بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور عنقریب یہ اُمّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی بہتّر فرقے جہنّم میں جائیں گے اور ایک ہی فرقہ جنّت میں جائے گا اور وہ جماعت ہے''۔

—— ابن یحییٰ اور عمرو نے اپنی حدیثوں میں یہ بھی کہا:

''عنقریب میری اُمّت میں ایسے لوگ نکلیں گے کہ گمراہی ان میں یوں سرایت کر جائے گی جیسے پاگل کُتّے کے کاٹے ہوئے جسم میں زہر سرایت کر جاتا ہے''۔

(''سنن ابوداؤد شریف'' جلد۳ ص ۳۲۸ مطبوعہ لاہور)

3

حدثنا عمرو بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الحمصی ثنا عباد بن یوسف ثنا صفوان بن عمرو عن راشد بن سعد عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ افترقت الیھود علی احدی و سبعین فرقۃ فواحدۃ فی الجنۃ و سبعون فی النار و افترقت النصاری علی ثنتین و سبعین فرقۃ فاحدا و سبعون فی النار و واحدۃ فی الجنۃ والذی نفس محمد بیدہ لتفترقن امتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ فواحدۃ فی الجنۃ و ثنتان و سبعون فی النار قیل یا رسول اللہ من ھم قال الجماعۃ

(''سنن ابن ماجہ شریف'' جلد دوم ص ۳۸۶ ۔ ۳۸۷)

ترجمہ: عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یہود کے اکہتر فرقے ہوئے ایک جنّت میں جائے گا اور ستّر جہنّم میں جائیں گے نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے جن میں سے ایک جنّت میں جائے گا اور اکہتر دوزخ میں۔ قسم ہے اس (عظیم وکریم) ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے' میری اُمّت تہتر فرقوں میں منقسم ہوگی۔ ایک فرقہ جنّت میں جائے گا اور بہتر دوزخ میں جائیں گے''۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ! وہ جنتی کون ہوں گے''؟۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو جماعت کو پکڑے رہیں گے؟''

۴

حدثنا هشام بن عمار ثنا الوليد بن مسلم ثنا ابو عمرو و ثنا قتادہ عن انس بن مالک قال قال رسول الله ﷺ ان بنی اسرائیل افترقت علی احدی و سبعين فرقة و ان امتی ستفرق علی ثنتين و سبعين فرقة كلها فی النار الا واحدة و هی الجماعة

(''سنن ابن ماجہ شریف'' جلد ۲ ص ۴۸۷)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمّت بہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی' سب جہنّم میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ جماعت سے وابستہ رہنے والے ہیں''۔

۵

حدثنا عبدالله ثنا احمد بن محمد ثنا ابو بكر يعنی ابن عياش عن مطرف عن ابی الجهم عن خالد بن وهبان عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه

(''مسند امام احمد'' جلد ۵ ص ۱۸۰۔ ''مشکوٰۃ شریف'' جلد اول ص ۳۰'' مستدرک'' جلد ۱ ص ۱۱۷)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دُور ہوا اس نے اسلام کی رسّی اپنی گردن سے نکال دی''۔

۶

اخبرنا ابو عبدالله محمد بن عبدالله الصفار ثنا ابو اسماعيل محمد بن اسماعيل ثنا ابو صالح حدثنی الليث حدثنی يحيیٰ بن سعيد قال كتب الی خالد بن ابی عمران حدثنی نافع عن عبدالله بن عمر ان رسول الله ﷺ قال من خرج من الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه حتی يراجعه

(''مستدرک الحاکم'' جلد اول' ص ۱۱۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

''جو جماعت کے دائرے سے ایک قدم بھی دُور ہوا اس نے اسلام کی رسّی اپنی گردن سے نکال دی مگر یہ کہ جماعت میں واپس آجائے''۔

۷

حدثنا ابو بكر بن ابی شيبة حدثنا حفص بن غياث و ابو معاوية و وكيع عن الاعمش عن عبدالله بن مرة عن مسروق عن عبدالله قال قال رسول الله ﷺ لا يحل دم امرئ مسلم يشهد ان لا اله الا الله و انی رسول الله الا باحدی ثلاث الثيب الزانی و النفس بالنفس و التارک لدينه المفارق للجماعة

(''صحیح مسلم مع شرح اردو'' جلد ص ۶۹۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو مسلمان اس کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اس کا خون تین وجوہات سے حلال ہوتا ہے:

(۱) نکاح کے بعد زنا کا ارتکاب ________

(۲) جان کے بدلے جان ________

(۳) دین کا تارک ______ ''جماعت سے علیحدہ ہو جانے والا''۔

۸

حدثنا ابو بکر بن ابی دارم الحافظ بالکوفة ثنا عبداللہ بن غنام بن حفص بن غیاث حدثنی ابی ثنا ابو بکر بن عیاش عن عاصم عن صالح عن معاویة قال قال رسول اللہ ﷺ فارق الجماعة شبرا دخل النار

(''مستدرک الحاکم'' جلد اول ص ۱۱۸)

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوا وہ آگ میں داخل ہوا''۔

۹

حدثنا ابوبکر محمد بن احمد بن بالویہ ثنا موسیٰ بن هارون ثنا العباس بن عبد العظیم ثنا عبد الرزاق ثنا ابراهیم بن میمون العدنی و کان یسمی قریش الیمن و کان من العابدین المجتهدین قال قلت لابی جعفر واللہ لقد حدثنی ابن طاؤس عن ابیہ قال سمعت ابن عباس یقول قال رسول اللہ ﷺ لا یجمع اللہ امتی علی ضلالة ابدا ویداللہ علی الجماعة

(''مستدرک الحاکم'' جلد اول ص ۱۱۶ ''ترمذی'' جلد دوم ص ۳۸ مطبوعہ کراچی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دست رحمت جماعت پر ہے''۔

۱۰

حدثنا ابو بکر بن نافع البصری ثنا المعتمر بن سلیمان ثنا سلیمان المدینی عن عبداللہ بن دینا عن ابن عمر ان رسول اللہ ﷺ لا یجمع امتی اوقال امة محمد علی ضلالة ویداللہ علی الجماعة و من شذ شذ الی النار.

(''جامع ترمذی'' جلد ۲ ص ۳۸ ''مستدرک الحاکم'' جلد ۱ ص ۱۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ میری اُمت کو'' یا فرمایا ''اُمت محمد (ﷺ) کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا دست کرم جماعت پر ہے۔ جو شخص جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں داخل ہوا''۔

۱۱

حدثنا حمیدی حدثنا الولید قال حدثنی ابن جابر قال حدثنی عمیر بن هانی انہ سمع معاویة یقول سمعت النبی ﷺ یقول لا یزال امتی امة قائمة بامر اللہ لا یضر هم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتیهم امر اللہ و هم علی ذلک.

(''بخاری شریف'' جلد ۲ ص ۳۹۰)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ:

''ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے دین برحق پر قائم رہے گا جو اسے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے''۔

۱۲

حدثنا قتیبة نا حماد بن زید عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی السماء عن ثوبان قال قال رسول اللہ ﷺ انما اخاف علی امتی ائمة مضلین قال و قال رسول اللہ ﷺ لا تزال طائفة من امتی علی الحق ظاهرین لا یضر هم من خذلهم یاتی امر اللہ هذا حدیث صحیح

(''جامع ترمذی شریف'' جلد ۲ ص ۶۴ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مجھے اپنی اُمت پر گمراہ کرنے والے پیشواؤں سے ڈر ہے۔''

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری اُمت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر اور غالب رہے گا، ان کو چھوڑنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے یہاں تک کہ اللہ کا امر (یعنی قیامت) آئے'' ___ یہ حدیث صحیح ہے۔

ابن تیمیہ حرانی نے ''العقیدۃ الواسطیہ'' میں یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔

لاتزال من امتی علی الحق المنصورة لا یضرھم من خالفھم ولا من خذلھم حتی تقوم الساعة

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گذر چکا ہے

۱۳

حدثنا العباس بن عثمان الدمشقی ثنا الولید بن مسلم ثنا معان بن رفاعة السلامی حدثنا خلف الاعمی قال سمعت انس بن مالک یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان امتی لا تجتمع علی ضلالة فاذا رائیتم اختلافا فعلیکم بالسواد الاعظم

("سنن ابن ماجہ شریف" جلد۲ص۲۷۴مطبوعہ فرید بکسٹال لاہور)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰے عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میری اُمّت گمراہی پر کبھی جمع نہ ہوگی جب تم اختلاف دیکھو تو بڑی جماعت کو لازم پکڑو"۔

۱۴

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی و سبعین فرقة و النصاری علی اثنتین و سبعین فرقة و ان امتی ستفترق علی ثلاث و سبعین فرقة کلھا علی الضلالة الا السواد الاعظم من کان علی ما انا علیه و اصحابی.

الدیلمی عن ابی الدرداد ابی امامة و انس و واثلة

("منتخب کنز العمال" جلد اول ص۳۲۱)

ترجمہ۔ "بنی اسرائیل اکہتّر فرقوں میں متفرق ہوئے۔ عیسائیوں میں بہتّر فرقے بنے اور میری اُمّت تہتّر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ تمام فرقے گمراہ ہوں گے ماسوا (ایک فرقہ) بڑی جماعت کے۔ سوادِ اعظم (بڑی جماعت) ہی میرے اور میرے صحابہ (رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین) کے طریقہ پر ہوں گے۔"

اس حدیث کو امام دیلمی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالٰے عنہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالٰے عنہ، حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ اور حضرت واثلہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۵

حدثنا ابو الحسین محمد بن احمد بن تمیم الاص م ببغداد ثنا جعفر بن محمد بن شاکر ثنا خالد ن یزید القرنی ثنا المعتمر بن سلیمان عن ابیه عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ لا یجمع اللہ ھذہ الامة علی الضلالة ابدا و قال ید اللہ علی الجماعة فاتبعو السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

("مستدرک الحاکم" جلد۲ص۱۱۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰے عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"اللہ تعالٰے میری اُمّت کو قیامت تک گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا۔"

اور فرمایا: "اللہ تعالٰے جل شانہٗ کا دستِ فضل جماعت پر ہے، پس بڑی جماعت کی پیروی کرو جو شخص بڑی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ دوزخ میں ڈالا گیا۔"

۱۶

حدثنا ابو الحسین عبد الصمد بن علی بن مکرم البزار ببغداد ثنا محمد بن غالب ثنا خالد بن عبدا الرحمن ثنا المعتمر عن سلم بن ابی الزیال عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر قال قال رسول اللہ لا یجمع اللہ ھذا الامة او قال امتی علی الضلاة ابدا و تبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ فی النار

("مستدرک الحاکم" جلد۱ص۱۱۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالٰے عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اللہ تعالٰے اس اُمّت" یا فرمایا "میری اُمّت کو قیامت تک گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا اور بڑی جماعت کا اتباع کرو ____ جو بڑی جماعت سے علیحدہ ہوا وہ آگ میں ڈالا گیا۔"

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو تیسری سند کے ساتھ عمرو بن دینار عن ابن عمر عن النبی ﷺ طریق سے بھی نقل کیا ہے۔

("مستدرک الحاکم" جلد اول ص۱۱۶)

سوادِ اعظم سے کیا مراد ہے؟

چند اکابر علماء اسلام کی آراء

۱۔ امام ربانی سیدی عبدالوھاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ امام ابوسفیان ثوری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے نقل کرتے ہیں:

كان سفيان الثورى يقول المراد بالسواد الاعظم هم من كان اهل السنّة والجماعة

(''میزان الکبریٰ'' جلد اول ص ۶۳)

امام سفیان ثوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''سوادِ اعظم (بڑی جماعت) سے مراد اہل سنّت وجماعت ہیں۔''

۲۔ شیخ محقق علّامہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

''بالجملہ سوادِ اعظم در دین اسلام مذہب اہل سنّت وجماعت است''۔

(''اشعۃ اللمعات'' جلد اول ص ۱۴۱ مطبوعہ سکھر)

''یعنی دین اسلام میں سوادِ اعظم سے مراد اہل سنّت وجماعت ہے''۔

۳۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں۔:

قال رسول الله ﷺ اتبعو السواد الاعظم و لما اندرست المذاهب الحقه الاهذه الاربعة كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم و خروج عنها خروجا عن السواد الاعظم

(''عقد الجید'' ص ۵۶ مطبوعہ کراچی)

ترجمہ ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ''بڑی جماعت کی پیروی کرو جب مذاہب حقہ میں سے سوائے ان چار مذاہب فقہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے سب ختم ہوگئے لہذا ان کی اتباع و پیروی کرنا سوادِ اعظم کی ہی پیروی ہے ان سے باہر ہونا سوادِ اعظم سے باہر ہونا ہے''۔

۱۷

حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا عبد الصمد ثنا الوازرث ثنا عمر بن ابراهيم ثنا

قتاده عن العلاء بن زياد عن رجل حدثه يثق به عن معاذ بن جبل عن رسول الله ﷺ ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم يا خذ الشاذة و القاصية و الناحية و اياكم الشعاب و عليكم بالجماعة و العامة

(''مسند امام احمد'' جلد ۵ ص ۲۳۳ ''مشکوٰۃ شریف'' جلد اول ص ۶۰ طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے جس طرح بکریوں کا بھیڑیا ہوتا ہے جو تنہا رہ جانے والی اور دُور چلی جانے والی اور ایک طرف ہوجانے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے اور دو پہاڑوں کے درمیان واقع گھاٹیوں سے بچو اور اکثریت کو پکڑے رہو''۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز اس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں:

وعليكم بالجماعقو العامة. وبرشما بادكه لازم گيريد جماعة ن راو اكثررا اشارات است بانكه معتبر اتباع اكثر را جمهور ست چه اتفاق كل درهمه احكام واقع نه بلكه ممكن نيست

(''اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ'' جلد اول ص ۱۴۶)

ترجمہ: ''اور جماعت واکثریت میں رہنا اپنے اوپر لازم وضروری جانو۔ اس جانب اشارہ ہے کہ اعتبار جمہور واکثر کے اتباع کا ہے ____ تمام لوگوں کا ہر معاملہ میں کامل اتفاق نہ صرف یہ کہ واقع نہیں بلکہ ممکن بھی نہیں''۔

۱۸

و عن رسول الله ﷺ انه قال افترقت بنو اسرائيل على احدى و سبعين فرقة و ان هذا الامة ستفترق على الثنين و سبعين فرقة احدى و سبعون فى النار واحدة فى الجنة قالوا يا رسول الله ما هذاه الواحدة قال اهل السنّة و الجماعة

(''تنبیہ الغافلین باحادیث سید الانبیاء والمرسلین'' ص ۳۰۱ مطبوعہ پشاور)

ترجمہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کے لوگ اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے اور میری

اُمت کے لوگ بہتّر فرقوں میں تقسیم ہوں گے جن میں اکہتّر فرقے تو جہنّم رسید ہوں گے اور ایک فرقہ جنّت میں داخل ہوگا۔"

صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالٰی علیہم) نے عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ وہ ایک نجات یافتہ فرقہ کونسا ہے؟"

فرمایا: "وہ اہل سُنّت و جماعت ہوں گے۔"

١٩

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں:

فانه عليه السلام لما قال الناجی منها الواحدة قالو یا رسول الله و من هم قال اهل السنّة و الجماعة فقيل و من اهل السنّة و الجماعة قال "ما انا عليه و اصحابی"

("احیاء العلوم" جلد سوم صفحہ ۲۲۵ مطبوعہ مصر)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے جب یہ فرمایا کہ "ان (تہتّر فرقوں) میں سے صرف ایک نجات پانے والا ہوگا" صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین) نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! وہ ایک نجات پانے والا گروہ کون سا ہے؟"

فرمایا: "اہل سنّت و جماعت" ـــــ

تو عرض کیا: "اہل سنّت و جماعت کون ہیں؟" ـــــ

فرمایا: "جو طریقہ نبوی و جماعت صحابہ کے پیروکار ہیں"۔ ـــ

اس حدیث کے راویوں پر گفتگو کرتے ہوئے امام زین الدین عراقی نے فرمایا:

"واسانيدها جياد۔"

("تخریج احادیث احیاء العلوم" ج ۳ ص ۲۲۵)

ترجمہ: "اس کی سندیں جید و عمدہ ہیں۔"

٢٠

واخبر النبی عليه السلام : ستفترق امتی علی ثلاث و سبعين فرقة الناجية منهم واحدة الباقون هلکی ' قيل ! و من الناجية قال: اهل السنة و الجماعة:

قيل و ما السنة و الجماعة ؟ قال "ما انا عليه و اصحابی"

("الملل والنحل" شہرستانی جلد اوّل ص ۲۱)

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میری اُمت میں تہتّر فرقے ہوں گے اور نجات پانے والا صرف ایک گروہ ہوگا باقی (جہنّم میں) ہلاک ہوجائیں گے" صحابہ کرام (رضی اللہ تعالٰی عنہم) نے عرض کیا "نجات پانے والا کونسا گروہ ہوگا؟" ارشاد فرمایا: "اہل سُنّت و جماعت"۔ عرض کیا گیا "اہل سُنّت و جماعت کا کیا مطلب؟" فرمایا۔ "وہ طریقہ جس پر اس وقت میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں"۔

٢١

روی معقل بن يسار رضی الله تعالیٰ عنه ' عن رسول الله ﷺ انه قال رجلان لا تنالهم شفاعتی و فی روايت اخری صنفان من امتی لا تنالهما شفاعتی امام ظلوم و غال فی الدين مارق منه ' يعنی الذی يغلو فی دينه حتی يخرج من طريق السنة و الجماعة

("تنبیہ الغافلین" امام ابواللیث سمرقندی ص ۳۰۱)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دو آدمیوں کو میری شفاعت نہیں پہنچے گی"۔ اور دوسری روایت میں ہے "میری اُمّت سے دو قسم کے لوگوں کو میرے شفاعت نہیں ملے گی ایک تو ظالم حکمران کو دوسرے اس شخص کو جو دین میں غلو کرنے والا (حد سے بڑھنے والا) گمراہی اختیار کرکے دین سے نکل جانے والا ہو یعنی جو اپنے دین میں غلو کرکے مذہب اہل سُنّت و جماعت کے طریقہ سے خارج ہوجائے"۔

٢٢

قال الفقيه رضی الله تعالیٰ عنه: حدثنا الفقيه ابو جعفر رحمه الله حدثنا ابو علی احمد بن محمد هرمس حدثنا ابو محمد عبدالله بن محمد الحافظ

بالدینور حدثنا محمد بن اسماعیل بن عبد الملک حدثنا ابی عن اسحاق بن یحییٰ بن طلحة عن عمه موسیٰ بن طلحة عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ------فان سرکم ان تسکنو بحبوحة الجنة و نعیمها فالزمو السنة والجماعة

(''تنبیہ الغافلین'' ص ۳۰۲)

امام ابواللیث سمرقندی رحمتہ اللہ تعالےٰ علیہ نے اپنی سند متصل کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی روایت سے جناب رسول اللہ ﷺ کا ایک طویل خطبہ مبارک نقل کیا ہے اس خطبہ میں نبی کریم ﷺ نے یہ مژدہ جانفزا سنایا ہے کہ

''اگر تمہیں بہترین جنت اور اس کی نعمتوں میں رہنا پسند ہو تو مذہب اہل سُنّت و جماعت کو لازم پکڑو''

☆☆☆☆☆

خلاصہ مفاہیم ومطالب احادیثِ مبارکہ

- احادیث مبارکہ جو کتبِ معتبرہ سے نقل کی گئی ہیں ان میں احادیث نمبر۱ تا ۴ کے مطابق جس طرح یہود ونصاریٰ ۷۱ ۷۲ فرقوں میں متفرق ہوئے اسی طرح اُمّت محمّدیہ بھی ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی ____
- ان فرقوں میں ایک کے علاوہ سب جہنّمی ہوں گے۔ ایک فرقہ نجات یافتہ جنّت میں جائے گا۔
- حدیث نمبر۱ کے مطابق جنّتی گروہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم کے طریقہ پر ہوگا ____
- حدیث نمبر۲ تا ۴ میں جنّتی فرقہ کو جماعت فرمایا گیا ہے کہ وُہ جماعت ہوں گے۔
- حدیث نمبر۵ تا ۷ میں تارکِ جماعت کے بارے میں وعیدیں مذکور ہیں کہ جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی اس نے اسلام کی رسّی گردن سے نکال دی مگر یہ کہ تائب ہو کر واپس جماعت میں آجائے ____
- حدیث نمبر۷ میں فرمایا گیا ہے کہ جماعت سے علیحدگی ترک دین ہے۔ جس پر خُون مباح ہو جاتا ہے ____
- حدیث نمبر۸ کے مطابق جماعت سے ایک بالشت دُور ہونے والا بھی جہنّمی ہے۔
- حدیث نمبر۹، ۱۰ میں ارشاد نبوی ہے کہ اُمّت محمدیہ گمراہی پر جمع نہ ہوگی اور اللہ تعالےٰ جل شانہ کا دستِ کرم جماعت پر ہے۔ جو جماعت سے علیحدہ ہوا وہ جہنّمی ہے۔
- حدیث نمبر۱۱، ۱۲ میں ارشاد ہے کہ اُمّت محمّدیہ کا ایک گروہ قیامت تک اللہ تعالےٰ کے دین حق پر قائم رہے گا اور ان کا کوئی مخالف فرقہ انہیں نہ ذلیل کر سکے گا اور نہ نقصان پہنچا سکے گا یعنی اُمّت محمّدیہ کا یہ گروہ قیامت تک غالب اور اللہ تعالےٰ جل شانہ کے آخری دین پر قائم رہے گا ____
- کسی باطل فرقہ کی مخالفت اسے مغلوب نہ کر سکے گی ____

- احادیث نبوی ﷺ میں چونکہ یہ مذکور ہے کہ جو فرقہ جنّتی ہوگا وہ جماعت ہوگی اور یہ کہ جماعت پر اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا دستِ فضل ہے اور تارکِ جماعت جہنّمی ہے لہذا باطل فرقے بھی خود کو جماعت قرار دے کر ان احادیث مبارکہ کو خود پر منطبق کر سکتے تھے مگر حضرت امام الانبیا ﷺ نے اپنے ارشادات طیّبہ میں یہ بھی واضح فرمادیا کہ جماعت کون سی ہوگی جیسا کہ حدیث نمبر ۱۳ تا ۱۶ میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ میری اُمّت کو قیامت تک گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا ــــ اللہ تعالیٰ جل مجدہ کا دستِ فضل ' جماعت پر ہے ــــ اختلاف کی صُورت میں بڑی جماعت کی پیروی کرو ــــ جو بڑی جماعت سے علیحدہ ہوئے (بڑی جماعت سے علیحدہ ہو کر چھوٹی چھوٹی "فرقیاں" بنا کر اُمّت محمّدیہ میں تفرقہ ڈالنے والے) گمراہ اور جہنّمی ہیں ــــ
- حدیث نمبر ۱۵ میں بھی جماعت واکثریت کا طریقہ پکڑنے کا حکم ہے ــــ
- حدیث نمبر ۱۶، ۱۷، ۱۸ کے مطابق جو نجات یافتہ فرقہ جنّتی ہوگا وہ اہل سُنّت و جماعت کے نامِ نامی سے موسوم ہوگا اور اہل سُنّت و جماعت ہی مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ کا مصداق ہوں گے۔
- حدیث نمبر ۱۹ کے مطابق دین میں غلو اختیار کر کے اہل سُنّت و جماعت کے اسلامی طریقہ سے خارج ہونے والا گمراہی اختیار کر کے دین سے نکلنے والا ہے ــــ
- حدیث نمبر ۲۰ کے مطابق جنّت اور اس کی نعمتوں سے تسکین حاصل کرنے کیلئے مذہب اہل سنّت و جماعت کو پکڑنا لازم ہے ــــ
- احادیث مبارکہ میں مذکورہ ارشادات نبوی ﷺ کو ایک دوسرے سے ملا کر بنظر غائر مطالعہ کرنے سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ یہودی و نصاریٰ کی طرح اُمّت محمّدیہ بھی ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی ــــ ان فرقوں میں سے ایک نجات یافتہ فرقہ اس سیدھے راستہ پر ہوگا جو رسول اللہ ﷺ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے ــــ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مبارک طریقہ پر گامزن یہ عظیم و کثیر ہدایت یافتہ گروہ حقیقت میں فرقہ نہیں بلکہ جماعت ہوگی اور بہت بڑی جماعت ہوگی ــــ اس بڑی جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے نت

نئے فرقے قائم کرنے والے تمام ضالین مضلین جہنّمی ہوں گے۔ اس نجات یافتہ جنّتی بڑی جماعت کا مبارک نام اہل سُنّت و جماعت ہوگا ــــ اہل سُنّت و جماعت سے منسلک لوگ ہی صحیح العقیدہ ہیں اور وہی بفضلہ تعالیٰ جنّت اور اس کی نعمتوں سے مستفید ہوں گے ــــ اہل سنّت و جماعت تا قیامت تمام باطل فرقوں پر غالب رہیں گے ــــ اور کوئی باطل فرقہ نہ اس مبارک جماعت پر غالب آسکے گا اور نہ اسے نقصان پہنچا سکے گا۔ الحمدللہ۔

نبی کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق اُمّت محمّدیہ میں درجنوں فرقے ظاہر ہوئے۔ حضور غوث صمدانی، سیّدی عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قدس سرہ العزیز نے "غنیۃ الطالبین" میں انکی تعداد ۷۳ شمار کی ہے ــــ حضور غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شمار کردہ گمراہ فرقوں میں سے کئی باطل فرقے اس وقت ناپید ہو چکے ہیں مگر ان کی جگہ بعد میں پیدا ہونے والے بددین فرقوں نے لے لی ہے جیسے قادیانیہ، بہائیہ، وہابیہ، دیابنہ، نیچریہ اور چکڑالویہ وغیرہ۔

رافضی، ناصبی، قدری، جبری اور خارجی فرقوں کا ظہور عہد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ہی ہوگیا تھا۔ رسول اکرم ﷺ کے فرمان مبارک کے عین مطابق عہد صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک اہل سُنّت و جماعت ہی دین اسلام کے سچّے خدمت گار اور غالب ہیں۔ اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مبارک گروہ اہل سُنّت و جماعت میں ہی پایا جاتا ہے جن کی کوششوں سے اسلام پوری دنیا میں پھیلا اور لاکھوں کفّار نے اسلام قبول کیا۔

جن مسلمان سلاطین و فاتحین (اللہ تعالیٰ رحمہم) نے اسلامی سلطنت کی حدود کو وسعت دی اور دنیائے اسلام پر کفّار کے حملوں کے وقت ملت اسلامیہ کا دفاع کیا۔ ان سلاطین و فاتحین رحمہم اللہ تعالیٰ کا تعلق بھی اہل سُنّت و جماعت سے ہے ــــ

عہد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں رافضیوں اور خارجیوں ناصبیوں، قدریوں اور جبریوں سے لیکر موجودہ وقت میں قادیانیت، وہابیت، دیوبندیت، بہائیت، چکڑالویت اور نیچریت تک درجنوں باطل فرقے ظاہر ہوئے ــــ کسی نے تلوار کے زور پر کسی نے مصنوعی جنّت کا ڈھونگ رچا کر کسی نے ریالوں کے زور پر اہل سنّت و جماعت کو مٹانے، دبانے اور بہکانے کی کوشش کی مگر آقائے دوعالم رسول اکرم ﷺ کے فرمانِ عالیشان کے مطابق یہ باطل فرقے اہل سنّت و جماعت کو مٹانے، بھٹکانے اور گھٹانے میں ناکام و نامراد ہے اور انشاء اللہ العزیز تا قیامت ناکام و نامراد رہیں گے ــــ

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سُنّت پہ لاکھوں سلام

(مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ)

مِلّتِ اسلامیہ کے مسلم رہنما خلفائے راشدین' صحابہ کرام' اہل بیت عظام' بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' ائمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' امام محمّد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ____ سلاسل طریقت کے پیشوا حضرت سیّد الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ' محبوبِ سبحانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ الشیوخ فریدالدین گنج بخش شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت سیدی محبوبِ الٰہی' سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سیّدی احمد بدوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین' ائمہ محدثین و صحاح ستّہ کے مصنّفین امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ' امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ' امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ' امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ' امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' امام ابویعلیٰ موصلی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' امام طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ____

متاخر جلیل القدر محدثین و شارحین کتبِ احادیث امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ بدرالدین محمود عینی رحمۃ اللہ علیہ' امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ علی القاری رحمۃ اللہ علیہ' علامہ ابن حجر مکّی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ علیہ' امام نووی رحمۃ اللہ علیہ' قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ____

علم الکلام کے امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ۔

مفسّرین قرآن کریم میں سے امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ' امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ' امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوالسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' امام علاؤالدین علی بن احمد الخازن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ' امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ' ____

سلاطین و فاتحین اسلام میں سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت محمد بن قاسم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' موسیٰ بن نصیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' طارق بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سلطان شہاب الدین محمد غوری رحمۃ اللہ علیہ' سلطان نورالدین محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ' سلطان صلاح الدین ایّوبی رحمۃ اللہ علیہ' سلطان رکن الدین بیبرس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان ناصرالدین محمود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ' سلطان محمد ثانی فاتح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ____

سرشارانِ عشق و محبّت میں سے حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ' شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ' امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ' ____

اسلامی فکر و تصوف کے سرخیل حضرت سیّدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ' امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ' شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ' حُجّۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ____

برصغیر کے دورِ آخر کے علماء و مشائخ میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، قاضی ثناء اللہ پانی پتّی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ' علامہ شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا پیر مخلص الرحمٰن چاٹگامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا ارشاد حسین رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' پیر مہر علی شاہ چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت پیر جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، محدّث علی پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم وغیرھم ____

ان مذکورہ بالا اکابرینِ امّتِ محمّدیہ میں صدّیقین بھی ہیں ____ شہداء اور صالحین بھی ہیں ____ حنفی' مالکی' شافعی اور حنبلی ____ قادری' چشتی' سہروردی' نقشبندی ____ شاذلی' رفاعی ____ اشعری اور ماتریدی ہونے کے باوجود ان میں سب سے بڑی قدر مشترک یہ ہے کہ سب

اہل سنّت وجماعت تھے ـــــ اہلِ سُنّت وجماعت کے لئے یہ انتہائی فخر کی بات ہے کہ وہ ان اکابرین امت محمّدیہ کے مبارک طریقہ پر ہیں ـــــ ان کا ماضی نہایت روشن اور قابل فخر ہے ـــــ انہی کے لئے خوشخبری ہے وَحَسُنَ اُولٰئِکَ رَفِیْقًا ـــــ اور انہی کے لئے یہ تمغۂ صداقت ہے کہ وہ سواد اعظم (بہت بڑی جماعت) ہیں ـــــ

انہی کے سر پر ید اللہ علی الجماعۃ کا زریں تاج ہے ـــــ انہی کے واسطے لا یجمع اللہ امتی علی ضلالۃ ابدا کی جانفزا نوید ہے ـــــ انہی کے دشمنوں کو من شذ شذ فی النار کی خدائی وعید ہے ـــــ انہی کے مخالفوں کے لئے کلھم فی النار کی خبر شدید ہے ـــــ انہی کے واسطے لایزال کی بشارتِ عظمےٰ ہے ـــــ انہی کے لئے لایضرھم من خذلھم ولا من خالفھم کی حفاظتِ ربانی ہے ـــــ انہی کی خاطر حتی یاتیھم امر اللہ کی مُدّت ہے ـــــ کیوں؟ کس لئے؟ کیونکہ یہ سوادِ اعظم ازروئے فرمانِ مصطفےٰ کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ما انا علیہ و اصحابی کے مسلکِ حقّہ پر ہیں ـــــ یہی حقیقۃً اعتصام بحبل اللہ کی نعمت سے مالا مال ہیں ـــــ یہی تمسک بالثقلین کی ثروت رکھتے ہیں ـــــ یہ منعم علیہم ہر مبارک جماعت سے علیٰ قدر مراتب منسلک ہیں ـــــ

کیا خُوب کسی نے لکھا ہے کہ:

"الحمدللہ ـــــ اہل سُنّت وجماعت بارک اللہ تعالےٰ علیہم وفیہم، سچّے دل سے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پہ کما حقّہٗ ایمان رکھتے ہیں۔ اور اپنی زبان حق ترجمان سے اس کا بیان واعلان کرتے رہتے ہیں ـــــ یہ خوش قسمت جماعت تمام انبیاء کرام وملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام پہ ایمان رکھتے ہیں ـــــ تمام صحابہ کرام واہل بیت عظام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین پہ بھی ایقان رکھتے ہیں ـــــ اور ان تمام عظیم ہستیوں کے ساتھ ساتھ سب ائمہ مجتہدین و اولیائے کاملین وفقہاء کرام وصوفیاء عظام رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی علیٰ قدر مراتب، تعظیم وتکریم کرتے اور ان رحمۃ اللہ تعالےٰ تعالےٰ علیہم اجمعین سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں ....

("حق لاشریک ہے" ناشر بزم رضویہ لاہور طبع ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۳ء، ص ۳۶،۳۵)

اہلِ سنّت وجماعت کے اہلِ حق واہلِ جنّت ہونے پر اکابر علماء اسلام کی آراء

باب سوم

۱

حضرت قطب ربانی محبوبِ سُبحانی، سیّدی عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ المعروف حضور غوث اعظم قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

فجميع ذلك ثلث و سبعون فرقة على ما خبر به النبى ﷺ و اما الفرقة الناجية فهى اهل السنة و الجماعة ـــــــــ

("غنیۃ الطالبین" ص ۲۰۰ جلد اوّل مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی)

اس طرح نبی اکرم ﷺ کی حدیث مبارکہ کے مطابق کل فرقے تہتر ہیں اور نجات پانے والا فرقہ اہل سُنّت وجماعت کا ہے۔"

۲

حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی قدس سرہ العزیز کے جانشین، جامع علوم ظاہری و باطنی حضرت قطب ربانی سید محمد ابوالہدیٰ آفندی صیادی حسنی خالدی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ تہتّر فرقوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

الثالثة و السبعون الفرقة الناجية و هم اهل السنة و الجماعة و الموقوف على الفرقة المثلى و المرتبة الوسطى من دون افراط و لا تفريط فاعما لهم و اقوالهم الميزان الا عتدال فهم العقلاء النجباء الا تقياء الا صفياء و تصلح شون الامة: يحسن بهم حالها فى امرى الدين و الدنيا فمن و فقد الله و اتبع سبيلهم و كان منهم فقل فار ان الفضل بيد الله يوتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم ـــــــــ

("الحقیقۃ الباہرہ فی اسرار الشریعۃ الطاہرہ" ص ۲۷)

ترجمہ: تہتر واں فرقہ نجات یافتہ اہل سُنّت وجماعت کا ہے جو افضل طریقہ پر قائم ہیں جو قول وفعل

میں افراط وتفریط کو چھوڑ کر درمیانہ مرتبہ پر ٹھہرے ہوئے ہیں پس وہ عقلاء نجباء اتقیاء اور اصفیاء حضرات علیہم الرحمۃ ہیں جن کے دم قدم سے امّت کی اصلاح ہوتی ہے ان لوگوں کی طفیل قوم کا حال امور دین و دنیا کے لحاظ سے درست ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جس کو توفیق دی اور ان کے نقش قدم پر چل پڑا اور ان میں سے ہوگیا' بے شک فضل و کرم اللہ تعالےٰ جل شانہ کے دستِ قدرت میں ہے جس پر چاہتا ہے فرماتا ہے اور اللہ تعالےٰ جل شانہ بڑا فضل والا ہے۔" ______

۳

حضرت غوث الزمان سیدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ فرماتے ہیں:

"کسی بندہ کو فتح (کشف صدر) نصیب ہی تب ہوتی ہے کہ وہ اہل سنّت و جماعت کے عقیدے پر ہو اور اللہ کا کوئی ولی بھی (اہل سنّت و جماعت کے عقیدہ کے علاوہ) کسی دوسرے عقیدے کا نہیں ہوا۔"

۴

علامہ احمد بن مبارک سلجماسی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں:

"میں نے حضرت سیّدی عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کو ہمیشہ اہل سنّت و جماعت کی تعریف کرتے ہوئے سنا۔ فرماتے تھے کہ

"مجھے اہل سنّت سے بہت زیادہ محبّت ہے اور اللہ تعالےٰ جل شانہ سے دعا مانگا کرتا ہوں کہ ان ہی (اہل سنّت و جماعت) کے عقیدے پر وفات ہو۔"

("الابریز شریف" جلد اوّل ص ۸۶۔۸۷ اردو ترجمہ ڈاکٹر پیر محمد حسن مطبوعہ لاہور)

۵

حضرت امامِ ربّانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرھندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" بالجملة طريق النجات متابعة اهل السنة و الجماعة فى الاقوال و الا فعال و فى الاصول و فى الفروع فانهم الفرقة الناجية و ما سواهم من

الفرق فهم فى معرض الزوال و سرف الهلاك علمه اليوم احد اولم يعلم اما فى الغد فيعلمه كل احد و لا ينفع ______

("مکتوبات امام ربّانی" جلد اوّل ص ۸۶ طبع لاہور)

ترجمہ: "اقوال و افعال اور اصول و فروع میں اہل سنّت و جماعت کی پیروی کرنا ہی راہ نجات ہے کیونکہ اہل سنّت و جماعت ہی جنّتی فرقہ ہے اور اس کے علاوہ جتنے بھی فرقے ہیں سب زوال پذیر اور ہلاکت کے کنارے ہیں آج کوئی اس بات کو جانے یا نہ جانے مگر کل قیامت کو اسے ہر ایک جان لے گا پر اس وقت جاننا کچھ نفع نہ دے گا۔"

۶

حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ :

"بمقتضائے آرائے صائبہ اهل سنت و جماعت که فرقه ناجیه اند و نجات بے اتباع ایں بزرگواراں ممکن نیست . اگر سرمو مخالفت است خطر در خطر است ایں سخن بکشف صحیح و االهام صریح نیز به یقین پیوسته است احتمال نخلف ندارد

("مکتوبات امام ربانی" فارسی مکتوب ۵۹' جلد اول' ص ۷۴۔۷۵)

ترجمہ: اس علم کی تفصیل کے مطابق آرائے صائب اہل سنّت و جماعت علم کلام میں آچکی ہے اور اہل سنّت ہی ناجی (جنّتی) فرقہ ہے' ان بزرگوں کی اتّباع کے بغیر نجات متصوّر نہیں اگر بال برابر بھی مخالفت ہے تو خطرہ ہی خطرہ ہے' یہ بات کشفِ صحیح اور الہامِ صریح سے یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے' اس میں غلطی کا احتمال نہیں ______"

("مکتوبات امام ربانی" اردو ترجمہ' ص ۱۹۷ جلد اول)

۷

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز مکتوب نمبر ۱۹۳ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"نخستین ضروریات بر ارباب تکلیف تصحیح عقائد است

بروفق آرائے علماء اهل سنّت و جماعت شکر الله تعالیٰ سعیهم که نجات اخروی وابسته باتباع آراء صواب نمائے ایں بزرگواراں است فرقه ناجیه هم ایشاں و اتباع ایشانؒ و ایشا نند که بر طریق آنسرو و اصحاب آنسرور اند صلوٰة الله و تسلیمات و علیهم اجمعین و از علو میکه از کتاب و سنت اخذ کرده اندو فهمیده زیرا که هر مبتدع و ضال عقائد فاسده خودر ابزعم فاسد خوداز کتاب و سنت اخذ میکنند پس هر معنی و مفهوم ازینها معتبر نبا شد ـــــــ

("مکتوبات امام ربانی" مکتوب ۱۹۳ص ۱۹۲)

ترجمہ: ارباب تکلیف (عاقل وبالغ) پر پہلے نہایت ضروری ہے کہ علمائے اہل سنّت وجماعت شکر اللہ تعالیٰ سعیہم (اللہ تعالیٰ انکی کوششوں کو قبول فرمائے) کی راؤں کے مواقق اپنے عقائد کو درست کرے کیونکہ عاقبت کی نجات انہی بزرگوں کی بے خطاراؤں کی تابعداری پر موقوف ہے اور فرقہ ناجیہ (جنّتی فرقہ) بھی یہی لوگ اور ان کے تابعدار حضرات ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو آنحضرت ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے طریق پر ہیں اور ان کے علوم سے جو کتاب وسُنّت سے حاصل ہوئے ہیں وہی معتبر ہیں جوان بزرگوں نے کتاب وسُنّت سے اخذ کئے ہیں اور سمجھے ہیں کیونکہ ہر بدعتی وگمراہ بھی اپنے فاسد عقائد کو اپنے فاسد خیال میں کتاب وسُنّت سے ہی اخذ کرتا ہے پس ان کے اخذ کردہ معانی میں سے کسی معانی پر اعتبار نہ کرنا چاہیے۔"

("مکتوبات امام ربّانی" جلداوّل ص۳۳۷ اردوترجمہ مطبوعہ لاہور)

۸

محدّث کبیر علامہ علی القاری رحمتہ اللہ الباری حنفی (المتوفی ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں:

لا شک ولا ریب انهم هم اهل السنّة و الجماعة اثنان و سبعون فرقة كلهم في النار و الفرقة الناجية هم اهل السنّة

("مرقاة شرح مشکوٰة" جلد اول ص ۲۴۸)

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ فرقہ ناجیہ اہل سنّت وجماعت ہیں بہتّر فرقے سب کے سب دوزخ میں جائیں گے اور فرقہ ناجیہ (نجات یافتہ جنّتی) اہل سنّت وجماعت ہی ہیں" ـــــــ

۹

محقّق علی الاطلاق علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی تحقیق ہے کہ:

" در "مواقف "گفته است که کبار فرق اسلامیه هشت است معتزله و شیعه و خوراج و مرجیه و نجاریه وجبریه و مشبه و ناجیه بعد ازاں معتزله رابست فرقه ساخته و شیعه رابست و دو فرقه و خوارج بست و مرجیه راپنج و نجاریه راسه و جبریه و مشبه را تفریق نکرده و فرقه ناجیه اهل سنت و جماعت اندو مجموع هفتا دو سه فرقه شد

("اشعۃ اللمعات" جلداول ص ۱۴۰)

ترجمہ: کتاب"مواقف" میں ہے کہ بڑے بڑے اسلامی فرقے تعداد میں آٹھ ہیں معتزلہ، شیعہ، خوارج، مرجیہ، نجاریہ، جبریہ، مشبہ، ناجیہ پھر معتزلہ کے بیس فرقے ہیں شیعہ کے بائیس اور خوارج کے بیس، مرجیہ کے پانچ نجاریہ کے تین اور جبریہ اور مشبہ کے فرقے بیان نہ کیے اور فرقہ ناجیہ (جنّتی فرقہ اہل سنّت وجماعت ہیں اس طرح کل فرقوں کی تعداد تہتّر ہوگی۔

۱۰

شیخ محقّق الشاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ آگے لکھتے ہیں:

اگر گویند چگونه معلوم شود که فرقه ناجیه اهل سنت و جماعت اندوایں راه راست ست و راه خدا ست و دیگر همه راههائے نارست و هر فرقه دعویٰ میکند که براه راست ست و مذهب وے حق جو ایش آنکه ایں چیزے نیست که بمجرد دعویٰ تمام شود برهان باید و برهان حقانیت اهل سنت و جماعت آنست که ایں دین اسلام بنقل آمده است

و مجرد عقل بآں وافی نیست و بتواتر اخبار معلوم شده و به تتبع و تفحص احادیث و آثار متیقن گشته که سلف صالح از صحابه و تابعین باحسان و من بعد هم بریں اعتقاد و بریں طریقه بوده اند

("اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ" جلد اول ۱۴۰)

ترجمہ: "اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ پتہ کیسے چلتا ہے کہ فرقہ ناجیہ اہل سنّت و جماعت ہیں اور یہ سیدھا راستہ اور خدا تعالیٰ جل شانہ کا راستہ ہے اس کے علاوہ باقی سب دوزخ کے راستے ہیں حالانکہ ہر فرقے کا دعویٰ ہے کہ "وہ راہ راست پر ہے" اس کا مذہب حق ہے" اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ایسی چیز نہیں جو صرف دعویٰ سے ثابت ہو جائے بلکہ اس کے لئے دلائل و براہین کی ضرورت ہے اور اہل سنّت و جماعت کی حقانیت کی دلیل و برھان یہ ہے کہ یہ دین نقل سے بھی تعلق رکھتا ہے اور صرف عقل کافی نہیں اور متواتر اخبار سے معلوم اور احادیث و آثار کی تلاش و تتبع سے متعین ہو چکا ہے کہ سلف صالح یعنی صحابہ کرام' تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بعد کے لوگ سب اسی عقیدہ اور اسی طریقہ (اہل سنّت و جماعت) پر تھے۔"

۱۱

الشاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید لکھتے ہیں۔:

"و محدثین اصحاب کتب سته وغیرها از کتب مشهوره معتمده که مبنیٰ و مدار احکام اسلام بر آنها افتاده و ائمه فقهائے ارباب مذاهب اربعه و غیر هم ازانها که در طبقه ایشان بوده اند همه برین مذهب بوده اند واشاعر و ماتریدیه که ائمه اصول کلام آنرا تائید مذهب سلف بود و بدلائل عقلیه آنرا اثبات کرده و انچه سنت رسول الله ﷺ و اجماع سلف بران رفته بوده موکد ساخته اندو لهذا نام ایشان اهل سنت و جماعت افتاده

("اشعۃ اللمعات" جلد اول صفحہ ۱۴۰)

ترجمہ: احادیث کی چھ کتابیں (صحاح ستہ) اور دوسری مشہور و معتمد کتابیں کہ احکام اسلامی کا مدار و مبنیٰ ہیں اور ان کے مولفین اور مذاہب اربعہ کے ائمہ فقہاء و غیرہم جو ان ائمہ کے طبقہ میں تھے سب اسی مذہب اہل سنّت و جماعت پر تھے اور اشاعرہ و ماتریدیہ جو اصول کلام کے ائمہ گزرے ہیں سب نے سلف کے مذہب کی تائید کی ہے اور دلائل عقلیہ کے ساتھ اسی مذہب کا اثبات فرمایا ہے اور جو کچھ سنّتِ رسول ﷺ اور اجماعِ امّت میں آ چکا ہے ان حضرات (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے اسی کی تاکید کی ہے۔ اس بناء پر ان کا نام اہل سنّت و جماعت پڑ گیا ہے۔"

۱۲

حضرت شیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز آگے فرماتے ہیں۔:

"ومشائخ صوفیه از متقدمین و محققین ایشان که استادان طریقت و زهاد و عباد و مرتاض و متورع و متقی و متوجه بجناب حق و متبری از حول و قوت نفس بوده اند همه بریں مذهب بوده اند چنانکه از کتب معتمده ایشان معلوم گردد و در تعرف که معتمد ترین کتابهائے ایں قوم ست و شیخ الشیوخ شهاب الدین سهروردی درشان او گفته ست (لولا التعرف ما عرفنا التصوف) عقائد صوفیه که اجماع دارند بران آورده که همه عقائد اهل سنت و جماعت ست بے زیادت و نقصان و مصداق ایں سخن که گفتیم آنست که کتابهائے حدیث و تفسیر و کلام و فقه و تصوف و سیر و تواریخ معتبره در دیار مشرق و مغرب مشهور و مذکور اند جمع کنند و تفحص نمایند و مخالفان نیز کتابهارا بیارندتا ظاهر شود که حقیقت حال چیست بالجمله سواد اعظم در دین اسلام مذهب اهل سنّت و جماعت ست۔"

("اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ" جلد اول ص ۱۴۱)

ترجمہ: اسی طرح متقدمین و محققین، مشائخ صوفیہ جو طریقت کے استاذ زاہد مرتاض، متورع اور متقی اور جناب حق تعالیٰ جل شانہ کی جانب متوجہ رہتے ہیں اور اپنے نفس کی طرف نیکی کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت کی نسبت کرنے سے پاک و بری تھے وہ سب بھی اسی مذہب اہل سُنّت و جماعت پر ہوئے ہیں جیسا کہ ان کی کتبِ معتبرہ و معتمدہ سے معلوم ہوتا ہے اور ''تعرف'' میں جو اس گروہ کی کتابوں میں معتبر ترین کتاب ہے اور شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کتاب کی شان میں فرمایا ہے ''اگر ''تعرف'' نہ ہوتی تو ہم تصوف کو نہ پہچان سکتے''۔

صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے جن عقائد پر ان کا اجماع ہے بیان کئے ہیں وہ سب بلا کسی کمی وبیشی کے اہل سنّت کے عقائد ہیں جو دعویٰ ہم نے کیا ہے کہ فرقہ ناجیہ صرف اہل سنّت و جماعت ہیں تو اس کی صداقت اس سے بھی ظاہر واقع ہے کہ حدیث، تفسیر، کلام، فقہ، تصوف، سیرت و تاریخ کی معتبر کتابیں جو شرق و مغرب میں مذکور و مشہور ہیں سب جمع کی جائیں اور مخالفین بھی اپنی کتابیں لائیں تو حقیقت حال بالکل ظاہر ہو جائے گی۔ مختصر یہ کہ دین اسلام میں سوادِ اعظم اہل سنّت و جماعت کا مذہب ہے۔''

١٣

حضرت مُلّا جیون حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد ہیں اپنی تصنیف ''تفسیرات احمدیہ'' میں فرماتے ہیں:

لکن بالتحقیق و الصدق فمن کان علےٰ طریق السنّۃ و الجماعۃ.

(''تفسیرات احمدیہ'' ص ۲۳۷)

ترجمہ: ''لیکن تحقیق اور سچائی سے معلوم ہوا ہے کہ اہل سُنّت و جماعت کا طریقہ درست ہے۔''

١٤

قطب زماں مرزا مظہر جانِ جاناں نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے:

''عقیدہ اہل سُنّت و جماعت کا التزام کر کے حدیث و فقہ کی تعلیم حاصل کرو''۔

(''مقامات مظہری'' ص ۳۳۸ اردو ترجمہ مطبوعہ لاہور)

١٥

الشیخ العلامہ وہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔:

''الفرقۃ الناجیۃ ھم اھل السنّۃ''

(''فتوحات وھبیہ شرح اربعین نوویہ'' ص ۱۷۹)

''اہل سُنّت و جماعت ہی ناجی فرقہ ہے۔''

١٦

مفسر جلیل علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آیت مبارکہ

وَعَلَى اللّٰہِ قَصْدُ السَّبِیْلِ (پ ۱۴ سورہ نحل)

''اور بیچ کی راہ ٹھیک اللہ تک ہے۔''

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ان قصد السبیل ھو دین الاسلام والسنۃ والجماعۃ''

(''تفسیر روح البیان'' جلد ۵ ص ۱۳)

ترجمہ: ''بیشک بیچ کی راہ یہ دین اسلام و طریقہ اہل سُنّت و جماعت ہے۔''

١٧

امام المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے علامہ شیخ اسمٰعیل بن ابراہیم الفقیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت فرماتے ہیں:

قال رأیت الحافظ ابا احمد الحاکم فی النوم بعد موتہ فقلت'' ای الفرق اکثر نجاۃ عندکم'' فقال'' اھل السنۃ''

(''شرح الصدور'' ص ۱۱۹)

شیخ اسمٰعیل بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ حافظ ابو احمد الحاکم کو میں نے ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا میں نے پوچھا: ''آپ کے یہاں (قبر و برزخ میں) کون سا فرقہ کثرت سے نجات پاتا ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''اھل السنّۃ'' (اہل سُنّت)

۱۹

اصلی اہل سُنّت کی خاص نشانی　امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی ملاحظہ کیجئے:

علامہ شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد بن ابو بکر السخاوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ روایت نقل کرتے ہیں:

''وروی ابو القاسم التیمی فی ''الترغیب'' لہ عن طریق علی بن الحسین بن علی قال علامۃ اھل السنۃ کثرۃ الصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ

(''القول البدیع'' علامہ سخاوی ص ۵۲ مطبوعہ سیالکوٹ)

ترجمہ: امام ابو القاسم التیمی نے ''ترغیب'' میں امام جلیل سیدنا علی بن حسین بن علی المرتضیٰ (رضوان اللہ تعالےٰ علیہم) سے روایت کی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

''اہل سُنّت و جماعت کی علامت اور نشانی یہ ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں۔''

☆☆☆☆☆

حالات و واقعات ملفوظات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

القول الجلی
فی
ذکر آثار الولی (اردو)

مؤلف
حضرت مولانا محمد عاشق پھلتی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم
مولانا محمد تقی انور علوی

مسلم کتابوی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب چہارم

اکابرین مبتدعین کا اعتراف

اہل سُنّت ہی اہل جنت ہیں

اکابرین فرقہ وھابیہ کا اعتراف اہل سنّت ہی اہل جنت ہیں

(۱)

فرقہ وھابیہ کی تمام شاخوں کے مسلم و محبوب پیشوا اور شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ حرانی لکھتے ہیں:

"فانما هم فيه متبعون للكتاب و السنة و طريقتهم هي دين الاسلام الذى بعث الله به محمدا ﷺ
لكن لما اخبر النبى ﷺ ان امته ستفترق على ثلاث و سبعين فرقة كلها فى النار الا واحدة و هى الجماعة و فى حديث عنه انه قال هم من كان على مثل ما انا عليه اليوم و اصحابى صار المتمسكون با السلام المحض الخالص من الشون هم اهل السنة و الجماعة و فيهم الصديقون و الشهداء و الصالحون ' و منهم اعلام الهدى و مصابيح الدجى الوا المناقت الما ثوره و الفضاء المذكوره و فيهم الا بدال و فيهم ائمة الدين الذين اجمع المسلمون على هدايتهم و هم الطائفة المنصورة الذين قال فيهم النبى ﷺ لا تزال طائفة من امتى على الحق منصورة لا يضر هم من خالفهم و لا من خذلهم حتى تقوم الساعة

(''العقیدۃ الوسطیہ'' ۱۶۷)

ترجمہ: اہل سُنّت و جماعت اپنی گفتار و کردار میں قرآن و سُنّت کی ہی پیروی کرتے ہیں اور ان کا طریقہ وہی دین اسلام ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے خبر دی تھی کہ آپ (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) کی اُمّت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے

گی ۔تمام فرقے دوزخ میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے اور وہ جماعت ہے" اور آپ کی دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: "وہ گروہ جنّتی ہوگا جو میری سُنّت اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوگا"۔ تو اس بنا پر بھی آمیزش سے پاک اور خالص اسلام پر کاربند صرف اہل سُنّت و جماعت ہی ہیں اور اور اہل سُنّت ہی میں صدّیقین و شہداء اور صالحین ہوئے ہیں اور انہی میں سے خدا کے وہ محبوب مقرّر ہوئے جو گمراہ لوگوں کے لئے ہدایت کے نشان راہ اور روشن چراغ ہیں جن کے مناقب منقول اور فضائل کے چرچے ہیں اور انہیں میں ابدال ہیں اور انہی میں دین کے وہ امام ہیں جن کی راہنمائی و پیشوائی پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اہل سنّت و جماعت ہی وہ اللہ کی مدد یافتہ جماعت ہے جن کے بارے میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ "میری اُمّت کا ایک گروہ تا قیامت حق پر ڈٹا رہے گا نصرت و مدد الٰہی ان کے ساتھ ہوگی ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔"

(۲)

وہابیوں کے پیشوا شیخ ابن تیمیہ حرانی نے اپنی تالیف "العقیدہ الوسطیہ" میں متعدد جگہ پر اہل سُنّت و جماعت کو فرقہ ناجیہ (نجات یافتہ جنّتی گروہ) قرار دیا ہے ایک اور جگہ لکھا ہے:

"و تومن الفرقة الناجية اهل السنّة و الجماعة بالقدر خيره و شره"

("العقیدہ الوسطیہ" ۱۳۹)

ترجمہ: "اور فرقہ ناجیہ اہل سُنّت و جماعت اچھّی بری ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھتا ہے۔"

(۳)

علامہ ابن تیمیہ حرّانی اپنی کتاب "منہاج السّنّۃ" میں لکھتے ہیں:

من اهل السنّة و جماعة مذهب قديم معروف فانه مذهب الصحابة الذين تلقوه عن نبيهم و من خالف ذالک کان مبتدعا عند اهل سنّت و الجماعة

("منہاج السّنّۃ" جلد اول ص ۲۵۶)

ترجمہ: اہل سُنّت جماعت ایک پرانا اور مشہور مذہب ہے۔ یہ صحابہ کرام (رضی اللہ

تعالےٰ عنہم) کا مذہب تھا جو انہوں (رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین) نے نبی اکرم ﷺ سے سیکھا تھا جو اس کی مخالفت کرے وہ اہل سُنّت و جماعت کے نزدیک بدعتی ہے"۔

(۴)

فرقہ وھابیہ کے مسلمہ پیشوا علامہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی کے صاحبزادے مولوی ابو نور الحسن قنوجی غیر مقلد لکھتے ہیں:

"و حق دائر است در مذاهب اهل سُنّت و جماعت"

"اور حق مذاہب اہل سنّت و جماعت میں دائر ہے۔"

(۵)

یہی نور الحسن قنوجی ثم بھوپالی غیر مقلد صاحب مزید لکھتے ہیں:

"وفرقه ناجيه گروه اهل سنت ست كه ماشی ست بر سیرت نبوی و سیرت صحابه ما انا علیه و اصحابی دلیل بین ست بر آن"

("المنہج المقبول من شرائع رسول" ص ۱۳)

"اور فرقہ ناجیہ (جنّتی فرقہ) اہل سنّت کا گروہ ہے جو سُنّت نبوی اور طریقہ صحابہ پر گامزن ہے اس پر واضح دلیل یہ حدیث ہے کہ نجات پانے والا گروہ میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگا۔"

---

(۶)

فرقہ وہابیہ کے انتہائی معتبر محدث علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری حدیث افتراق اُمّت کی شرح میں لکھتے ہیں:

"تكاملت الفرق الضالة اثنتين و سبعين فرقة والثاله و السبعون هم اهل السنّة و الجماعة و هی الفرقة الناجية"

("تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی" جلد ۳ ص ۳۶۷ طبع فیصل آباد)

ترجمہ: "گمراہ فرقے پورے بہتّر ہیں، تہتّرواں گروہ اہل سنّت و جماعت ہیں اور یہی گروہ فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا جنّتی) ہے۔"

(۷)

یہی عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب آگے لکھتے ہیں:

ففلک اثنا و سبعون فرقة کلھم فی النار والفرقة الناجیة ھم اھل السنة

(''تحفۃ الاحوذی'' جلد۳ص ۲۶۸)

ترجمہ: "تو یہ بہتّر فرقے ہیں جو سب کے سب جہنّمی ہیں اور فرقہ ناجیہ (نجات پانے والا گروہ) صرف اہل سنّت ہیں۔"

(۸)

فرقہ وہابیہ کے مقتدر عالم مولوی داؤد غزنوی غیر مقلد لکھتے ہیں:

''یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جن کے لئے اس حدیث میں جس میں بہتّر فرقوں کا ذکر کیا اور فرمایا: ''سب جہنمی ہیں مگر ایک فرقہ'' ''مسند امام احمد'' اور ''ابوداؤد'' کی روایت میں بجائے 'مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ' کے وھی الجماعۃ کا لفظ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جماعت سے مراد اصحاب کرام ہی ہیں اسی سے فرقہ حقّہ کیلئے اہل السّنۃ والجماعۃ کا نام تجویز ہوا اور انہی کے لئے سواد اعظم (بڑی جماعت) کا لفظ ایک حدیث میں استعمال کیا گیا۔"

(''الاعتصام لاہور'' ص ۱۸۵ دسمبر 1959 بحوالہ ''فرقہ ناجیہ'' ص ۳۳)

(۹)

مولوی غفیر اللہ مدراسی صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں:

''یادرکھو جب تک آدمی کل معجزات وسائر دینیات کا مقر ومعتقد باعتقاد اہل سنّت نہ ہو تب تک وہ اہل سنّت بلکہ اہل اسلام سے خارج ہے۔''

(''تفسیر السلف'' ص ۱۷۰ بحوالہ ''فرقہ ناجیہ'' ص ۳۵)

اکابرین فرقہ وھابیہ دیوبندیہ کا اعتراف

(۱۰)

دیوبندی فرقہ کے ''رشید ملت و دین' غوث اعظم' قطب ربانی'' پیشوائے فرقہ وھابیہ دیوبندیہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب لکھتے ہیں:

''جو عامل بحدیث بزعم خود مجتہدین راشدین پر سب وشتم کرتے ہیں اور فقہ کے مسائل مستنبط عن النصوص کو بنظر حقارت دیکھ کر زشت وزبوں جانتے ہیں وہ لوگ خارج از فرقہ ناجیہ اہل السنۃ وتبع ہوائے نفسانی اور داخل گروہ اہل اھوا کے ہیں''۔

دیوبندی فرقہ کے ''جنید وشبلی وثانی ابومسعود انصاری'' یہی گنگوہی صاحب آگے لکھتے ہیں:

''جملہ مجتہدین اور ان کی اتباع اور جملہ محدثین فرقہ ناجیہ اہل السنّت والجماعت ہو گئے۔''

(''سبیل الرشاد'' ص ۲۶)

(۱۱)

دیوبندی گروہ میں ''بانیِ اسلام کے ثانی' قبلۂ حاجاتِ روحانی وجسمانی'' جناب رشید احمد گنگوہی کے شاگرد مولوی خلیل احمد انبیٹھوی' حدیث افتراق اُمّت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"(ثنتان و سبعون فی النار") ای نار جھنم (وواحد فی الجنة وھی الجماعة) ای و ھی اھل السنّة و الجماعة".

(''بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد'' ج ۶ ص ۱۸۹)

ترجمہ: ''۷۲ فرقے جہنّم کی آگ میں داخل ہوں گے اور ایک گروہ جنّت میں جائے گا اور وہ گروہ جماعت ہے یعنی گروہ اہل سنّت وجماعت ہیں۔''

فرقہ شیعہ کی معتبر کتابوں سے اہل سنّت کے اہل حق اور واجب الاتّباع ہونے کا ثبوت

(۱۲)

علامہ ابن بابویہ قمی حدیث نقل کرتے ہیں۔ :

ان امتی ستفترق علیٰ اثنین و سبعین فرقة یھلک احدی و سبعون یتخلص فرقة قالو یا رسول اللہ ﷺ من تلک قال الجماعة الجماعة الجماعة

("کتاب الخصال" مطبوعہ ایران ، ص ۱۴۱ جلد ۲)

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ "میری اُمت بہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی اکہتّر فرقے ہلاک (جہنمی) ہوں گے اور یہی جماعت نجات پائے گی۔" صحابہ نے عرض کیا۔ : "یارسول اللہ ﷺ وہ فرقہ کون سا ہے؟" آپ نے تین بار فرمایا کہ "وہ جماعت ہے، جماعت ہے، جماعت ہے"۔

(۱۳)

"نہج البلاغۃ" میں حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں:

خیر الناس فی حالا النمط الا وسط فالزموا السواد الاعظم فان ید اللہ علے الجماعة

("نہج البلاغۃ" مصری قسم اول ، ص ۱۴۱)

ترجمہ: "بہترین وہ لوگ ہیں جو میرے حالات میں افراط وتفریط سے بچتے ہیں۔ پس بڑی جماعت کی پیروی کا التزام کرو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔"

(۱۴)

"رسالہ تبرّا" میں حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت منقول ہے کہ آپ نے فرمایا:

انا و اللہ اهل السنّة و الجماعة "

("رسالہ تبراء" مطبوعہ یوسفی دہلی ، ص ۱۵)

"اللہ کی قسم ہم قطعی طور پر اہل سنّت و جماعت ہیں۔"

(۱۵)

حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ فرماتے ہیں:

"اما اهل السنّة فالمتمسكون لماسنه الله و رسوله"

("احتجاجِ طبری" ص ۹۰ مطبوعہ نجف)

ترجمہ: "اہل سُنّت وہ حضرات ہیں جو اللہ تعالٰی اور اس کے رسول ﷺ کے جاری کئے ہوئے طریقوں پر قائم ہوں"۔

(۱۶)

شیعہ مذہب کی مستند و معتبر کتاب "جامع الاخبار" میں ایک طویل حدیث قدسی نقل کی گئی ہے اس حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالٰے نے حضرت نبی کریم ﷺ کو مخاطب فرماتے ہوئے اہل سُنّت و جماعت کے لئے یہ عظیم خوشخبری سنائی کہ:

"لَیْسَ عَلٰی مَنْ مَاتَ عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَا شِدَّةُ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ یَا مُحَمَّدُ مَنْ اَحَبَّ الْجَمَاعَةَ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ اَجْمَعِیْنَ.

("جامع الاخبار" ص ۹۰ فصل سی وششم طبع تہران)

ترجمہ "جو شخص مذہب اہل سُنّت و جماعت پر مرے گا اسے نہ قبر میں عذاب ہوگا اور نہ اس پر روز قیامت کی سختی ہوگی۔ اے محمّد ﷺ جو اس جماعت سے محبّت کرے گا اللہ تعالٰے اور اس کے فرشتے اس سے محبّت کریں گے۔"

☆☆☆☆☆

خلاصہ عقائد اہل سنت وجماعت

باب پنجم

اللہ تبارک وتعالیٰ کے بارے میں عقائد کا بیان

۱۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ایک ہے اس کا ذات میں کوئی شریک نہیں اور اس کی صفات میں بھی کوئی شریک نہیں ہے اور اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کوئی باپ نہیں اور نہ ہی کوئی بیٹا ہے۔ وہ بے نیاز ہے

''سورہ اخلاص'' میں اللہ تعالیٰ جل شانہ خود اپنے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ ۝ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝﴾

ایک دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ (پ۶ ع۳)

''اللہ تو ایک ہی معبود ہے۔''

۲۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہر عیب سے پاک ہے۔ وہ کسی کا محتاج نہیں ہے بلکہ ہر چیز اس کی محتاج ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ساری مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے' زمین وآسمان' انسان' ملائکہ' جن' سورج' چاند' ستارے' درندے' پرندے' چرندے سب کو اسی نے پیدا فرمایا ہے اور وہی سب کا حقیقی مالک ومختار ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنی ذات وصفات میں قدیم' ازلی' ابدی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات وصفات کے سوا دنیا کی سب چیزیں فانی ہیں۔

۵۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہاتھ پاؤں اور بدن سے پاک ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ چلنے پھرنے' بیٹھنے اُٹھنے' سونے جاگنے اور اونگھنے سے پاک ومنزہ ہے یہ جو بعض قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ عرش پر قائم ہے اور اس کے اعضاء جیسے ہاتھ، پاؤں، منہ اور آنکھ ہیں۔ ایسی سب آیات اور احادیث متشابہات کہلاتی ہیں۔

۶۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دیدار دنیاوی زندگی میں نبی کریم ﷺ کے علاوہ کوئی نہیں کرسکتا مگر آخرت میں ہر مسلمان دیدار کرے گا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ علیم وخبیر کے علم کی کوئی انتہا نہیں ہے اور کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔

۸۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ اپنے علم غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا مگر اپنے پیارے اور پسندیدہ رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے جن کو چن لیتا ہے انہیں علم غیب عطا فرماتا ہے۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں عقائد کا بیان

۹۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں جو کسی غیر نبی یعنی امام غوث و قطب کو ان علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل واعلیٰ یا برابر قرار دے وہ کافر ہے۔

۱۰۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ہر گناہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی انسان معصوم عن الخطا نہیں ہے۔

۱۱۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتہ علیہ السلام کے ذریعے ہو یا بغیر کسی ذریعہ کے۔

۱۲۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں مبعوث ہونے والے سب سے پہلے نبی ہیں اور تمام انسانوں کے باپ ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے انہیں بغیر ماں باپ کے پیدا فرمایا۔

۱۳۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنا خلیفہ بنایا اور تمام چیزوں کے اسماء کا علم عطا فرمایا۔

۱۴۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتکریم فرض ہے جو کسی نبی علیہ السلام کی (نعوذ باللہ) بے ادبی وگستاخی کرے وہ کافر ہے۔

۱۵۔ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے نزدیک عزت وحرمت والے ہیں۔

۱۶۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں کھاتے پیتے ہیں اور جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں، حج ادا کرتے ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

۱۷۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء اللہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے حکم سے مخلوق کے مددگار' فریادرس' حاجت روا اور مشکل کشا ہیں۔

۱۸۔ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب عطا کرتا ہے اور اولیاء کرام (رحمۃ اللہ) علیہم اجمعین کو بھی بوسیلہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام عطا کیا جاتا ہے۔

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے عقائد کا بیان

۱۹۔ نبی کریم ﷺ کو تمام مخلوقات سے پہلے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے نور مبارک سے پیدا فرمایا اور تمام مخلوق آپ ﷺ کے نور کے فیض سے پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اگر آپ ﷺ کو پیدا نہ فرماتا تو دنیا میں کئی چیز پیدا نہ فرماتا۔

۲۰۔ حضور نبی رحمت ﷺ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سردار ہیں۔

۲۱۔ حضور ﷺ تمام عالمین کے لیے رحمت ہیں یعنی ہر مخلوق کے لیے باعثِ رحمت ہیں اور تمام عالمین آپ ﷺ کی رحمت سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

۲۲۔ حضور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ﷺ ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں جو آپ ﷺ کے بعد نبوت ورسالت کا دعوٰی کرے وہ کافر، دجّال، خبیث، کذاب ہے۔ اور اس کا دعوٰی سراسر دجل وفریب، کفر وخباثت بلاشک۔

۲۳۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی رضا نبی کریم ﷺ کی رضا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رضا اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی رضا ہے۔ حضور ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کی اطاعت ہے اور حضور ﷺ کی (نعوذ باللہ) بے ادبی اور گستاخی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی بے ادبی اور گستاخی ہے۔

۲۴۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے حضور ﷺ کو حالت بیداری میں معراج شریف کرائی۔

۲۵۔ حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبرِ انور میں زندہ ہیں، آوازیں سنتے ہیں، جواب دیتے ہیں، آنحضرت ﷺ جب چاہیں، جس وقت چاہیں، جہاں چاہیں، تشریف لا سکتے ہیں۔

۲۶۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے اپنے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ جو کچھ آپ ﷺ سے پہلے ہو چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہونا ہے ان سب کا علم عطا فرمایا ہے۔

۲۷۔ حضور ﷺ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی اجازت سے شفاعتِ کبریٰ فرمائیں گے۔ آپ ﷺ کی شفاعت سے اُمت کے گنہگاروں کی بخشش ہوگی۔

۲۸۔ حضور نبی کریم ﷺ کو حرف ندا یا اور ایھا النبی کے ساتھ پکارنا جائز ہے یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ کہنا جائز ہے۔

۲۹۔ حضور ﷺ کے کسی قول وفعل کو جو آدمی (نعوذ باللہ) حقارت سے دیکھے وہ کافر ہے۔

۳۰۔ نبی کریم ﷺ کے دشمنوں اور گستاخوں سے عداوت رکھنا چاہیے خواہ وہ اپنے والدین، اولاد، بہن بھائی اور اہل خاندان ہی کیوں نہ ہوں۔

۳۱۔ حضور اکرم ﷺ کے نام مبارک پر "ؐ" یا صلعم لکھنا ناجائز ہے۔ اس کا کوئی مطلب نہیں ہے ﷺ لکھنا چاہیے اسی طرح دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ناموں پر بھی "ؑ" یا عم کے بجائے علیہ السلام یا علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھنا چاہیے۔

۳۲۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جائے پیدائش بھی واجب الاحترام ہوتی ہیں۔

۳۳۔ حضور نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نیز اولیاء کاملین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے وسیلہ سے دعا مانگنا جائز ہے۔ اسی طرح انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے استمداد واستعانت بھی جائز ہے۔

دیگر ضروری عقائد کا بیان

۳۴۔ حضرت خلیفۃ الرسول، خلیفہ اوّل، بلافصل، سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام انسانوں سے افضل ہیں۔

۳۵۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر سیدنا علی المرتضیٰ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد عشرۃ مبشرہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بعد اہل بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان کے بعد اہل احد رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان کے بعد بیعت رضوان کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان کے بعد دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سب لوگوں سے افضل ہیں۔

۳۶۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو (نعوذ باللہ) کافر کہنے والا گالیاں دینے والا کافر ہے۔

۳۷۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی نازل کردہ کتابوں، فرشتوں، جنّت اور دوزخ پر نیز تقدیر پر ایمان لانا ضروری ہے۔

۳۸۔ نبی اکرم ﷺ کا یوم پیدائش منانا محفل میلاد شریف منعقد کرنا۔ اور قیام وسلام کرنا جائز ہے۔

۳۹۔ مسلمان مُردوں کو ختم وفاتحہ کے ذریعے دن مقرر کر کے ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

۴۰۔ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات برحق ہیں، ان کا منکر کافر ہے یونہی اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی کرامات بھی برحق ہیں۔

۴۱۔ قبر میں ثواب وعذاب کا ہونا برحق ہے۔ قبر میں ہر انسان کو برزخی زندگی حاصل ہوتی ہے۔ اہل قبور دیکھتے اور سنتے ہیں۔ قبر میں فرشتوں کے سوالات اور مرنے کے بعد قیامت کے دن زندہ ہونا برحق ہے۔

۴۲۔ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے فرمانبردار مومنوں کو قبروں میں نعمتیں عطاء فرماتا ہے۔ مومن کی روح جہاں چاہے آجا سکتی ہے۔

۴۳۔ اولیاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاتھ پاؤں چومنا' ان کے تبرکات کو بوسہ دینا اور ان کی تعظیم کرنا مستحب ہے۔

۴۴۔ فرائض کا منکر کافر ہے۔

۴۵۔ امام مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ظہور برحق ہے۔

۴۶۔ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آسمان سے اترنا برحق ہے۔

۴۷۔ قیامت برحق ہے۔ روز محشر کو بارگاہ الٰہی جل شانہٗ میں اعمال کا حساب ہونا ہے نیکی کرنے والوں اور بدی کرنے والوں کو ان کے اعمال کا بدلہ ملنا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆

باب نمبر ۶

سوالات وجوابات

سوال: سُنّی کی کیا تعریف ہے؟
برصغیر پاک وہند میں اہل سُنّت وجماعت کی کیا شناخت ہے؟

جواب: ''سُنّی'' سُنّت کی طرف منسوب ہے اس کا معنٰی ہے سُنّتِ رسول ﷺ کی پیروی کرنے والا ''اہل سُنّت'' کا بھی یہی معنٰی ہے جماعت سے مراد گروہ صالحین ہے جس کی اوّلین مصداق جماعتِ صحابہ (رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین) ہے لہذا اہل سُنّت وجماعت کا مطلب ہوا ''طریقہء نبوی وجماعت صحابہ وسلفِ صالحین کا پیروکار''

سُنّی سے مُراد وہ حقیقی اور قدیم طریقے کا مسلمان ہے جس طریقے پر تمام فقہاء ومحدثین مثل حضرت امام اعظم ابو حنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین اور اکابر اولیاء کرام مثل حضرت سیّدنا علی ہجویری داتا گنج بخش' حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی' حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی' حضرت بہاؤ الدین نقشبندی رضی اللہ عنہم اجمعین اور متاخرین علماء کرام ومشائخ عظام میں سے حضرت شیخ محقق شاہ عبد الحق محدّث دہلوی، حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی' حضرت الشّاہ ولی اللہ محدث دہلوی' شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی' ملک العلماء، بحر العلوم فرنگی محلی' حضرت علّامہ فضل حق خیر آبادی' حضرت علّامہ فضل رسول بدایونی، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین رامپوری' حضرت مولانا مخلص الرحمان چاٹگامی' حضرت امام احمد رضا خان محدّث بریلوی' حضرت پیر جماعت علی شاہ محدّث علی پوری' حضرت سیدی مہر علی شاہ گولڑوی اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی بیروتی رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین جیسے نفوس قدسیہ قائم رہے ——

☆ حضرت سیدی غوث الاعظم عبد القادر غوث جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''غنیۃ'' میں لکھا ہے۔ :

''قدریہ اور معتزلہ فرقہ ناجیہ (اہل سنّت) کو مجبرۃ کہتے ہیں کیونکہ اہل سنّت کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق اللہ کی مشیت وقدرت اور ارادہ خلق کے ساتھ ہے اور مرجیہ اسے شکاکیۃ کہتے ہیں کیونکہ ایمان میں استثناء کرتے ہیں اور کہتے ہیں'' انشاء اللہ ہم مومن ہیں'' جیسا کہ ہم او پ

بیان کر آئے ہیں اور رافضی اسے ناصبیہ کہتے ہیں کیونکہ یہ فرقہ امام وخلیفہ کو جمہور کی رائے سے قائم ومقرر کرتا ہے اور جہمیہ اور نجاریہ اسے مشبہ کہتے ہیں کیونکہ یہ باری تعالیٰ کی صفات علم، قدرت اور حیاۃ وغیرہ کا قائل ہے اور باطنیہ اسے حشویہ کہتے ہیں کیونکہ یہ احادیث و آثار پر عمل پیرا ہے حالانکہ ان کا نام بجز اصحاب حدیث اور اہل سُنّت کے کچھ بھی نہیں

(وما اسمهم الا اصحاب الحديث و اهل السنّة)

(''غنیۃ الطالبین'' جلد اول، ص ۲۰۰، ۲۰۱ طبع کراچی)

حضور غوث الثقلین شیخ عبدالقادر غوث جیلانی قدس سرہ العزیز کی تحریر سے معلوم ہوا کہ مختلف باطل فرقوں نے اہل سُنّت و جماعت کے مختلف ادوار میں مختلف نام رکھے۔ فرقہ وہابیہ نے برّصغیر میں اہل سُنّت و جماعت کا نام ''بریلوی'' رکھا ہوا ہے چونکہ امام اہل سُنّت، مجدّدِ دین وملت، علّامہ احمد رضا خان محدّث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرقہ وہابیہ کے عقائد باطلہ کے خلاف زبردست علمی وقلمی جہاد فرمایا اور عقائد ومعمولات سلف صالحین کا دفاع کیا تو وہابیوں نے اہل سُنّت و جماعت مسلمانوں کو بریلوی کے خود ساختہ نام سے موسوم کر دیا۔ خود وہابی علماء نے اعتراف کیا ہے کہ امام اہل سُنّت، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قدیم سُنّی حنفی عقائد رکھتے تھے اور وہابیت کے ظہور سے پہلے تمام سُنّی مسلمان وہی اسلامی عقائد رکھتے تھے جن عقائد مبارکہ والوں کو آج کل حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔

چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

سیّد سلیمان ندوی (جن کا میلان طبع اہلحدیث کہلانے والوں کی طرف تھا) نے ''حیات شبلی'' میں لکھا ہے:

''تیسرا فریق وہ تھا جو شدّت کے ساتھ اپنی روش پر قائم رہا اور اپنے کو اہل السنہ کہتا رہا اس گروہ کے پیشوا زیادہ تر بریلی اور بدایوں کے علماء تھے''۔

(''حیات شبلی'' از سلیمان ندوی ص ۴۶ طبع لاہور)

حکیم عبدالحی الحسنی لکھنوی اور ان کے صاحبزادے مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی لکھتے ہیں:

''الشیخ العالم المفتی احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی الافغانی الحنفی بریلوی''

آگے لکھتے ہیں:

كان عالما متجرا، كثير المطالعه واسع الاطلاع له قلم سيال و فكر حافل في التاليف...... يندر نظيره في عصره في الاطلاع على الفقه الحنفي و جزياة

''وہ نہایت کثیر المطالعہ وسیع المعلومات اور متبحر عالم تھے۔ رواں دواں قلم کے مالک اور تصنیف وتالیف میں جامع فکر کے حامل تھے۔ فقہ حنفی اور اس کے جزئیات پر معلومات کی حیثیت سے اس زمانہ میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔

(''نزھۃ الخواطر'' عربی ص ۳۹، ۴۱ طبع کراچی)

ڈاکٹر شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں:

''انہوں (مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) نے نہایت شدّت سے قدیم حنفی طریقوں کی حمایت کی''۔

(''موج کوثر'' ص ۷ طبع ہفتم لاہور)

''سردار اہلحدیث'' مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد نے لکھا ہے:

''امرتسر میں مسلم آبادی، غیر مسلم آبادی (ہندو سکھ وغیرہ) کے مساوی ہے اسّی سال قبل قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل حنفی بریلوی خیال کیا جاتا ہے''۔

(''شمع توحید'' ص ۵۲ طبع سرگودھا)

''شمع توحید'' نامی کتاب قیام پاکستان سے قبل ۱۹۳۸ء میں لکھی گئی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اس سے اسّی ۸۰ سال پہلے کا حال بیان کیا ہے کہ اس وقت کے سب مسلمان اسی عقیدہ کے تھے جنہیں آج کل حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔ وہابی دیوبندی علماء کی تحریروں سے واضح ہوا کہ برصغیر میں اہل سنّت وجماعت کی شناختی علامت حنفی بریلوی ہے۔

یہ تو ۱۸۵۸ء کا ذکر تھا، اب اس کے بعد کا حال ملاحظہ فرمایئے۔

پہلی مردم شماری ۱۸۸۱ء میں ہوئی تھی، اس کے بعد جدول کے مطابق متحدہ پنجاب (یعنی

پاکستانی اور بھارتی پنجاب) میں اہل حدیث (غیر مقلد وہابیہ) کی تعداد کچھ اس طرح تھی:

۱۸۸۱ء	۲،۴۵۳	(دو ہزار چار سو ترپن)
۱۸۹۱ء	۳،۶۰۴	(تین ہزار چھ سو چار)

(ملاحظہ کیجیے "حرفِ محرمانہ" مطبوعہ لاہور ۱۹۵۳ء، ص ۱۶۹-۱۷۰)

نواب صدیق حسن خاں قنوجی ثم بھوپالی نے تسلیم کیا تھا کہ:

"خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا ہے۔ چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب کو پسند کرتے ہیں۔ اس وقت سے آج تک یہ لوگ حنفی مذہب پر قائم رہے اور ہیں، اور اسی مذہب کے عالم اور فاضل، قاضی اور مفتی اور حاکم ہوتے رہے" ______

("ترجمان وہابیہ" ص ۱۰)

ایک دوسرے مقام پر اقرار کیا کہ:

"..... اور ہند کے اکثر حنفی اور بعض شیعے اور کمتر اہلحدیث ہیں"

("ترجمان وہابیہ" ص ۵۷)

ماضی قریب میں ان کے "محقق دوراں" نے بھی اعتراف کیا تھا کہ:

"یہ جماعت (اہل سنت وجماعت بریلوی) اپنی پیدائش اور نام کے لحاظ سے نئی ہے لیکن افکار اور عقائد کے اعتبار سے قدیم ہے"۔

("البریلویہ" احسان الٰہی ظہیر غیر مقلد، ص ۷)

"نام کے لحاظ سے نئی" جماعت ہونے کے متعلق خود ان کے دوسرے محقق فرماتے ہیں کہ:

یہ خود کو اہل سنت وجماعت کہتے ہیں مگر ان کے کٹر مخالفین؟ ______

"...... مگر دیوبندی مقلدین (اور یہ بھی بجائے خود ایک جدید اصطلاح ہے) یعنی تعلیم یافتگان مدرسہ دیوبند اور ان کے اتباع انہیں "بریلوی" کہتے ہیں"۔

("تراجم علمائے حدیث ہند" مطبوعہ لاہور، ص ۳۷۶)

سنی بریلوی مسلک حقہ کے سوادِ اعظم ہونے کا اس طرح اعتراف کیا کہ:

"ابتداً میرا گمان تھا کہ یہ فرقہ (سنی بریلوی) پاک وہند سے باہر موجود نہیں ہوگا مگر یہ گمان زیادہ دیر قائم نہیں رہا۔ میں نے یہی (سنی بریلوی) عقائد مشرق کے آخری حصے سے مغرب کے آخری حصے تک اور افریقہ سے ایشیا تک اسلامی ممالک میں دیکھے"۔

("البریلویہ" احسان الٰہی ظہیر، ص ۱۰)

وہابی دیوبندی علماء کی تحریروں سے واضح ہوا کہ برصغیر پاک وہند میں اہل سنت وجماعت کی شناختی علامت حنفی بریلوی ہے اور یہی سچے کھرے اہل سنت وجماعت ہیں اور یہی اصلی اہل سنت قدیم و کثیر جماعت تھے اور آج بھی الحمد للہ یہی حقیقی سوادِ اعظم ہیں۔ الحمد للہ حمداً کثیراً کثیراً کثیرا.........

سوال: دیوبندی فرقہ والے خود کو حنفی قرار دیتے ہیں کیا یہ بھی اہل سنت وجماعت میں شامل ہیں؟

جواب: دیوبندی فرقہ اہل سنت وجماعت سے خارج ہے۔ یہ اصل میں فرقہ وہابیہ کی ہی ایک شاخ ہے۔ سنی ہونے کے لیے صرف حنفی، شافعی، چشتی قادری کہلانا کافی نہیں بلکہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، قادری، چشتی، نقشبندی، سہروردی ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے عقائد سلف صالحین کے عقائد مطہرہ سے مطابقت رکھتے ہوں۔ ماضی میں فرقہ معتزلہ سے منسلک بہت سے علماء فقہی لحاظ سے حنفی کہلاتے تھے ان علماء میں سے ایک مشہور نام صاحب "تفسیر کشاف" علامہ جار اللہ زمخشری کا ہے جو حنفی تھے مگر اعتقادی لحاظ سے معتزلی تھے۔ سید نصیر شاہ اور رفیع اللہ "مجموعہ تفاسیر ابو مسلم خراسانی" کے "مقدمہ" میں لکھتے ہیں:

"فقہی حیثیت سے معتزلہ اکثر حنفی المذہب ہوتے تھے"۔

("مجموعہ تفاسیر ابو مسلم اصفہانی" ص ۲۴)

جس طرح حنفی المذہب کہلانے کے باوجود معتزلہ کا شمار اہل سنت وجماعت میں نہیں ہوتا اسی طرح دیوبندی مذہب والے بھی حنفی کہلانے کے باوجود اہل سنت وجماعت سے خارج ہیں۔ وہابیت کی دونوں شاخوں غیر مقلدین اور دیوبندیوں کا برصغیر میں امام اول مولوی اسماعیل دہلوی ہے

جس نے محمد بن عبدالوہاب نجدی، بانی فرقہ وہابیہ کے نقش قدم پر چل کر "تقویۃ الایمان" نامی کتاب میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی پر مبنی اجنبی عقائد کا اظہار اور پرچار کیا...... چند گستاخانہ عقائد ہم تھوڑا آگے چل کر نقل کریں گے۔ دیوبندی فرقہ بھی مولوی اسماعیل دہلوی کے گستاخانہ عقائد پر ایمان رکھتا ہے اور اس کے کفریہ کلمات کو عین اسلام قرار دیتا ہے۔ دیوبندی فرقہ کے پیشوا، ان کے "ہادی ومولیٰ، شیخ ربانی، نورِ مجسم، غوثِ اعظم، امام ربانی، قبلہ، حاجات روحانی وجسمانی"، اور خدا جانے کیا کیا... مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب نے اپنے "فتاویٰ" میں مولوی اسماعیل دہلوی کی بے حد تعریف کی ہے اور اس کی کتاب "تقویۃ الایمان" کو نہایت عمدہ اور سچی کتاب قرار دیا ہے اور اس کی گستاخیوں کی تائید کی ہے

ملاحظہ ہو "فتاویٰ رشیدیہ" ص ۳۹ تا ۴۴

دیوبندی وہابی فرقہ کے علماء نے اپنی تصانیف میں اپنے وہابی العقیدہ ہونے کا کھلم کھلا اعتراف بھی کیا ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں :

۱۔ پیشوائے فرقہ دیوبندیہ مولوی رشید احمد گنگوہی کی رائے:

سوال۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا؟ اور کون (سا) مذہب تھا؟ اور وہ کیسا شخص اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنّی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

جواب: محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اور ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدّت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔"

("فتاویٰ رشیدیہ" ص ۲۳۵ طبع سعید اینڈ سنز کراچی)

سوال: عبدالوہاب نجدی کیسے شخص تھے؟

جواب: محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وھابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا۔

("فتاویٰ رشیدیہ" ص ۲۳۷)

غیر مقلدین وہابی اور دیوبندی ہم عقیدہ ہیں

دیوبندی حضرات کے "صدّیق وفاروق" مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

"عقائد میں سب متحد مقلد غیر مقلد ہیں البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں"

("فتاویٰ رشیدیہ" ص ۱۸۵)

دیوبندی فرقہ کے پیشواء، ان کے "غوثِ اعظم، امامِ ربانی اور فقیہ النفس" اور خدا جانے کیا کیا مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنے فتوؤں میں صاف صراحت کردی ہے کہ "وہابیوں کے عقائد عمدہ تھے"..... ہمارے اور ان کے عقائد ایک ہیں صرف حنفی، حنبلی، مقلد غیر مقلد ہونے کا فرق ہے"۔ اس سے صاف ظاہر کہ دیوبندی "حنفی کہلانے" کے باوجود وہابی العقیدہ ہیں۔

۲۔ دیوبندی حضرات کے "حکیم الامت، مجدد ملت بلکہ جامع المجددین" مولوی اشرفعلی تھانوی دیوبندی کا اعتراف وھابیت :

جن دنوں مولوی اشرفعلی تھانوی کانپور میں مدرس تھے ان ہی دنوں کا واقعہ ہے کہ محلّے کی عورتیں فاتحہ کرانے کے لیے مٹھائی لے کر آئیں۔ تھانوی صاحب کے شاگردوں نے فاتحہ کے بجائے مٹھائی لے کر خود کھالی، اس پر بڑا ہنگامہ ہوا۔ تھانوی صاحب کو خبر ہوئی تو وہ آئے انہوں نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا:

"بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ نیاز کے لیے کچھ مت لایا کرو"

("اشرف السوانح" جلد ۱ ص ۴۵)

۳۔ مولوی منظور نعمانی اور مولوی زکریا صاحب دیوبندی کا اعتراف وھابیت :

محمد حسنی ثانی نے "سوانح مولانا محمد یوسف" میں نقل کیا ہے کہ جب مولوی الیاس صاحب کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت پر مرض الموت کا غلبہ ہوا تو ان کے جانشین کے انتخاب کے بارے میں فکرو تشویش پیدا ہوئی۔ اس وقت تبلیغی جماعت کے مرکز میں مولوی عبدالقادر رائے پوری، مولوی محمد زکریا، مولوی ظفر احمد تھانوی، فخر الدین مجاز مولوی خلیل احمد سہارنپوری، مولوی ابوالحسن علی ندوی اور مولوی منظور

نعمانی موجود تھے۔ مولوی منظور نعمانی اور مولوی ابوالحسن علی ندوی نے باہم مشورہ اور غور کرنے کے بعد مولوی زکریا صاحب مولف ''تبلیغی نصاب'' سے مولوی الیاس صاحب کاندھلوی کے انتقال کے بعد ان کے جانشین کی حیثیت سے تبلیغی مرکز میں قیام کی درخواست کی اور کہا:

''اسی کے ساتھ ہم نے یہ بھی عرض کیا' اور اگر ایسا نہ ہوا تو تھوڑے دنوں کے بعد سارا مجمع منتشر ہو جائے گا اور ہم خود اپنے بارہ میں صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں''۔

(''سوانح مولانا محمد یوسف'' ص ۱۹۱)

مولوی زکریا صاحب مؤلف ''تبلیغی نصاب'' نے جواب میں کہا:

''مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی قبر اور حضرت کے حجرہ کے در و دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں''۔

(''سوانح مولانا یوسف'' از محمد ثانی حسنی ص ۱۹۳)

جید دیوبندی علماء کے اعتراف کے بعد کہ وہ وہابی ہیں۔ دیوبندی حضرات کے وہابی المذہب ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی نہیں رہتا لہذا دیوبندی فرقہ اہل سنّت و جماعت میں شامل نہیں ہے۔

سوال: کیا برصغیر میں ''اہل حدیث'' کہلانے والا فرقہ بھی اہل سنّت و جماعت میں شامل ہے؟

جواب: اگرچہ اہلحدیث بھی اہل سنّت و جماعت کا ہی دوسرا نام ہے مگر برصغیر میں مگر اہل حدیث کے نام سے ملقب فرقہ اہل سنّت و جماعت میں شامل نہیں ہے بلکہ اس گروہ نے اہل سنّت و جماعت سے علیحدگی اختیار کر کے عقائد میں محمد بن عبدالوہاب نجدی (المتوفی ۱۲۰۶ھ) کی پیروی اختیار کی ہے۔

برصغیر میں اسلام دو راستوں سے آیا سمندری راستوں سے بالخصوص حضرت محمد بن قاسم کی فاتحانہ یلغار کے ذریعے اور افغانستان کی طرف سے سلطان سبکتگین اور اس کے نامور بیٹے سلطان محمود غزنوی کی فاتحانہ یلغاروں کے ذریعے۔ اسلام کی تعلیمات کو فروغ دینے اور کروڑوں ہندوؤں کو مشرف بہ اسلام کرنے کی سعادت صوفیائے کرام مثل حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ المعروف داتا گنج بخش، حضرت میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ خواجگان معین الدین چشتی

اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ الشیوخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان جیسے دیگر اولیاء کبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حاصل کی۔ اہل سنّت و جماعت تب سے اب تک انہیں بزرگوں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تعلیماتِ مبارکہ و عقائدِ طیبہ پر کاربند ہیں جو قرآن و حدیث پر مبنی ہیں۔

برصغیر میں برطانوی اقتدار قائم ہونے تک مسلمانوں میں مذہبی عقائد کے لحاظ سے دو گروہ معروف تھے اہل سنّت و جماعت جو اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مقدس دامن سے وابستہ تھے اور اہل تشیع۔ برصغیر میں مخصوص عقائد رکھنے والے لوگ جو آج کل خود کو اہلحدیث کہلواتے ہیں دراصل خارجی وہابی ہیں جو اپنے خارجی فرقہ کے علاوہ تمام مسلمانوں کو کافر مشرک بدعتی دوزخی قرار دیتے ہیں اور سنی العقیدہ مسلمانوں سے سخت عناد رکھتے ہیں۔ برصغیر میں فرقہ وہابیہ کی بنیاد سیّد احمد رائے بریلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی نے رکھی۔ مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی نے لکھا ہے کہ:

''وہابی مذہب کو ہندوستان میں جاری کرنے والا شاہ اسمٰعیل تھا۔''

(''سیرت ثنائی'' ص ۱۶۲)

سید احمد رائے بریلوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی ایک قافلہ کے ساتھ ۱۲۳۷ھ میں حج کے لیے حجاز مقدس گئے۔ حجازِ مقدس عثمانی ترکوں کی حکومت میں شامل تھا جو سنی العقیدہ تھے محمد بن عبدالوہاب نجدی کی وہابی تحریک کو تلوار کے زور پر پھیلانے کی پہلی پر جوش کوشش دم توڑ چکی تھی مگر اس وہابی مذہب کے نجدی مبلغ ابھی موجود تھے۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی وغیرہ وہابی مذہب کی تعلیمات سے از حد متاثر ہوئے اور انہوں نے حج سے واپس آ کر برصغیر میں اس نوزائید مذہب کی تبلیغ شروع کی۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی نے ''تقویۃ الایمان'' کے نام سے ایک شرانگیز کتاب لکھی جس میں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کی شان میں گستاخی اور بے ادبی پر مبنی اجنبی عقائد کا اظہار کیا۔ اس سے پہلے ایسے ہی گستاخانہ عقائد کا اظہار محمد بن عبدالوہاب نجدی نے اپنی گمراہ کن کتاب ''کتاب التوحید'' میں کر چکا تھا۔ ''تقویۃ الایمان'' دراصل محمد بن عبدالوہاب نجدی کی ''کتاب التوحید'' کا اردو

زبان میں جاری تھی۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی، مولوی اسماعیل دہلوی اور دیگر وہابیوں کے گستاخانہ وہابیانہ عقائد کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

۱۔ سرور کائنات ﷺ کو پکارنا، شفیع المذنبین سمجھنا، ختم پڑھنا صورت مبارکہ اور قبر شریف کا تصور کرنا، حاجت روا، صاحب تصرف، مختار جملہ صفات کو باذن اللہ تعالیٰ، باعطاالٰہی (جل شانہٗ) ماننا بھی شرک ہے اور شرک بھی ابوجہل جیسا۔

("کتاب التوحید" عربی ص ۱۷۵، محمد بن عبدالوہاب نجدی، مطبوعہ ریاض سعودی عرب)

وہابیان ہند کے امام الہند اوّل مولوی اسماعیل دہلوی نے اس وہابی عقیدہ کی ترجمانی یوں کی ہے:

"سو جو کوئی کسی کا نام اٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دُور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلے میں اس کی دُہائی دیوے اور دُشمن پر اس کا نام لے کر حملہ کرے اور اس کے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اس کی صُورت کا خیال باندھے اور یوں سمجھے کہ "جب میں اس کا نام لیتا ہوں زبان یا دل سے یا اس کی صُورت یا اس کی قبر کا خیال باندھتا ہوں تو وہیں اس کو خبر ہو جاتی ہے اور اس سے میری کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گزرتے ہیں جیسے بیماری و تندرستی و کشائش و تنگی، مرنا و جینا، غم و خوشی سب کی ہر وقت اسے خبر ہے، جو بات میرے مُنہ سے نکلتی ہے وُہ سب سُن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے" سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیاء و اولیاء سے رکھے، خواہ پیر و شہید سے، خواہ امام و امام زادہ سے، خواہ بھوت پری سے، پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات ان کو اپنی ذات سے ہے، خواہ اللہ کے دینے سے، غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے۔ ("تقویۃ الایمان" ص ۱۶ طبع دارالاشاعت کراچی)

یہ تو ہے وہابی مُلّاؤں کا گستاخ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے دینے سے بھی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کوئی کمال حاصل نہیں ہے۔ آیئے اب دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام اور تابعین کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا کیا عقیدہ تھا۔

وہابیوں کے معتمد علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذّاب کے ساتھ ساٹھ ۶۰ ہزار فوج تھی۔ مسلمانوں کی تعداد کم تھی، ایک وقت نوبت یہاں تک پہنچی کہ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سپہ سالار تھے انہوں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حالت دیکھی تو ندا کی۔

نادیٰ بشعار المسلمین وکان شعارھم یومئذ یا محمداہ ﷺ

تو انہوں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کی علامت کے ساتھ ندا کی اور اس دن مسلمانوں کی علامت تھی یا محمداہ ﷺ ———

("البدایہ والنہایہ" جلد ششم ص ۳۲۷ طبع کراچی)

۲۔ قال الحافظ الکبیر ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق البصری الشھیر با البزاز المتوفی بالرملۃ سنۃ ۲۹۲ فی مسند المشھور: حدثنا یوسف بن موسیٰ ثنا عبدالمجید بن عبد العزیز بن ابی رواد عن سفیان عن عبداللہ بن سائب عن زاذان عن عبداللہ یعنی ابن مسعود عن النبی ﷺ قال:

ان للہ ملائکۃ سیاحین یبلغونی عن امتی اسلام قال: و قال رسول اللہ ﷺ حیاتی خیر لکم تحدثون و یحدث لکم و وفاتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم فمار رایت من خیر حمدت اللہ و ما رایت من شر استغفرت اللہ لکم

("مسند بزاز" بحوالہ "نہایۃ الامال فی صحت وشرح حدیث عرض الاعمال" ص ۱۲)

"امام ابوبکر بزاز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہور مسند میں بسند حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے سیّاح فرشتے ہیں جو میری اُمّت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔"

اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

"میری ظاہری حیات تمہارے لئے خیر ہے۔ تم کوئی کام کرتے ہو تو تمہارے لئے کوئی حکم آجاتا ہے اور میرا اس دنیا سے چلا جانا بھی تمہارے لئے خیر ہے کہ مجھ پر تمہارے اعمال پیش کیے جاتے ہیں جو اچھے کام دیکھتا ہوں ان پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد وثناء کرتا ہوں اور جو برے اعمال دیکھتا ہوں تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں۔"

☆.. امام زین الدین عراقی نے "طرح التقریب" میں کہا کہ: "اس حدیث کی سند عمدہ ہے۔"

☆.. امام ھیثمی نے "مجمع الزوائد" میں کہا: "اس حدیث کی سند صحیح ہے۔"

☆.. علامہ شہاب الدین خفاجی، علامہ علی القاری اور امام قاضی عیاض مالکی نے بھی اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

("نہایۃ الامال" ص ۱۳۔۱۴)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حضرت بکر بن عبداللہ کے طریق سے نقل کر کے لکھا ہے:

واخرج البزاز بسند صحیح من حدیث ابن مسعود مثلہ

("الخصائص الکبریٰ" جلد۲ ص ۲۸۱)

اس حدیث کو امام بزاز نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث بکر بن عبداللہ کی مثل نقل کیا ہے۔

پہلی روایت کے مطابق صحابہ کرام اور تابعین عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے "یا محمد ﷺ" کا ایمان افروز نعرہ لگا کر دشمن پر حملہ کیا اور دوسری حدیث کے مطابق خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: "سیاح فرشتے مجھے میری اُمّت کا سلام پہنچاتے ہیں اور اُمّت کے اعمال میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں"۔

اب اس روایت کے مطابق کوئی سُنّی مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ "جب میں درود وسلام پڑھتا ہوں تو حضور اکرم ﷺ کو اس کی خبر ہو جاتی ہے۔ اور مجھ پر جو احوال گزرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اس سے آگاہ ہیں"۔ تو وہابی عقیدہ کے مطابق وہ صحیح العقیدہ مسلمان نعوذ باللہ کافر ومشرک قرار پاتا ہے۔ وہابی سچے ہیں یا حدیث رسول ﷺ اور صحابہ کرام اور تابعین کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین؟ ....

فیصلہ خود فرمالیں۔

۲۔ شافع محشر ﷺ سے استغاثہ طلب کرنا شیطانی فعل ہے اور شرک ہے

("کشف الشبہات" عربی ص ۵۷)

۳۔ رسول معظم ﷺ کی تعظیم کرنا شرک ہے۔ ("الدر النضید" از قاضی شوکانی ص ۳۶، ۵۱)

۴۔ نماز میں رسول اللہ ﷺ کا خیال بیل اور گدھے سے بدتر ہے (نعوذ باللہ)۔

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹ ہرزہ سرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالتماب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است

("صراط مستقیم" از مولوی اسمٰعیل دہلوی ص ۸۶)

ترجمہ: "زنا کے وسوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ حضور رسالتمآب (ﷺ) ہی ہوں اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے"۔

۵۔ مولوی اسماعیل دہلوی مقتول بالاکوٹ لکھتا ہے:

"یہ یقین سے جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے"۔

("تقویۃ الایمان" ص ۳۲)

اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے دیوبندی وہابی حضرات کے شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی کا برادر زادہ مولوی عامر عثمانی دیوبندی لکھتا ہے:

"کیا اس کا صاف اور بدیہی مطلب یہ نہیں ہے کہ اولیا، اور صحابہ تو ایک طرف رہے تمام انبیاء و رسل اور خاتم النبیین ﷺ بھی اللہ کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔ کیسا خطرناک اور انداز بیان ہے۔ کتنے لرزا دینے والے الفاظ ہیں

(ماہنامہ "تجلی" دیوبند فروری، مارچ ۱۹۵۷ء)

یہ تو تھا وہابیوں کے پیشوا شاہ اسماعیل دہلوی مقتول بالاکوٹ کا گستاخانہ عقیدہ۔ آیئے اب ملاحظہ کریں کہ نماز میں نبی کریم ﷺ کا خیال آنے کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا کیا عقیدہ تھا۔ ———

حدیث نمبر۱

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے مرض وصال میں پیر کے روز حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ ان (رضوان اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین) کے سامنے ہوئے۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حجرہ مبارک کا پردہ اٹھا دیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین کو صف بستہ دیکھ کر تبسم فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لانا چاہتے ہیں اور اصحاب پاک رضوان اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین نے اپنی نماز توڑنے کا ارادہ کیا خوش ہو کر کہ انہوں (رضوان اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین) نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے دست اقدس سے اشارہ فرمایا کہ "نماز پوری کرلو پھر حجرے میں داخل ہو گئے اور اسی روز وصال فرمایا۔''

(''صحیح بخاری شریف''، جلد اول، ص ۵۰۰، حدیث نمبر ۱۱۲۷، طبع لاہور)

حدیث نمبر۲

امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ مرض وصال میں ایک روز حضرت ابوبکر صدّیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ظہر پڑھا رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کچھ افاقہ محسوس فرما کر دو آدمیوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے سہارے مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تو مصلّی سے پیچھے ہٹنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ کیا''۔ الخ

(''صحیح مسلم مع شرح اُردو'' جلد اول، ص ۳۱۴، حدیث نمبر ۸۳۰، طبع لاہور)

ان دونوں احادیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین نے حالت نماز میں حضور اکرم ﷺ کی طرف دھیان لگایا اُن ﷺ کا ادب و احترام کیا۔ اگر رسول اللہ ﷺ کا خیال آنے کے باوجود صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کی نماز ادا ہو گئی تو نماز میں رسالتمآب ﷺ کا خیال آنے سے دیگر مسلمانوں کی نماز بھی صحیح ہوگی۔ اب وہابیوں کا پیشوا سچّا ہے یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین؟ فیصلہ ہر صاحب ایمان خود کر سکتا ہے! ———

۶۔ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹ، حضور اکرم ﷺ پر جھوٹ باندھتے ہوئے لکھتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''یعنی میں (نبی اکرم ﷺ) بھی ایک دن مر کر مٹّی میں ملنے والا ہوں۔''

(''تقویۃ الایمان'' ص ۸۶ طبع کراچی)

ذبیح تیغ خیار، مولوی اسماعیل دہلوی احادیث صحیحہ کے برعکس آنحضرت ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کر کے حدیث میں وارد اس وعید کا مستحق ٹھہرا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس نے میری طرف جھوٹی بات منسوب کی وہ اپنا ٹھکانہ جہنّم میں بنالے۔''

(''صحیح مسلم مع شرح اردو'' ص ۳۲، جلد اول)

شہید لیلیٰ نجد، مولوی اسماعیل دہلوی کے اس گستاخانہ عقیدہ کے برعکس صحیح احادیث میں وارد ہے:

۱۔ مسند امام احمد'' ''سنن ابوداؤد'' ''سنن ابن ماجہ'' ''سنن نسائی'' ''صحیح ابن خزیمہ'' ''صحیح ابن حبان'' ''المستدرک الحاکم'' اور ''حیات الانبیاء'' بیہقی میں حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "بیشک سب دنوں میں جُمعہ کا دن افضل ہے اسی دن آدم (علیہ السلام) کی تخلیق ہوئی اسی دن وفات ہوئی اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی روز غشی طاری ہوگی۔ لہٰذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ تمہارے درود میری بارگاہ

میں پیش کیے جاتے ہیں"۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین نے عرض کیا: "یارسول اللہ ﷺ! ہمارے درود آپ ﷺ کی بارگاہ میں کیسے پیش ہوں گے حالانکہ آپ ﷺ تو بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟" رسول اللہ ﷺ نے اس پر فرمایا: "اللہ ربّ العزّت نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کھائے"۔

("مسند امام احمد" جلد ۴، ص ۸" "سنن ابوداؤد" جلد ۱، ص ۵۶۶، "سنن نسائی" جلد ۱، ص ۲۵۷" "سنن ابن ماجہ" جلد ۱، ۴۶۵" "صحیح ابن خزیمہ" جلد ۳، ص ۱۱۸" "صحیح ابن حبان" ـــــــــ جلد ۳ ص ۷۸" "مستدرک" الحاکم ص ۲۷۸ جلد ۱" حیات الانبیاء" ص ۴)

۲۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"جمعہ کے دن مجھ پر درود کثرت سے بھیجو کیونکہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ پیش کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ آدمی درود پڑھنے سے فارغ ہو جائے"۔

ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں "میں نے عرض کیا: "کیا وفات کے بعد بھی؟" حضور ﷺ نے فرمایا: "ہاں وفات کے بعد بھی، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے انبیاء کرام کے اجسام کو مٹی پر حرام فرمایا دیا ہے اللہ تعالے کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے"۔

("سنن ابن ماجہ" جلد اول، ص ۶۵ ۴ طبع لاہور)

۷۔ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔

("تقویۃ الایمان" ص ۵۵)

اس عبارت میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور امام الاولیاء، خلیفہ چہارم، حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہایت گستاخانہ وسوقیانہ انداز میں کیا گیا ہے اور ان سے ہر اختیار کی نفی کی گئی ہے جبکہ حدیث شریف میں ہے:

﴿"قال رسول اللہ ﷺ: انما انا قاسم و خازن و اللہ یعطی"﴾

("بخاری شریف" جلد ۲، ص ۱۷۷، باب ۲۳۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک میں اللہ کی نعمتیں بانٹنے والا اور خزانچی ہوں اور اللہ دیتا ہے"

دوسری حدیث میں ہے:

"وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض" ("بخاری شریف" جلد ۲، ص ۵۷۳)

"مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئی ہیں"۔

۸۔ <u>انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام بڑے بھائی ہیں</u>

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی (قتیل بالاکوٹ) لکھتا ہے:

"انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔ اولیاء و انبیاء، امام و امام زادہ، پیر و شہید جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم ان کے چھوٹے (بھائی) ہیں۔

("تقویۃ الایمان" ص ۹۵، طبع دارالاشاعت کراچی)

۹۔ تمام پیغمبروں علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ قوم کے چوہدریوں اور گاؤں کے زمینداروں کے برابر ہے

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹ لکھتا ہے:

"جیسا کہ ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سو ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی اُمّت کا سردار ہے۔

("تقویۃ الایمان" ص ۹۰)

۱۰۔ مولوی اسماعیل دہلوی مقتول بالاکوٹ ۱۸۳۱ء، حضور سرور کائنات ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے رقمطراز ہے:

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک حکم کن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جنّ اور فرشتے جبرائیل اور محمدؐ کے برابر پیدا کر ڈالے"۔

١١

دہلوی موصوف نے مزید گوہر فشانی اس طرح فرمائی کہ:

''اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جنّ بھی سب مل کر جبرائیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاویں تو اس مالک الملک کی سلطنت میں ان کے سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو سب شیطان اور دجال ہی سے ہو جاویں تو اس کی کچھ رونق گھٹنے کی نہیں۔''

(''تقویۃ الایمان''ص ۴۳،طبع کراچی)

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی (قتیل بالاکوٹ ۱۸۳۱ء) نے اپنی اس تحریر میں شان انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں انتہائی گستاخی و بے ادبی کا ارتکاب کیا ہے۔قرآن وحدیث میں کہاں ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کروڑوں نبی، ولی، جنّ، فرشتے، سیّد الملائکہ جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سید الانبیاء والمرسلین، رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر پیدا کرے گا۔یہ سب مولوی اسماعیل دہلوی کی خود ساختہ باتیں ہیں جس سے اس کی ذہنی خباثت کا اظہار ہوتا ہے۔

ہر صحیح العقیدہ مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اپنے حبیب، باعثِ تخلیقِ کائنات، سید العالمین ﷺ کے برابر کوئی ہستی ہرگز ہرگز پیدا نہ فرمائے گا کیونکہ حضور اکرم ﷺ میں ایک وصف خاتم النبیین (یعنی آخر الانبیاء والمرسلین ﷺ) ہے جو دوشخصیات میں ہرگز موجود نہیں ہوسکتا۔مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ کہنا کہ:

جو سب لوگ پہلے اور پچھلے آدمی اور جنّ سب مل کر جبرائیل علیہ السلام اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سے ہو جاویں تو اس مالک الملک اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں ان علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سبب سے کچھ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو سب شیطان اور دجّال ہی سے ہو جاویں تو اس کی کچھ رونق گھٹنے کی نہیں

شانِ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم بالخصوص شانِ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ اور شانِ سید الملائکہ سیّدنا جبرائیل علیہ السلام میں بدترین گستاخی ہے۔حضور اکرم رحمۃ للعالمین، اعلم الاولین والآخرین ﷺ تو وہ ہستی ہیں جو باعث تخلیق کائنات ہیں۔آپ ﷺ کے بارے

میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جمع فرما کے میثاق لیا۔ارشاد ہوتا ہے

﴿واذا اخذ اللہ میثاق النبین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ و لتنصر نہ قال ا اقررتم و اخذ تم علی ذالکم اصری قالو اقررنا قال فاشھدوا و انا معکم من الشھدین (آل عمران)

ترجمہ: اور یاد کرو اس وقت کو جب اللہ نے تمام انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب وحکمت دے کر بھیجوں اس کے بعد تمہارے پاس وہ رسول آجائے جو تم پر نازل شدہ چیز کی تصدیق کرے تو تمہیں ان پر ضرور ایمان لانا ہوگا اور ان کا مددگار بننا ہوگا''۔فرمایا: کیا تم (سب پیغمبروں) نے اقرار کیا اور اس پر میرا عہد قبول کیا''۔(سب پیغمبروں نے عرض کیا)''ہم نے اقرار کیا''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو (اس عہد وپیمان کے) تم گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں''۔

ایسی عظیم الشان ہستی ﷺ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے حلف لیا کہ جب وہ عظیم وکریم ہستی ﷺ تمہارے پاس تشریف لے آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد فرمانا اور اس حلف پر اپنی پاک ذات کو گواہوں میں شامل فرمائے۔اس عظیم وکریم ہستی ﷺ کے بارے میں مولوی اسماعیل دہلوی بدنصیب کا یہ کہنا کہ:

تمام کائنات امام الانبیاء ﷺ ہی سی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی سلطنت کی رونق کچھ بڑھ نہ جائے گی اور جو سب مخلوق بلا استثناء جس میں تمام انبیاء کرام، مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام، اہلِ بیت اطہار، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تمام ائمہ مجتہدین، اولیائے کاملین، عارفین و صالحین، عرفاء، صلحاء، اتقیاء، اذکیا، اور خود محبوب خدا، سید الانبیاء ﷺ بھی شامل ہیں (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) شیطان ودجّال بن جائیں تو اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کی سلطنت کی رونق کچھ گھٹنے کی نہیں۔

نہایت گھٹیا درجہ کی بکواس ہے۔جب یہ گستاخانہ عبارت مولوی اسماعیل دہلوی کے ہم عصر علماء اسلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے سامنے پیش کی گئی کہ اس کے قائل کا شرعی حکم کیا ہے؟ تو امام حکمت و کلام، مجاہد جنگ آزادی، علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس گستاخانہ عبارت کے رَدّ میں

''تحقیق الفتوٰی فی ابطال الطغوٰی'' (یعنی طغیان و سرکشی کے رد و بطال میں فتوٰی کی تحقیق'') نامی کتاب رمضان المبارک ۱۲۴۰ھ/ ۱۸۲۵ء میں لکھی اور اس باطل عقیدے کے قائل کے بارے میں شرعی حکم بعد از تحقیق، یوں تحریر فرمایا:

''قائل این کلام لا طائل از روئے شرع مبین بلاشبہ کافر و بے دین است ہر گز مومن و مسلمان نیست و حکم او شرعاً قتل و تکفیر است و ہر کہ در کفر او شک آرد و تردد وارد یا ایں استخفاف را سہل انگارد کافر و بے دین و نا مسلمان و لعین است.

(''تحقیق الفتوٰی فی ابطال الطغوٰی'' ص ۲۴۴ طبع لاہور)

ترجمہ: ''اس بے ہودہ کلام کا قائل از روئے شریعت کافر بے دین ہے اور ہرگز مسلمان نہیں ہے اور شرعاً اس کا حکم قتل و تکفیر ہے۔ جو شخص اس کے کفر میں شک لائے، تردد کرے یا اس استخفاف کو معمولی جانے کافر و بے دین اور نا مسلمان اور لعنتی ہے۔''

دہلی کے سترہ جید علماء اہل سنت و جماعت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم نے علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس تحقیقی فتوٰی کی تائید کی جن میں مفتی محمد رشید الدین رحمۃ اللہ علیہ، مفتی صدر الدین آزردہ رحمۃ اللہ علیہ، علامہ احمد سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ اور اسماعیل دہلوی علیہ ما علیہ کے دو چچازاد بھائی حضرت شاہ مخصوص اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ محمد موسٰی دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بھی شامل تھے۔

قرآن و حدیث میں مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ قیامت کے دن شفاعت کبرٰی فرمائیں گے احادیث مبارکہ میں ہے کہ تمام اوّلین و آخرین، میدان حشر میں حیران و پریشان ہو کر شفاعت کے لیے وسیلہ کو تلاش کریں گے۔ پہلے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پھر دیگر رسولانِ عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس مخلوق کے لیے شفاعت طلب کرنے اور گناہوں کی معافی چاہنے جائیں گے۔ آخر میں حضور امام الانبیا ﷺ کی پناہ لیں گے اور التجا کریں گے حضور اکرم ﷺ ان کی شفاعت کا ذمّہ لیں گے۔

تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو''الخصائص الکبرٰی'' (از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) جلد دوم''تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین'' (مطبوعہ بریلی) ''سمع وطاعۃ لا حادیث الشفاعۃ'' (۱۳۰۲ھ) اور ''اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین'' (۱۳۰۵ھ) مطبوعہ لاہور۔

۱۱ پیرو شیخ نجد، مولوی اسماعیل دہلوی شفاعت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''جو چور کا حمایتی بن کر اس کی سفارش کرے تو آپ بھی چور ہو جاتا ہے۔''

۱۲ وہابیہ ہند کا معلم ثانی آگے چل کر لکھتا ہے:

''کیونکہ پروردگار غفور الرحیم ہے سب مشکلیں اپنے ہی فضل سے کھول دے گا اور سب گناہ اپنی ہی رحمت سے بخش دے گا اور جس کو چاہے گا اپنے حکم سے اس کا شفیع بنا دے گا غرضیکہ جیسی اپنی ہر حاجت اس کو سونپا چاہیے اسی طرح یہ حاجت بھی اس کے اختیار پر چھوڑ دیجئے جس کو چاہے ہمارا شفیع بنادے''

(''تقویۃ الایمان'' ص ۴۵)

مولوی حسین احمد مدنی ٹانڈوی دیوبندی لکھتے ہیں:

''وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم (نہ ہونے کے برابر) پہنچا دیتے ہیں''

(''شہاب ثاقب'' ص ۶۷)

۱۳۔ ''رسول اللہ ﷺ کے روضہ (شریف) کا قصد کر کے زیارت کرنا ناجائز اور شرک ہے''۔

(''الدر النضید'' از قاضی شوکانی'' ص ۶۰، ۶۱ ''رسالہ سماع موتٰی'' از عبداللہ روپڑی'' ص ۱۱۹)

۱۴۔ رسول اللہ ﷺ کی قبر (مبارک) بت ہے''۔

(''الدر النضید'' ص ۱۶، ۱۷، ۶۰ ''تحفہ وھابیہ'' ص ۱۷، ۱۱۹ از مولوی اسماعیل غزنوی)

۱۵۔ نبی پاک ﷺ کا قبہ شرک اور الحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور اسلام کو مٹانے کا ذریعہ ہے''۔

(''فتح المجید شرح کتاب التوحید'' ص ۲۰۸، ۲۱۵)

۱۶۔ وہابیہ کا امام الہند اوّل مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

''جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا خواہ دنیا میں، خواہ قبر میں، خواہ آخرت میں، سو اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال، نہ دوسرے کا۔'' (''تقویۃ الایمان'' ص ۳۸)

متبع شیخ نجدی، مولوی اسماعیل دہلوی کا یہ دعویٰ بھی خلاف قرآن و حدیث ہے۔ حدیث شریف میں ہے حضورﷺ نے دس صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو جنّت کی بشارت دی جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں۔ ایک حدیث میں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک عورت کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر جا کر نماز پڑھی اور فرمایا کہ ''قبریں میں تاریکی و ظلمت سے بھری پڑی ہیں اور میرے نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ انکو روشن کر دیتا ہے۔''

(''مشکوٰۃ'' جلد ا، ص ۳۳۵)

اس کے علاوہ بھی متعدد احادیث مبارکہ میں قبر و آخرت میں پیش آنے والے بہت سے احوال کا تذکرہ ہے۔

۱۸۔ دیابنہ کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی لکھتے ہیں کہ وحابیہ نجدیہ کا عقیدہ ہے:

''ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کر سکتے ہیں اور ذات فخر دو عالمﷺ سے تو یہ بھی نہیں کر سکتے''۔

(''شہاب ثاقب'' ص ۴۷)

۱۹۔ الصلوٰۃ والسلام وعلیک یارسول پڑھنے والا بدعتی اور گنہگار ہے''۔

(''اخبار اہلحدیث''، امرتسر، ۱۸ اکتوبر 1915ء ص ۱۲)

ہم نے مشتے نمونہ از خروارے اکابرین وہابیہ کی معتبر کتب سے ان کے چند عقائد نقل کئے ہیں اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کیا ایسے گستاخانہ عقائد رکھنے والوں کا شمار اہل سنت و جماعت میں ہو سکتا ہے؟ کیا عقائد باطلہ کے حاملین اہلِ جنّت ہو سکتے ہیں؟ ہر صحیح العقیدہ مومن مسلمان کا جواب ہوگا۔ نہیں.. ہر گز نہیں ......

امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کا فتویٰ کہ دنیا میں کوئی مسلمان نہیں رہا، سب کافر و بے ایمان ہیں

۲۵ مولوی اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹ ۱۸۱۳ء نے ''تقویۃ الایمان'' میں ''مشکوٰۃ شریف'' کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ہر اس شخص کی جان نکال لے گی جس کے دل میں رائی کے دانہ بھر ایمان ہوگا۔ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں کچھ بھلائی نہ ہوگی تو وہ اپنے باپ دادوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔

یہ حدیث نقل کر کے مولوی اسماعیل دہلوی ''فائدہ بے فائدہ'' کے تحت لکھتا ہے۔

''اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ میں قدیم شرک بھی رائج ہوگا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔ (''تقویۃ الایمان'' ص ۶۰)

وہابیہ کے شیخ الہند اول مولوی اسماعیل دہلوی کے مطابق حدیث شریف میں جس ہوا کا ذکر ہے وہ چل چکی۔ مولوی اسماعیل دہلوی علیہ ما علیہ اور اس کے تمام پیروکار وہابیوں سمیت دنیا میں کوئی بھی مسلمان بقول دہلوی موصوف باقی نہ رہا۔ جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو دہلوی صاحب کے نزدیک سب مشرک ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں کو مشرکین قرار دینے والے ہرگز اہل سنّت نہیں ہیں۔

چٹھی نمبری ۱۷۵۸، مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۹۶ء از صاحب قائم مقام سیکرٹری گورنمنٹ ہند محکمہ ڈیپارٹمنٹ بنام صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپ کی چٹھی نمبر ۱۰۴۴ مورخہ ۱۸ جون ۱۸۹۶ء آپ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر جناب سی آئی ای کی کونسل سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط و کتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ۹۹۶، ۲۶ جون ۱۹۰۸ء)

بقیہ صفحہ نمبر 97

وھابیوں کے گستاخ وبدمذھب اور خارج از اہل سنّت ہونے پر اکابر علماء وھابیہ کی شہادت

۱- نواب صدیق حسن خان بھوپالی غیر مقلد وہابیوں کی عقل ودانش اور اقوال وافعال پر یوں نوحہ کناں ہیں:

''اس زمانہ میں ایک شہرت[1] پسند اور ریاکار[2] فرقہ نے جنم لیا ہے جو[3] ہر قسم کی خامیوں اور نقائص کے باوجود اپنے[4] لئے قرآن وحدیث کے علم اور اس پر عامل ہونے کا دعویدار ہے' حالانکہ[5] اہل علم وعمل اور اہل عرفان سے اس کو کوئی تعلق نہیں کیونکہ[6] یہ فرقہ ان ''علوم عالیہ'' سے جاہل ہے جن کی واقفیت طالب حدیث کے لیے اس فن کی تکمیل میں نہایت ضروری ہے۔[7] اس کے ساتھ ساتھ ہی یہ فرقہ ان ''علوم عالیہ'' سے بھی جاہل ہے جن کے بغیر طریق سُنّت پر چلنے کی گنجائش نہیں مثلاً صرف نحو' لغت' معانی اور بیان' چہ[8] جائیکہ دوسرے کمالات ان میں پائے جائیں۔ اسی[9] لئے تم ان لوگوں کو دیکھو گے کہ یہ محض الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کرتے ہیں اور حدیث[10] شریف کے فہم اور اس کے معانی ومفاہیم میں غور وخوض کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ان کا گمان ہے کہ محض الفاظ کا نقل کر لینا ہی کافی ہے حالانکہ یہ خیال حقیقت سے دور ہے، کیونکہ حدیث سے مقصود تو حدیث کی فہم اور اس کے معانی میں غور وفکر کرنا ہے' نہ کہ صرف الفاظ حدیث کی نقل پر اکتفا کر لینا پس سب سے پہلے تو حدیث میں اس کا سننا ہے پھر اس کو زبانی یاد رکھنا ہے، پھر اس کو سمجھنا ہے پھر اس پر عمل کرنا ہے، پھر اس کی نشر واشاعت ہے۔ اور ان[11] لوگوں نے فقط حدیث کو سن لینے اور اس کے نشر واشاعت پر اکتفا کر لیا ہے۔ حدیث کے یاد کرنے اور سمجھنے کے بغیر حالانکہ اس پر اکتفا واختصار کر لینے کا کوئی فائدہ نہیں پس حدیث[12] اس زمانہ میں بچّوں کا پڑھنا پڑھانا رہ گیا ہے نہ کہ اصحاب یقین کا، وہ[13] اپنی غفلتوں میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا ہے کہ وہ ایک

دفعہ زائد بن احمد کی مجلس میں حاضر ہوئے تو سب سے پہلے جو حدیث ان سے سُنی وہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد تھا کہ ''آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے ہے اس کا بے کار کاموں کو چھوڑ دینا۔'' آپ (امام سفیان یہ حدیث سن کر) کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ''مجھے یہی حدیث کافی ہے جب میں اس حدیث پر عمل سے فارغ ہوں گا تو دوسری حدیث سنوں گا''۔ عقل مند لوگوں کا سماع حدیث ایسا ہوتا تھا' رہے[14] جاہل (غیر مقلد وہابی) تو ان کا حدیث کے ساتھ بڑے سے بڑا سلوک فقط یہ ہے کہ یہ لوگ چند ایسے اختلافی مسائل کو اختیار کر لیتے ہیں جو عبادات کے اندر مجتہدین اور محدثین کے مابین اختلاف ہیں،[15] معاملات سے متعلق مسائل جو کہ روز مرہ پیش آتے ہیں ان سے انہیں کوئی واسطہ نہیں۔

اور ان[16] کا سارے کا سارا اتباع حدیث فقط یہ ہے کہ یہ اس خلاف کو نقل کرتے رہتے ہیں جو ائمہ مجتہدین اور محدثین کے درمیان عبادات کے اندر واقع ہوا ہے[17] نہ کہ اتفاقات کے اندر' اسی[18] لئے یہ لوگ اس باب میں آئمہ حدیث کی جانچ پرکھ سے بے بہرہ اور معاملات کے بارے میں حدیث کی سمجھ بوجھ سے ناواقف ہیں۔[19] ایسے ہی سنن اور اصحاب سنن کے اسلوب اور طریقہ کے مطابق کسی ایک مسئلہ کے استخراج اور کسی ایک حکم کے استنباط پر بھی قادر نہیں ہیں۔ اور انہیں اس کی توفیق بھی کیسے ہو کہ یہ[20] حدیث پر عمل کرنے کے بجائے زبانی جمع خرچ پر اور سُنّت[21] کی اتباع کے بجائے شیطانی تاویلات پر اکتفا کرتے ہیں اور[22] پھر اس کے عین دین ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اور وہ اس بات پر خوش ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں۔ اور یہ[23] ان میں سے ہر ایک کی عادت ہے' امیر ہو یا غریب، تندرست ہو یا بیمار' میں[24] نے ان کو بارہا آزمایا لیکن میں ان میں سے کسی کو ایسا نہیں پایا کہ جسے[25] صالحین کے طریقہ پر چلنے کی کوئی رغبت ہو یا وہ اہل ایمان کی سیرت کے مطابق چلتا ہو بلکہ میں نے تو ان میں سے ہر ایک کو ــــــــ

☆ کمینی[26] دنیا میں منہمک ــــــــ اور

☆ اس[27] کے ردّی ساز وسامان میں مستغرق اور ــــــــ

☆ [۲۸] جاہ و مال جمع کرنے والا ———

☆ • [۲۹] حلال و حرام کی تمیز کے بغیر مال کی لالچ رکھنے والا پایا۔

☆ [۳۰] اسلام کی مٹھاس سے خالی الذہن اور ———

☆ [۳۱] عام مسلمانوں کی نسبت شریر ———

☆ [۳۲] کمینے لوگوں کی طرح بہت سنگدل پایا۔

پھر میں نے انہیں ڈھیل دی اور ان کے متعلق غور و فکر کیا تو مجھ پر روشن ہوا کہ [۳۳] ان میں کوئی فلاح نہیں ہے اور [۳۴] وہ قوم فلاح پائے بھی کیسے جس کا قول فعل کے اور فعل قول کے مخالف ہو' [۳۵] باتیں تو خیر البریہ (علیہ الصلوۃ والسلام) کی کرتے ہیں لیکن خود ''شر البریہ'' مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔ بخدا یہ امر انتہائی تعجب و تحیر کا باعث ہے کہ یہ لوگ [۳۶] اپنے آپ کو خالص موحد (توحید پرست) گردانتے ہیں اور اپنے ماسوئی سب مسلمانوں کو مشرک بدعتی قرار دیتے ہیں حالانکہ [۳۷] یہ خود انتہائی متعصب اور دین میں غلو کرنے والے ہیں۔

مقصود یہ ہے کہ [۳۸] یہ ایسے لوگ ہیں جن کا دیکھنا آنکھوں کی چبھن اور گلوں کی گھٹن' جانوں کے کرب اور دُکھ روحوں کے بخار' سینوں کے غم اور دلوں کی بیماری کا باعث ہے [۳۹] اگر تم ان سے انصاف کی بات کرو تو ان کی طبعیتیں انصاف قبول نہیں کریں گی۔''

(''الحطہ فی ذکر الصحاح ستہ'' ص ۱۵۲ تا ۱۵۵)

۲) مولانا عبدالجبار غزنوی غیر مقلد لکھتے ہیں۔:

''ہمارے اس زمانہ میں ایک فرقہ [۱] نیا کھڑا ہوا ہے [۲] جو اتباع حدیث کا دعویٰ رکھتا ہے اور درحقیقت [۳] وہ لوگ اتباع حدیث سے کنارے ہیں۔ [۴] جو حدیثیں کہ سلف و خلف کے ہاں معمول بہا ہیں ان کو ادنیٰ سی قدح اور کمزور جرح پر مردود کہہ دیتے ہیں [۵] اور صحابہ (کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے اقوال و افعال کو ایک بے طاقت سے قانون اور بے نور سے قول کے سبب پھینک دیتے ہیں اور [۶] ان پر اپنے بے ہودہ خیالوں اور بیمار فکروں کو مقدم کرتے ہیں۔ اور [۷] اپنا نام محقق رکھتے ہیں۔ حاشا و کلا اللہ کی قسم یہی لوگ [۸] ہیں جو شریعت

نبویہ (کی حد [۹] بندی) کے نشان گراتے ہیں اور [۱۰] ملت حنیفیہ کی بنیادوں کو کہنہ کرتے ہیں اور سنت مصطفویہ کے نشانوں کو مٹاتے ہیں [۱۱] احادیث مرفوعہ کو چھوڑ رکھا ہے [۱۲] اور متصل الاسناد آثار کو پھینک دیا ہے اور [۱۳] ان کے دفع کرنے کے لیے وہ حیلہ بناتے ہیں کہ جن کے لیے کسی یقین کرنے والے کا شرح صدر نہیں ہوتا اور نہ کسی مومن کا سر اٹھتا ہے۔''

(''فتاویٰ علماء اہلحدیث'' جلد ۷ ص ۹۰)

۳۔ غیر مقلد وہابیوں کے ایک معتبر پیشوا علامہ نواب وحید الزمان حیدرآبادی لکھتے ہیں:

''غیر مقلدوں کا گروہ جو اپنے تئیں اہلحدیث کہتے ہیں انہوں نے [۱] ایسی آزادی اختیار کی ہے کہ مسائل اجماعی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ [۲] نہ سلف صالحین' صحابہ اور تابعین کی۔

☆ [۲] قرآن کی تفسیر صرف لغت سے اپنی من مانی کر لیتے ہیں ……

☆ [۳] حدیث شریف میں جو تفسیر آ چکی ہے اس کو بھی نہیں سنتے ……

☆ [۴] بعضے عوام اہلحدیث کا یہ حال ہے کہ انہوں نے صرف رفع یدین اور آمین بالجہر کو اہلحدیث ہونے کے لیے کافی سمجھا ہے' [۵] باقی اور آداب اور سنن اور اخلاق نبوی سے کچھ مطلب نہیں' ——

☆ [۶] غیبت جھوٹ افتراء سے باک نہیں کرتے ……

☆ [۷] ائمہ مجتہدین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اور اولیاء اللہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) اور حضرات صوفیا [۸] (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) کے حق میں بے ادبی اور گستاخی کے کلمات زبان پر لاتے ہیں اور

☆ [۹] اپنے سوا تمام مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھتے ہیں ……

☆ [۱۰] بات بات میں ہر ایک کو مشرک اور قبر پرست کہہ دیتے ہیں ……''

(''لغات الحدیث'' جلد ۲ ص ۹۱ کتاب ش)

۴) وہابی فرقہ کے جید عالم قاضی عبدالاحد خانپوری لکھتے ہیں:

''اس زمانہ میں [۱] جھوٹے اہلحدیث [۲] مبتدعین [۳] مخالفین سلف صالحین جو [۴] حقیقت ماجاء الرسول سے جاہل ہیں وہ [۵] صفت میں وارث اور خلیفہ ہوئے ہیں روافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر و نفاق تھے اور مدخل ملاحدہ و زنادقہ کا تھے اسلام کی طرف

اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہل حدیث اس زمانہ میں باب اور دلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے۔

مقصود یہ ہے کہ رافضیوں میں ملاحدہ تشیع ظاہر کر کے حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور حسنین (رضی اللہ تعالےٰ عنہما) کو غلو کے ساتھ تعریف کر کے سلف کو ظالم کہہ کر گالی دے دیں اور پھر جس قدر الحاد و زندقہ پھیلائیں کچھ پرواہ نہیں اسی طرح ان جُہال بدعتی کاذب اہلحدیثوں میں ایک رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابو حنیفہ (رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ) کی جن کی امامت فی الفقہ اجماعِ اُمت کے ساتھ ثابت ہے پھر جس قدر کفر بد اعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلا دے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ چیں بچیں بھی نہیں ہوتے اگرچہ علماء و فقہاء اہل سنت ہزار دفعہ ان کو متنبہ کریں ہرگز نہیں سنتے۔ سبحان اللہ ماشبہ اللیلۃ بالبارحۃ اور سراس کا یہ ہے کہ وہ مذہب و عقائد اہل السنۃ والجماعۃ سے نکل کر اتباعِ سلف سے مستنکف و مستکبر ہو گئے ہیں۔ فافھم وتدبر"

("التوحید والسنۃ فی رد اہل الالحاد والبدعۃ" از قاضی عبدالاحد خانپوری ص ۲۶۲)

وھابی سے اہلحدیث بننے کی مختصر روداد۔

جس زمانہ میں مولوی اسماعیل دہلوی نے "تقویۃ الایمان" میں پیش کردہ گستاخانہ خیالات کے ذریعے مسلمانوں میں انتشار برپا کیا، اس دور میں برصغیر کے مسلمانوں کے دلوں میں انگریزوں کی ظلم و زیادتیوں کے باعث سرکار انگریزی سے نفرت پائی جاتی تھی۔ مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے پیر سید احمد رائے بریلوی نے انگریزوں کے اشارے پر مسلمانوں کی نفرت کا رخ سکھوں کی طرف موڑنے کے لیے (جو مسلمانوں کے دوسرے بڑے دشمن تھے) ایک نام نہاد "جہادی تحریک" چلائی جو تاریخ میں تحریک بالاکوٹ کے نام سے مشہور ہے۔ اس وہابی تحریک کا ایک مقصد "وہابی ریاست" کا قیام بھی تھا جہاں مسلمانوں سے تلوار کے زور پر وہابی تعلیمات پر عمل کروایا جاتا۔

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹ نے وعظوں میں جہاں سکھوں پر جہاد کے لئے لوگوں کو آمادہ کرتے وہاں انگریزوں سے جہاد کو ناجائز قرار دیتے۔

مرزا حیرت دہلوی غیر مقلد لکھتا ہے:

"مولوی اسماعیل صاحب نے یہ اعلان دے دیا تھا' سرکار انگریزی پر نہ جہاد مذہبی طور پر واجب ہے نہ ہمیں اس سے کچھ مخاصمت ہے۔

("حیات طیبہ سوانح شاہ اسمٰعیل" ص ۲۳۱ طبع لاہور)

منشی محمد جعفر تھانیسری غیر مقلد لکھتا ہے:

"یہ بھی ایک صحیح روایت ہے کہ جب آپ سکھوں سے جہاد کرنے کے لئے تشریف لے جا رہے تھے تو کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ" آپ اتنی دور سکھوں سے جہاد کرنے کیوں جاتے ہیں؟ انگریز جو اس ملک پر حاکم اور دین اسلام سے کیا منکر نہیں؟ گھر کے گھر ان سے جہاد کر کے ملک ہندوستان لے لو، یہاں لاکھوں لوگ آپ کے شریک مددگار ہو جائیں گے"۔

سید احمد رائے بریلوی نے جواب دیا:

"انگریزی سرکار گو منکر اسلام ہے مگر مسلمانوں پر کوئی ظلم و تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو فرائض مذہبی اور عبادات لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں اعلانیہ وعظ کہتے ہیں اور ترویج مذہب کرتے ہیں وہ کبھی مزاحم نہیں ہوتی بلکہ اگر ہم پر کوئی زیادتی کرتا ہے تو اس کو سزا دینے کے لیے تیار ہیں۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور اصول مذہب کے خلاف بلاوجہ طرفین کا خون گراویں۔ ("حیات سید احمد شہید" ص ۱۷۰-۱۷۱ طبع کراچی)

وہابیہ کے "ذبیح اللہ" مولوی اسماعیل دہلوی نے کلکتہ میں جہاد کا وعظ کہا تو وہاں بھی یہ سوال اٹھایا گیا کہ آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے تو آپ نے جواب دیا:

"انگریزوں پر جہاد کرنا واجب نہیں۔ ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں۔ دوسرے ہمارے مذہبی ارکان ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے بلکہ ان (انگریزوں) پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں"۔

("حیات طیبہ" از مرزا حیرت دہلوی غیر مقلد ص ۲۲۳، ۲۲۴)

انگریزوں کی اجازت سے جہاد کی تیاری

''اپنے شاہ اسمٰعیل شہید'' کے عاشق زار مرزا حیرت دھلوی لکھتے ہیں:

''سید احمد صاحب نے مولانا (شاہ اسمٰعیل) شہید کے مشورہ سے شیخ غلام علی رئیس الہ آباد کی معرفت لیفٹیننٹ گورنر ممالک مغربی وشمال کی خدمت میں اطلاع دی کہ ''ہم لوگ سکھوں پر جہاد کرنے کی تیاری کرنے کو ہیں، سرکار کو تو اس میں کچھ اعتراض نہیں ہے'' لیفٹیننٹ گورنر نے صاف لکھ دیا کہ ''ہماری عمل داری کے امن میں خلل نہ پڑے۔ ہمیں کچھ سروکار نہیں، نہ ہم ایسی تیاری کے مانع (منع کرنے والے) ہیں''۔

(''حیاتِ طیبہ'' ص ۴۳۱؛ ''سوانح احمدی'' ص ۱۳۸)

''اپنے سید احمد شہید'' کے انتہائی معتقد منشی جعفر تھانیسری لکھتے ہیں:

''اس میں شک نہیں کہ اگر سرکار انگریزی اس وقت سید (احمد رائے بریلوی) صاحب کے خلاف ہوتی تو ہندوستان سے سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریز اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو''۔

(''سوانح احمدی'' ص ۱۳۹)

انگریزوں کی اجازت سے سیّد احمد رائے بریلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی سکھوں سے جہاد کرنے صوبہ سرحد پہنچے چونکہ صوبہ سرحد کے مسلمان حنفی المذہب سُنّی العقیدہ تھے اُنہوں نے اولاً انہیں اپنے جیسا سُنّی حنفی مسلمان جانتے ہوئے سید احمد رائے بریلوی صاحب اور مولوی اسماعیل دہلوی کا بھرپور ساتھ دیا مگر مولوی اسماعیل دہلوی اور دیگر وہابیوں نے سرحدی مسلمانوں کو کافر و مشرک و منافق ٹھہرانے کے سنگین فتوے لگائے۔ مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے ''پیر'' سیّد احمد رائے بریلوی نے سکھوں کی بجائے سرحد کے سنّی العقیدہ پٹھان مسلمانوں سے جہاد کو اولین ترجیح قرار دے دیا۔ مولوی اسماعیل دہلوی اور ''اسمِ احمد'' کی مُہر بنوانے والے سیّد احمد رائے بریلوی صاحبان کے وہابی لشکر نے سکھوں سے صرف پانچ اور پٹھان مسلمانوں سے نو جنگیں لڑیں۔ آخر کار سید احمد رائے بریلوی اور ان کے مرید مولوی اسماعیل دہلوی بالاکوٹ کے مقام پر پٹھان مسلمانوں کے متحد لشکر کے ہاتھوں ''ذبیح تیغ خیار'' ہو گئے۔ یہ واقعہ ۱۸۳۱ء میں پیش آیا۔ اور چودہ سال بعد، انگریزوں نے ۱۸۴۵ء میں پنجاب پر

چڑھائی کی اور ۱۸۴۶ء میں سکھوں سے من پسند معاہدہ کیا لیکن ۱۸۴۸ء میں الزامات لگا کر دوبارہ لشکر کشی اور سکھوں کے بے دریغ قتل عام کے بعد ۱۸۴۹ء میں پنجاب کو اپنے ''مفتوحہ علاقوں'' میں شامل کر لیا۔

مولوی اسماعیل دہلوی کی طرف سے مسلمانوں کی نفرت کا رخ سکھوں کی طرف موڑ دینے سے کچھ عرصہ کے لیے انگریزی اقتدار محفوظ ہو گیا مگر نفرت کا لاوا اندر ہی اندر پکتا رہا آخر کار ۱۸۵۷ء میں غیور و جسور مسلمان اور دیگر محب وطن انگریزی مظالم کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

سید احمد رائے بریلوی اور مولوی اسماعیل دہلوی کے ''جانشینوں'' نے اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں کھل کر انگریزوں کا ساتھ دیا اور مجاہدین جنگ آزادی کی سخت مخالفت کی۔

میاں نذیر حسین دہلوی غیر مقلد جو وہابی فرقہ کے بڑے عالموں میں سے تھے نے انگریزوں کا ساتھ دیا اور ایک انگریز عورت کی جان بچائی۔ میاں نذیر حسین دہلوی کے سوانح نگار لکھتے ہیں:

''تین مہینوں کے بعد جب پوری طرح امن قائم ہو چکا۔ تب اس نیم جان میم کو جواب بالکل تندرست و توانا تھی' انگریزی کیمپ میں پہنچا دیا جس کے صلے میں مبلغ ایک ہزار تین سو روپے (۱۳۰۰ روپے انعام) اور مندرجہ ذیل سارٹیفکیٹیں ملیں''۔

(''الحیات بعد الممات'' از فضل حسین بہاری، ص ۱۲۷)

پیش نظر رہے کہ قریباً ڈیڑھ سو برس پہلے ایک ہزار تین سو روپے یعنی ایک لاکھ تیس ہزار پیسے (۱،۳۰،۰۰۰ پیسے) کی کیا قدر و قیمت تھی، نیز یہ بھی ملحوظ نظر رہے کہ اس دور میں پیسے کے حصے دھیلہ، چھدام، دمڑی اور کوڑی وغیرہ رائج تھے۔

فضل حسین بہاری مزید لکھتے ہیں:

''میاں نذیر حسین وفادار گورنمنٹ ٹھہرے اور کوئی الزام ثابت نہ ہو سکا۔ جب میاں صاحب حج کو تشریف لے گئے تو کمشنر دہلی کا خط ساتھ لے گئے۔ گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے ۱۴ جون ۱۸۹۷ء کو شمس العلماء کا خطاب ملا''۔

(''الحیاۃ بعد الممات'' ص ۸۰-۸۱)

غیر مقلدین حضرات کے "شیخ الکل فی الکل" میاں نذیر حسین کو جو سندات ملیں ان میں سے ایک کے الفاظ یہ ہیں:

''مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بہت بڑے مقتدر عالم ہیں جنہوں نے نازک وقتوں میں اپنی وفاداری، گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے۔ جس کسی گورنمنٹ آفیسر کی وہ مدد چاہیں گے وہ ان کو مدد دے گا کیونکہ وہ کامل طور سے اس مدد کے مستحق ہیں۔''

(دستخط جے ڈی ٹریملٹ بنگال سروس کمشنر دھلی سپرنٹنڈنٹ۔ ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء)

(''الحیاۃ بعد المماۃ'' ص ۱۴۰)

امیر فرقہ وہابیہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' نامی کتاب لکھی اور انگریزوں کے خلاف لڑنے والے مجاہدین کے خلاف فتوے جاری کئے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں:

''مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک ہوئے وہ سخت گناہگار اور بحکم قرآن و حدیث وہ مفسد وباغی و بدکردار تھے۔''

(''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' ص ۴۹)

پیشوائے وہابیہ نواب صدیق حسن قنوجی ثم بھوپالی نے انگریز سے جہاد کو بڑا گناہ قرار دیا، چنانچہ لکھتے ہیں:

''جب یہ ملک ''دار السلام'' ہوا تو پھر یہاں جہاد کرنا کیا معنیٰ بلکہ عزم جہاد ایسی جگہ ایک گناہ ہے بڑے گناہوں سے''۔

(''ترجمانِ وھابیہ'' ص ۱۵)

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے اپنے فرقہ کی برات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کسی نے نہ سنا ہوگا کہ آج تک کوئی موحد، متبع سنت، حدیث و قرآن پر چلنے والا بے وفائی اور قرار توڑنے کے مرتکب ہوا یا فتنہ انگیزی اور بغاوت پر آمادہ ہوا۔ جتنے لوگ ہنگامۂ غدر میں شریک فساد کیا اور حکام انگلشیہ سے برسرعناد ہوئے وہ سب کے سب مقلد ان مذاہب کے تھے۔''

(''ترجمان وہابیہ'' از نواب صدیق حسن بھوپالی ص ۲۵)

وہابیوں کے تعاون اور وفاداری سے انگریزوں نے ۱۸۵۷ء کی تحریک جہاد و آزادی کچل ڈالی اور مجاہدین ناکامی سے دوچار ہوگئے۔

انگریزوں کی کامیابی کے بعد مولوی محمد حسین بٹالوی نے جماعت وہابیہ کے ارکان کی ایک دستخطی درخواست لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ذریعہ سے وائسرائے ہند کی خدمت میں روانہ کی۔ اس درخواست پر سرفہرست ''شمس العلماء'' میاں نذیر حسین کے دستخط تھے۔ گورنر پنجاب نے اپنی تائیدی تحریر کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیج دی وہاں سے حسب ضابطہ منظوری آگئی کہ آئندہ ان کے لیے وہابی کی بجائے اہلحدیث کا لفظ استعمال کیا جائے۔ لیفٹیننٹ گورنر پنجاب نے اس کی باقاعدہ اطلاع مولوی محمد حسین بٹالوی کو دی۔

اسی طرح گورنمنٹ مدراس کی طرف سے ۱۵ اگست ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۱۲۷ گورنمنٹ بنگال کی طرف سے ۳ مارچ ۱۸۹۰ء کو بذریعہ خط نمبر ۱۵۶ اور گورنمنٹ یوپی کی طرف سے ۲۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۳۸۶ گورنمنٹ سی پی کی طرف سے ۱۳ جولائی ۱۸۸۸ء کو بذریعہ خط نمبر ۴۰۷ اور گورنمنٹ بمبئی کی طرف سے ۱۴ اگست ۱۸۸۸ء کی طرف سے بذریعہ خط نمبر ۷۳۲ اس امر کی اطلاع مولوی محمد حسین بٹالوی کو ملی۔

(''اشاعۃ السنہ'' لاہور جلد نمبر ۱۱ بحوالہ ''مقدمہ حیات سید احمد شہید'' ص ۳۶)

مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی غیر مقلد لکھتے ہیں۔ :

''(مولوی محمد حسین بٹالوی) نے ''اشاعۃ السنۃ'' کے ذریعے اہل حدیث کی بہت خدمت کی۔ لفظ ''وہابی'' آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔''

(''سیرت ثنائی'' ص ۳۷۲)

مشہور غیر مقلد مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

''بعض دوست دریافت کرتے ہیں کہ اہل حدیث کو سرکاری کاغذات میں وہابی لکھنے کی ممانعت کب ہوئی تھی؟ اور اس کا ثبوت کیا ہے؟

عام اطلاع کے لیے لکھا جاتا ہے کہ اہلحدیث کو سرکاری دفتروں میں وہابی لکھنے کی ممانعت

ہے ملاحظہ ہو چٹھی گورنمنٹ ہند بنام گورنمنٹ پنجاب مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۹ء نمبر ۱۷۵۸"۔

("اہلحدیث کا مذہب" ص ۱۱۱ طبع لاہور)

نوٹ: "اہلحدیث کا مذہب" مطبوعہ لاہور میں ۳ دسمبر ۱۸۸۹ء لکھا ہوا ہے جو کتابت کی غلطی ہے صحیح ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء ہے۔ اصل چٹھی کا عکس ملاحظہ ہو۔ عکس و ترجمہ اخبار "اہلحدیث" امرتسری، صفحہ ۷، ۸) ۲۶ جون ۱۹۰۸ء سے ماخذ ہے۔ جو غیر مقلد وہابیہ کے "سردار اہلحدیث" مولوی ثناء اللہ امرتسری نکالتے تھے۔

FROM

W.M. Young Esque,
Secretary to the Government
of the Punjab.

To,

Moulvi Abu Said Mohammad Hussain
Editor of the 'Ashaat-ul-Sunnah'
Lahore.

D/Lahore 19th January 1887.

Sir,

In reply to your letter No. 195 of the 12th May last, asking that the use of the expression Wahabi in reference to member of the community which you claim to represent may be prohibited in Government orders.

I am directed to forward the enclosed copy of a letter No 1758 dated the 3rd from the officiating secretary to the Government of India, in the Home Department, the discontinuance of the use of the term Wahabi in official correspondence.

2. I return the books received with your letter No. 547/ of the 21st September last, together with the original signed notice which you have been good enough to submit in your subsequent letters for the perusal of Government.

I have the honour to
be Sir
Your most obedt Servant
Sd/
for the Secretary to the
Government of the Punjab.

Copy of a letter No 1758 dated the 3rd December 1886 from the officiating secretary to the Government of the India Home department to the secretary Government of the Punjab.

ترجمہ: صاحب ڈبلیو ایم ینگ بہادر سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چٹھی نمبری ۱۲۰ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ لاہور بجواب چٹھی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لیے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جائے۔

۲۔ کتابیں جو آپ نے چٹھی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء مع اصل دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لیے بھیجی تھیں واپس کی جاتی ہیں۔

بقیہ صفحہ نمبر 95

حکومت برطانیہ نے غیر مقلد وہابیوں پر جو احسانات کئے وھابی علماء ان احسانات پر سراپا سپاس تھے کیونکہ جن گستاخانہ عقائد کی وہابی علماء نے حکومت برطانیہ کی سرپرستی میں آزادنہ ترویج و اشاعت کی ان بدعقائد کی ترویج واشاعت کسی اسلامی ریاست میں ممکن نہ تھی امیر وھابیہ محمد حسین بٹالوی سپاس گزاری کا حق ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ :

''اس گروہ اہل حدیث کے خیر خواہ ووفادار رعایا برٹش گورنمنٹ ہونے پر ایک بڑی روشن اور قوی دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ برٹش گورنمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے ماتحت رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں اور اس امر کو اپنے قومی وکیل ''اشاعۃ السنۃ'' کے ذریعہ سے جس کے نمبر ۱۰ جلد نمبر ۶ میں اس امر کا بیان ہوا ہے (اور وہ نمبر ہر ایک لوکل گورنمنٹ او گورنمنٹ آف انڈیا میں پہنچ چکا ہے) گورنمنٹ پر بخوبی ظاہر اور مدلل کر چکے ہیں۔ جو آج تک کسی اسلامی فرقہ رعایا گورنمنٹ نے ظاہر نہیں کیا اور نہ آئندہ کسی سے اس کے ظاہر ہونے کی امید ہوسکتی ہے''۔

(''اشاعۃ السنۃ'' (لاہور) جلد ۸ شمارہ ۹ ص ۲۶۲ بحوالہ ''حیات سید احمد شہید'' ص ۷ طبع کراچی)

اس طرح ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی پر جو سپاس نامہ مولوی محمد حسین بٹالوی غیر مقلد نے ''گروہ مسلمانان اہل حدیث'' کی طرف سے پیش کیا تھا اس میں لکھا تھا۔ :

''یہ مذہبی آزادی اس گروہ کو خاص کر اس سلطنت میں حاصل ہے بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے کہ ان کو اور اسلامی سلطنتوں میں بھی یہ آزادی حاصل ہے اس خصوصیت سے یقین ہوسکتا ہے کہ اس گروہ کو اس سلطنت (برطانیہ) کے قیام واستحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارک باد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں''۔

(''اشاعۃ السنۃ'' (لاہور) شمارہ ۲ جلد ۹ ص ۲۰۵۔۲۰۶ حوالہ ''حیات سید احمد شہید'' ص ۲۷)

مرزا حیرت دہلوی غیر مقلد نے حقیقت کا اظہار یوں کیا ہے۔ :

''گورنمنٹ (برطانیہ) خود جانتی ہے کہ اس کی سلطنت کی برکتوں کو فرقہ اہل حدیث نے کس قدر تسلیم کر لیا ہے اور اس کے کیسے فرماں بردار مطیع اس گروہ کے لوگ ہیں''۔

(''حیات طیبہ'' ص ۳۱۰ طبع لاہور)

سوال: اکابرین فرقہ دیوبند کے تعلقات انگریزوں سے کیسے تھے؟ کیا انہیں بھی حکومت برطانیہ کی سرپرستی حاصل تھی؟

جواب: وہابیت کی دوسری شاخ یعنی دیوبندی فرقہ کے اکابرین کے انگریزوں سے تعلقات نہایت خوشگوار و دوستانہ تھے اور انہیں بھی حکومت برطانیہ کی سرپرستی حاصل تھی فرقہ دیوبند کے اکابرین کی اکثریت انگریزی کالجوں سے فارغ التحصیل اور انگریزی حکومت میں مختلف عہدوں پر فائز تھی۔

مولوی مملوک علی نانوتوی علماء دیوبند میں انکی شخصیت سرفہرست ہے۔ مولوی صاحب بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے استاد اور مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کے استاد مولوی محمد یعقوب نانوتوی صاحب کے والد ہیں۔ مولوی مملوک علی نانوتوی صاحب ۱۸۲۵ء میں دہلی کالج میں پچاس روپے ماہوار پر نائب مدرس مقرر ہوئے۔

(کتاب ''محمد احسن نانوتوی'' ص ۱۷۱ پروفیسر محمد ایوب قادری دیوبندی)

پروفیسر محمد ایوب قادری دیوبندی لکھتے ہیں:

''مولانا محمد احسن کے علاوہ انکے دونوں بھائی مولوی محمد مظہر اور مولوی محمد منیر اور دوسرے حضرت مولوی ذوالفقار علی، مولوی فضل الرحمٰن، مولوی محمد یعقوب نانوتوی اور مولانا محمد قاسم نانوتوی نے بھی دہلی کالج میں تعلیم حاصل کی ہے۔ یہ تمام حضرات بقول مولانا مناظر حسن گیلانی مولانا مملوک علی سے تعلق کی وجہ سے دہلی پہنچے اور تعلیمی سہولتوں سے مستفید ہوئے باستثنا مولانا محمد قاسم نانوتوی دوسرے تمام حضرات نے سند سرکاری ملازمت اختیار کی۔ مولانا محمد احسن، مولوی محمد مظہر اور مولوی محمد منیر تو بنارس کالج، آگرہ کالج اور بریلی کالج میں ملازم ہوئے اور مولوی ذوالفقار علی (والد دیوبندی شیخ الہند محمود الحسن صاحب)، مولوی فضل الرحمٰن

(والد مولانا شبیر احمد عثمانی) اور مولوی محمد یعقوب نانوتوی محکمہ تعلیم میں ڈپٹی انسپکٹر بھی رہے"۔

(کتاب "محمد احسن نانوتوی" ص ۲۶ طبع کراچی)

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء اور دیو بندی علماء

دیو بندی علماء نے بھی غیر مقلدین کی طرح انگریزوں کی خوشنودی کے حصول کیلئے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں مجاہدین آزادی کی مخالفت اور انگریزوں کی حمایت کی پروفیسر محمد ایوب دیو بندی لکھتے ہیں۔

"۲۲ مئی (۱۸۵۷ء) کو نماز جمعہ کے بعد مولانا محمد احسن نانوتوی نے بریلی کی مسجد نومحلہ میں مسلمانوں کے سامنے ایک تقریر کی اور اس میں بتایا کہ حکومت سے بغاوت کرنا خلاف قانون ہے ——————"

("محمد احسن نانوتوی" ص ۵۰)

مولانا شیخ محمد تھانوی دیو بندی نے بھی جہاد کے خلاف رائے دی"۔

("محمد احسن نانوتوی" ص ۵۳)

مولوی عاشق الٰہی صاحب میرٹھی دیو بندی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"رمضان ۱۲۷۳ھ جو یعنی مئی ۱۸۵۷ء کا وہ طوفان جس کے تصوّر سے رونگٹا کھڑا ہو جاتا ہے ہندوستان کیا بلکہ دنیا بھر میں ایسا مشہور و معروف ہے کہ شاید دوسرا نہ ہو۔ جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی کے امن و عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ (برطانیہ) کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا۔ فوجیں باغی ہوئیں حاکم کی نافرمان بنیں۔ قتل و قتال کا بند بازار کھولا اور جوانمردی کے غرّہ میں اپنے پیروں پر خود کلہاڑیاں ماریں۔ ——————"

("تذکرۃ الرشید" ص ۷۳ حصّہ اول طبع کراچی)

انگریز کے مخالفوں سے جنگ

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں:

"حضرت امام ربّانی (مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم اور طبیب روحانی اعلیٰ حضرت حاجی صاحب ونیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندوقچیوں سے مقابلہ ہوگیا یہ نبرد آزما جتھا اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرّا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار (برطانیہ) پر جان نثاری کیلئے تیار ہوگیا"۔

("تذکرۃ الرشید" ص ۷۵ حصہ اول)

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے اختتام پر کسی نے مخبری کردی کہ "مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی بھی مجاہدین آزادی کے حمایتی تھے"۔

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں:

"ہر چند یہ حضرات حقیقۃً بے گناہ تھے مگر دشمنوں کی یاوہ گوئی نے انکو باغی و مفسد اور مجرم و سرکاری خطاوار ٹھہرا رکھا تھا اس لئے گرفتاری کی تلاش تھی مگر حق تعالیٰ کی حفاظت برسر تھی اس لئے کوئی آنچ نہ آئی اور جیسا کہ آپ حضرات اپنی مہربان سرکار (برطانیہ) کے دلی خیر خواہ تھے تازیست خیر خواہ ہی ثابت رہے"۔

("تذکرۃ الرشید" حصہ اول ص ۷۹)

لیفٹنٹ گورنر کے خفیہ معتمد کی رپورٹ

پروفیسر محمد ایوب قادری دیو بندی لکھتے ہیں:

۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لفٹنٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد مسمی پامر نے اس مدرسہ (دیو بند) کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

"جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو

رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ یہ مدرسہ (دیوبند) خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد ومعاون سرکار ہے"۔

(کتاب "محمد احسن نانوتوی" ص ۲۱۷)

مولانا مناظر احسن گیلانی دیوبندی کی کتاب "سوانح قاسمی" کے حاشیہ میں قاری محمد طیب سابق پرنسپل دارالعلوم دیوبند کہتے ہیں:

"(مدرسہ دیوبند کے کارکنوں اور مدرسین کی اکثریت) ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ (برطانیہ) کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ (انگلشیہ) کو شک وشبہ کرنے کی گنجائش ہی نہ تھی۔ (اسکے باوجود) بغاوت کے الزام بھی لگائے گئے اور غیر ممالک سے سازش کی تہمتیں بھی تراشیں حتیٰ کہ گورنمنٹ کو تحقیقات کرانی پڑی اس وقت یہی حضرات (قدیم ملازم مال پنشنر) آگے بڑھے اور اپنے سرکاری اعتماد کو سامنے رکھ کر مدرسہ کی طرف سے صفائی پیش کی جو کارگر ہوئی"۔

("سوانح قاسمی" جلد ۲ ص ۲۴۷)

مولوی اشرفعلی تھانوی صاحب اور انگریز

ملفوظات مولانا اشرفعلی تھانوی میں ہے:

"ایک شخص نے مجھ (مولوی اشرفعلی تھانوی) سے دریافت کیا کہ "اگر تمہاری حکومت ہو جائے تو انگریزوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرو گے" میں نے کہا "محکوم بنا کر رکھیں گے کیونکہ جب خدا نے حکومت دی ہے تو محکوم بنا کر ہی رکھیں گے مگر ساتھ ہی اس کے نہایت راحت وآرام سے رکھا جائے گا اس لیے کہ انہوں (انگریزوں) نے ہمیں (دیوبندیوں) بہت آرام پہنچایا ہے"۔

("الافاضات الیومیہ" حصہ چہارم ص ۶۹۷)

دیوبندی شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی نے جمعیت العلماء ہند دیوبند کے وفد کو جواب دیتے ہوئے کہا:

"دیکھیے حضرت مولانا اشرفعلی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ کے مسلم

بزرگ وپیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کے چھ سو روپیہ ماہوار حکومت (برطانیہ) کی جانب سے دیئے جاتے تھے اسی کے ساتھ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ گو مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا علم نہ تھا کہ روپیہ حکومت دیتی ہے مگر حکومت ایسے عنوان سے دیتی تھی کہ اس کا شبہ بھی نہ گزرتا تھا"۔ ("مکالمۃ الصدرین" ص ۹)

تبلیغی جماعت اور انگریزی امداد

"اسی ضمن میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب (سوہاروی ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء ہند) نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداء حکومت کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔"

("مکالمۃ الصدرین" ص ۱)

سوال: دیوبندی فرقہ خود کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے مسلک کا حامل قرار دیتا ہے بعض غیر مقلدین بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں کیا انکا یہ دعویٰ درست ہے؟

جواب: وہابیت کی دونوں شاخوں دیوبند اور غیر مقلدین کا مسلک ولی اللہی پر کاربند ہونے کا دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے۔ یہ صرف اپنے مذہب نامہذب کو فروغ دینے کے لیے اپنی نسبت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف کرتے ہیں ورنہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور وہابیوں کے عقائد میں بعد المشرقین ہے۔ وہابیوں کا عقیدہ کے لحاظ سے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اتنا ہی تعلق ہے جتنا اہل تشیع کو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد پاک سے ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ دہلوی حنفی المذہب اور صوفی المشرب بزرگ تھے جبکہ غیر مقلدین کا مسلک اس کے بالکل الٹ ہے۔ البتہ وہابیوں نے اپنے نوزائید مذہب وعقائد کو فروغ دینے کے لیے بعض خودساختہ کتابیں غلط طور پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منسوب کر دیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بعض کتابوں میں الحاقات کر دیئے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے خاندان کے ایک فرد اور انکی کتابوں کے مشہور ناشر ظہیر الدین سید احمد ولی اللہی نواسہ شاہ رفیع

الدین ابن شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے سب سے پہلے اس طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ وہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی ایک کتاب "تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء" کے آخر میں لکھتے ہیں:

"بعد حمد وصلوۃ بندہ محمد ظہیر الدین عرف سیّد احمد اول گزارش کرتا ہے کہ خدمت شائقین تصانیف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب ومولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی وغیرہ کہ آج کل بعض لوگوں نے بعض تصانیف کو اس خاندان کی طرف منسوب کردیا ہے اور درحقیقت وہ تصانیف اس خاندان میں سے کسی (اور) کی تھیں اور بعض لوگوں نے جو ان کی تصانیف میں اپنے عقیدے کے خلاف بات پائی تو اس پر حاشیہ جڑ دیا۔ اور موقع پایا تو عبارت میں تغیر وتبدل کردیا۔ تو میرے اس کہنے سے یہ عرض ہے کہ جواب تصانیف ان کی چھپیں تو اچھی طرح اطمینان کرلیا جائے۔"

اسی طرح ناشر ظہیر الدین سیّد احمد صاحب نے "انفاس العارفین" اپنی مطبوعہ کے آخر میں "التماس ضروری" کے نام سے بھی یہی کچھ لکھا ہے بلکہ اس میں انہوں نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی طرف غلط منسوب کتابوں کی فہرست دی ہے جو یہ ہے۔

۱۔ "تحفۃ الموحدین" مطبوعہ من المطابع دہلی ⎫ منسوب بہ طرف شاہ ولی اللہ
۲۔ "البلاغ المبین" مطبوعہ لاہور ⎭ (محدث دہلوی)
۳۔ "تفسیر موضح القرآن" مطبوعہ خادم الاسلام دہلی منسوب بہ طرف شاہ عبدالقادر
۴۔ ملفوظات منسوب بہ طرف شاہ عبدالعزیز (محدث دہلوی)

ایک نامور عالم ومولانا وکیل احمد سکندر پوری "البلاغ المبین" کے متعلق اپنی کتاب "وسیلہ جلیلہ" میں لکھتے ہیں:

"یہ کتاب ("البلاغ المبین") کسی وہابی کی تصنیف ہے جسے کافی لیاقت نہ تھی مگر اعتبار واسناد کے لیے مولانا شاہ ولی اللہ کی طرف منسوب کی گئی اس کا انتساب ایسا ہی ہے جیسے "دیوان مخفی" کا زیب النساء کی طرف یا "دیوان محی" کا حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی

رحمۃ اللہ علیہ کی طرف "دیوان معین الدین ہروی" کا حضرت معین الدین چشتی کی طرف — رسالہ "تحفۃ الموحدین" سب سے پہلے اکمل المطابع، دہلی میں طبع ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد مرکزی جمعیت اہلحدیث کے ادارہ اشاعت السنّۃ نے رجب ۱۳۷۳ھ میں اسے دوبارہ شائع کیا۔ طبع ثانی کی اشاعت ہمارے پیش نظر ہے اس میں "تحفۃ الموحدین" کے سرورق پر مصنّف یا مولف شاہ ولی اللہ تحریر نہیں کیا ہے بلکہ "از افادات شاہ ولی دہلویؒ" لکھا ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ناشر اس سلسلے میں خود متردد ہے لہذا اس نے اس رسالہ کا اعتبار قائم کرنے کے لیے اس کا مترجم "حیات ولی" کے مؤلف مولانا رحیم بخش دہلوی کو بتایا ہے حالانکہ "حیات ولی" میں مولانا رحیم بخش دہلوی نے شاہ ولی اللہ کی تصانیف کی جو فہرست دی ہے اس میں "تحفۃ الموحدین" یا "البلاغ المبین" کا ذکر تک نہیں ہے۔"

ان دونوں کتابوں کا شاہ صاحب یا ان کے صاحبزادگان کی تصانیف میں کوئی ذکر وحوالہ نہیں ملتا اور نہ ہی تذکرہ نگاروں کے ہاں ان کا کوئی سراغ ملتا ہے۔"

(یہ ساری تفصیل "مقدمہ اولیاء اربعہ" ص ۲۳۔۲۹ سے ماخوذ ہے)

مشہور وہابی مورخ مولوی غلام رسول مہر لکھتے ہیں:

"البلاغ المبین" تو یقیناً شاہ ولی اللہ کی کتاب نہیں ہے۔ "البلاغ المبین" کا اردو ترجمہ "تبلیغ حق" کے نام سے ۱۳۶۳ھ میں حیدر آباد دکن سے شائع ہوا اس پر مولوی غلام محمد بی اے (عثمانیہ) مؤلف "تذکرہ سلیمان" نے مولوی سلیمان ندوی سے دریافت کیا۔

"البلاغ المبین" نام سے ایک کتاب اہل حدیث حضرات کی طرف سے شائع ہوئی ہے اور اس کے مصنّف حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی بتایا گیا ہے۔ کیا یہ کتاب واقعتہً شاہ صاحب کی ہے؟ اور اگر ہے تو اس میں بعض مسائل ایسے ملتے ہیں جن میں شدت حد اعتدال سے زائد ہے"۔

مولوی غلام محمد صاحب نے تو سین میں اس کا جواب اس طرح لکھا ہے:

"بعد میں تحقیق سے پتہ چلا اور خود (مولوی سلیمان ندوی) نے بھی تصدیق کی کہ یہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصنیف ہے ہی نہیں بلکہ کسی نے لکھ کر ان کی طرف منسوب کردی ہے تاکہ شاہ

صاحب کو ماننے والے ان عقائد کو مان لیں''۔

(''تذکرہ سلیمان'' از غلام محمد ص ۲۹ ۴ طبع کراچی)

مولوی احسان الٰہی ظہیر کے زیر ادارات شائع شدہ ماہنامہ ''ترجمان الحدیث'' میں تعارف و تبصرۂ کتب میں ''البلاغ المبین'' پر تبصرہ کرتے ہوئے مولوی عزیز بیدی غیر مقلد لکھتے ہیں:

''کہتے ہیں یہ کتاب حکیم الامت حضرت امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تالیف ہے طرز استدلال، ثقاہت اور موضوع کے انتخاب سے اندازہ تو یہی ہوتا ہے کہ یہ ان ہی کی تالیف ہے تاہم تذکرہ نگاروں نے اس کا کہیں تذکرہ نہیں کیا۔''

(''ترجمان الحدیث'' شمارہ ماہ مارچ ۱۹۷۹ء)

وہابیوں کی علمی بد دیانتی ملاحظہ ہو کہ تذکرہ نگاروں نے کہیں تذکرہ نہیں کیا کہ یہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف ہے[ii] بلکہ [1]محمد ظہیر الدین عرف سید احمد، [2]مولوی سلیمان ندوی، [3]مولوی غلام محمد (بی اے)، [4]مولوی غلام رسول مہر، [5]مولانا وکیل احمد سکندری اور دیگر صاحبان کی تحقیق ہے کہ یہ شاہ ولی اللہ کی تصنیف نہیں ہے۔ [6]حکیم محمود احمد برکاتی، [7]سید فاروق القادری اور [8]ڈاکٹر محمد ایوب قادری وغیرہ کا بھی یہی موقف ہے۔[iii] مزید یہ کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور و معروف تصانیف کثیرہ کے سراسر خلاف ہے۔ مگر وہابی اسے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے مسلسل چھاپے چلے جا رہے ہیں اور اپنے اس عمل پر کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہی موقف[9] امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ اپنی تصنیف لطیف: ''الزبدۃ الزکیہ لتحریم سجود التحیۃ'' (۱۳۳۷ھ) یعنی حرمت سجدۂ تعظیم'' میں رقمطراز ہیں:

''یہ چال بعض علماء کے ساتھ بھی چلی گئی ہے:

☆ ایک کتاب ''عقائد امام احمد'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے چھپی، جس سے وہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایسے ہی بری ہیں جیسا اس مفتری حیاء و دیانت سے۔

☆ شاہ ولی اللہ صاحب (علیہ الرحمۃ) کی مشہور کتابوں میں وہابی کش دفتر دیکھ کر کسی وہابی نے ان کے نام سے ایک گھڑی اور چھاپی گئی ہے۔''

(''حرمت سجدۂ تعظیم'' مطبوعہ لاہور، ۱۹۷۷ء ص ۹۱)

اور تو اور حکیم محمود احمد برکاتی صاحب کی تحقیق تو یہ ہے کہ ''مسائل اربعین'' اور ''مائۃ مسائل'' بھی شاہ محمد اسحاق دہلوی صاحب کی تصانیف نہیں بلکہ ان کے جامع و مرتب، مترجم، شارح اور ناشر بھی ایک ''خاص گروہ'' کے افراد اور ایک ''خاص نقطۂ نظر'' کے حامل تھے۔ تفصیلات کے لئے ''حیات شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی'' (ناشر شاہ ابو الخیر اکادمی، شاہ ابو الخیر مارگ، دہلی، ۱۴۱۲/۱۹۹۲ء) مطالعہ فرمائیں۔

مزید سنیئے قاری عبد الرحمن پانی پتی مرحوم لکھتے ہیں:

''اور ایسا ہی ایک اور جعل (غیر مقلد وہابی) کرتے ہیں کہ سوال کسی مسئلہ کا بنا کر اس کا جواب موافق اپنے مطلب کے لکھ کر علماء سابقین کے نام سے چھپواتے ہیں چنانچہ بعض مسئلے مولانا شاہ عبد العزیز اور بعض مسئلے مولوی حیدر علی کے نام سے علیٰ ھذا القیاس چھپوائے ہیں۔''

(''کشف الحجاب'' ص ۹)

دیو بندی حضرات بھی عقائد کے معاملہ میں غیر مقلدین کے قدم بقدم ہیں جیسا ان کے ''قطب الاقطاب، نور مجسم، غوث اعظم اور امام ربانی'' یعنی مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب کے حوالہ سے گزر چکا ہے کہ ''ان میں مقلد غیر مقلد کا فرق ہے عقائد ایک ہی ہیں۔''

دیو بندی فرقہ بھی مولوی اسماعیل دہلوی (قتیل بالاکوٹ ۱۸۳۱ء) کا پیروکار ہے جو اگرچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پوتا تھا مگر اپنے پردادا، دادا، والد، تمام چچازاد بھائیوں کے سراسر برعکس عقائد مختلف رکھتا تھا۔ مولوی اسماعیل دہلوی کے فتووں کی رو سے حضرت شیخ ابو الرضا محمد، حضرت شاہ عبد الرحیم، حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نعوذ باللہ بدعتی و مشرک قرار پاتے ہیں۔

فریقین کے مختلف العقائد ہونے کا ثبوت ملاحظہ فرمائیں

مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے دیوبندی پیروکاروں کے عقائد

تجھ سے سوا مانگے جو غیروں سے مدد
فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد
دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد
ہے گلے میں اس کے حبل من مسد
سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے

مردوں سے حاجتیں مانگنا اور ان کی منتیں ماننا کفار کی راہ ہے

(''تذکرۃ الاخوان'' ص ۱۸۳'۳۴۳ از مولوی اسماعیل دہلوی)

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے:

''اکثر لوگ پیروں کو' پیغمبروں کو' اماموں کو' اور شہیدوں کو اور پریوں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں، وہ شرک میں گرفتار ہیں

(''تقویۃ الایمان'' ص ۱۰)

آگے لکھتا ہے:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالے علیہما کے عقائد

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

''در تشبب بذکر بعض حوادث زمانہ در آن حوادث لابد است از استمداد بروح آنحضرت ﷺ و تخلص بذکر مناقب آنحضرت ﷺ

(''اطیب النغم فی مدح سید العرب و العجم'' ص ۲۵ طبع لاہور)

ترجمہ: اس تمہید میں زمانہ کے حوادث کا تذکرہ ہے کہ ان حوادث سے نجات کے لئے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی روح مبارک سے مدد طلب کی جائے اور آنحضرت ﷺ کے مناقب کا ذکر کر کے ان سے نجات حاصل کی جائے

آگے اشعار میں تحریر کرتے ہیں:

اذا ما اتتنی ازمۃ مدلھمۃ
تحیط بنفسی من جمیع الجوانب

جب مصیبت کی گری تاریکی مجھے ہر طرف سے اپنے نرغے میں لے لیتی ہے

شاہ صاحب ؒ عرض کرتے ہیں:

''یعنی اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں سو وہ شرک میں گرفتار ہیں پھر اگر کوئی سمجھانے والا ان لوگوں سے کہے کہ ''تم دعویٰ ایمان کا رکھتے ہو اور افعال شرک کے کرتے ہو'' اس کا جواب دیتے ہیں کہ ''ہم تو شرک نہیں کرتے بلکہ اپنا عقیدہ انبیاء واولیاء کی جناب میں ظاہر کرتے ہیں شرک جب ہوتا ہے کہ ہم ان انبیاء واولیاء کو پیروں و شہیدوں کو اللہ کے برابر سمجھتے سو یوں تو ہم نہیں سمجھتے بلکہ ہم ان کو اللہ ہی کا بندہ جانتے ہیں اور اسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف اسی نے ان کو بخشا ہے اس کی مرضی سے عالم میں تصرف کرتے ہیں اور ان کو پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے اور ان سے مدد مانگنی عین اسی سے مدد مانگنی ہے اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہیں سو جو چاہیں سو کریں اور اس کی جناب میں ہمارے سفارشی ہیں اور وکیل، ان کے ملنے سے خدا ملتا ہے اور جتنا ہم ان کو جانتے ہیں اتنا ہم اللہ سے نزدیک ہوتے ہیں۔'' اسی طرح کی خرافات بکتے ہیں ________

(''تقویۃ الایمان'' ص ۱۱)

فطلبت ھل من ناصر او مساعد
الوذ بہ من خوف سوء العواقب

میں بڑی کوشش سے بار بار ایسے مددگار یا معاون کی جستجو کرتا ہوں جس کے دامن رحمت میں مجھے برے نتائج کے خوف سے پناہ مل سکے

فلست اری الا الحبیب محمدا
رسول الہ الخلق جم المناقب

پس ایسا معاون و مددگار جو مصیبت میں دستگیری کرے مجھے کوئی نظر نہیں آتا بجز اپنے محبوب (دلنواز) کے جس کا اسم گرامی محمد ہے ﷺ جو ساری مخلوق کے پروردگار کے رسول ہیں جن کے مناقب بے شمار ہیں۔

و معتصم المکروب فی کل غمرۃ
و منتجع الغفران من کل تائب

شرح یعنی بنظر نمی آید مرا مگر آنحضرت ﷺ کہ جائے دست زدن اندوہ گیں است در ہر شدتے وجائے طلب کردن مغفرت است بنسبت ہر توبہ کنندہ

۲۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیو بندی کے ''فتاویٰ رشیدیہ'' میں ہے۔ :

سوال۔ انعقاد مجلس میلاد بدوں قیام بروایات صحیح درست ہے یا نہیں؟

جواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال ناجائز ہے۔

(''فتاویٰ رشیدیہ'' ص ۱۳۶)

سوال: محفل میلاد جس میں روایات صحیح پڑھی جاویں اور لاف و گزاف اور روایت موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے؟

جواب: ناجائز ہے۔

(''فتاویٰ رشیدیہ'' ص ۱۴۸)

مجھے تو حضور رحمت عالم ﷺ کے علاوہ اور کوئی نظر نہیں آتا جس کے دامنِ رحمت کو کوئی غمزدہ ہر مصیبت کے وقت پکڑ کر پناہ لے سکے اور ہر تائب حصول مغفرت کے لئے جس کی بارگاہ کا قصد کر سکے۔

(''اطیب النغم'' ص ۲۹ تا ۳۲)

۲۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ :

اخبرنی سیدی الوالد قال کنت اصنع فی ایام المولد طعاما یا لنبی ﷺ فلم یفتح لی سنة من السنین شیئی اصنع به طعاما فلم اجد الا حماصا مقلیا فقسمته بین الناس فرایته ﷺ و بین یدیه هذا الحمص متبهجا بشاشا

میرے والد (شاہ عبدالرحیم) نے مجھے خبر دی، فرمایا کہ میں میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روز کھانا پکوایا کرتا تھا

۳۔ ''فتاویٰ رشیدیہ'' میں ہے۔

سوال: محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا مع اشعار بروایت صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا اور چندہ دینا اور شربت دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

جواب۔ محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایت صحیحہ ہو یا سبیل لگانا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔

(''فتاویٰ رشیدیہ'' ص ۱۴۸)

میلاد پاک کی خوشی میں۔ ایک سال اتنا تنگدست تھا کہ میرے پاس کچھ نہ تھا مگر چنے بھنے ہوئے، وہی میں نے لوگوں میں تقسیم کیے تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ کے سامنے چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت شاد و بشاش ہیں۔

(''درالثمین'' ص ۴۰ طبع فیصل آباد)

یہ واقعہ شاہ صاحب نے ''انفاس العارفین'' میں بھی نقل کیا ہے ملاحظہ ہو اس کا اردو ترجمہ ص ۱۰۶ طبع لاہور

۳۔ ''فتاویٰ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ'' میں ہے۔

سوال: میلاد کی اور عشرہ محرم کی مجلس منعقد کرنا کیسا ہے؟

جواب: سال میں دو مجلس فقیر کے مکان پر منعقد ہوا کرتی ہیں۔ مجلس ذکر وفات شریف اور مجلس شہادت حسین (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) اور یہ مجلس بروز عاشورہ یا اس سے دو ایک دن قبل ہوتی ہے۔ چار پانچ سو آدمی بلکہ ہزار آدمی جمع ہوتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ اس کے بعد جب فقیر آتا ہے تو لوگ بیٹھتے ہیں اور فضائل حسنین رضی

سوال: کھانا سامنے رکھ کر اس پر پنج آیت پڑھنا کیسا ہے جس کو عرف عام میں فاتحہ کہتے ہیں زید کہتا ہے کہ: کھانے پر فاتحہ پڑھنا درست ہے اس لئے کہ حاجی امداد اللہ صاحب سلمہ نے اپنے ''فتاویٰ'' میں جائز لکھا ہے۔

جواب: یہ سب امور بدعت ہیں۔

(''فتاویٰ رشیدیہ'' از مولوی رشید احمد گنگوہی، ص ۱۴۰ طبع کراچی)

۴۔ ''فتاویٰ رشیدیہ'' میں ہے:

سوال: جس عرس میں صرف قرآن پڑھا جاوے اور تقسیم شیرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود (میلاد) درست نہیں۔

(''فتاویٰ رشیدیہ'' ص ۱۴۸)

اللہ عنہما کا ذکر جو حدیث شریف میں وارد ہے بیان کیا جاتا ہے اور جو کچھ احادیث میں ان بزرگوں (رضی اللہ عنہما) کی شہادت کا ذکر ہے روایت صحیح میں جو کچھ تفصیل بعض حالات کی ہے اور ان حضرات (رضی اللہ عنہما) کے قاتلوں کی بدعنوانی کا بیان ہے وہ ذکر کیا جاتا ہے۔

پھر ''ختم قرآن مجید'' کیا جاتا ہے اور پنج آیت پڑھ کر کھانے کی جو چیز موجود ہوتی ہے اس پر فاتحہ کیا جاتا ہے اور اس اثناء میں اگر کوئی شخص خوش الحان سلام پڑھتا ہے یا شرعی طور پر مرثیہ پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے تو اکثر حضار مجلس اور اس فقیر کو بھی حالت رقت اور گریہ کی لاحق ہوجاتی ہے اس قدر عمل میں آتا ہے کہ اگر یہ سب فقیر کے نزدیک اس طریقہ سے جس کا ذکر کیا گیا ہے جائز نہ ہوتا تو ہرگز فقیر ان چیزوں پر اقدام نہ کرتا۔ ''

(''فتاویٰ عزیزی'' ص ۷ طبع کراچی)

۴۔ ''فتاویٰ عزیزی'' میں ہے۔ :

سوال: بزرگوں کی زیارت کے لیے کوئی دن مقرر کرنا یا ان بزرگوں کے عرس کا دن مقرر کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: زیارت قبور کے لیے کوئی دن مقرر کرنا بدعت ہے اور فی نفسہ اصل زیارت جائز ہے اور تعین وقت کی سلف میں نہ تھی یہ بدعت اسی طرح کی ہے جو

سوال: عرس جس میں سب التزام ہو۔ تاریخ تعین بھی ہو، اجتماع بھی ہو، قوالی راگ، مزامیر، سماع و ناجائز، مجمع عورتوں کا نہ ہو، درست ہے یا نہیں؟

جواب: عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔ تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ لغویات ہوں یا نہ ہوں۔

(''فتاویٰ رشیدیہ'' ص ۱۳۱)

فی نفسہ جائز ہے۔ عرس کا دن اگر اس غرض سے مقرر کیا جاوے کہ جس بزرگ کا عرس ہو وہ یاد رہیں اور اس وقت ان کے حق میں دعا کی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

(''فتاویٰ عزیزی'' ص ۱۵۱ طبع کراچی)

سوال: سال میں کوئی ایک دن مقرر کر لینا اس غرض سے کہ خاص اس دن بزرگوں کی قبر کی زیارت کی جائے، جائز ہے یا ناجائز ہے؟

جواب: اول یہ کہ کوئی ایک دن مقرر کریں اور اس دن ایک شخص یا دو شخص کر کے جائیں اور قبر کی زیارت کر آویں مگر زیادہ آدمی ایک ہی دفعہ بہیئت اجتماعیہ نہ جائیں تو اس قدر روایت سے ثابت ہے چنانچہ ''تفسیر در منثور'' میں منقول ہے کہ ہر شروع سال آنحضرت ﷺ مقابر میں تشریف لے جاتے تھے اور دعا اہل قبور کی مغفرت کے واسطے کرتے تھے۔ اس قدر ثابت ہے اور مستحب ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بہ ہیئت اجتماعیہ، مردمان کثیر جمع ہوں اور ختم قرآن شریف کریں اور شیرینی یا کھانا فاتحہ کریں اور اس کو

حاضرین میں تقسیم کریں، ایسا معمول زمانہ پیغمبر ﷺ وخلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں نہ تھا لیکن ایسا کرنے میں مضائقہ نہیں اس واسطے کہ اس میں کوئی برائی نہیں بلکہ اس میں احیاء و اموات کو فائدہ حاصل ہوتا ہے''۔

(''فتاویٰ عزیزی'' از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۵۶)

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

''حضرت والد ماجد (شاہ عبدالرحیم) فرمایا کرتے تھے کہ میں نے خواجہ بیرنگ کے ایسے خلیفے دیکھے ہیں جو ضعیف العمری کے باوجود تابناک چہرے والے اور انتہائی جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ شجی کے نام سے مشہور تھے۔ تقریب عرس مناتے تھے۔ چھ سات سال کی عمر میں میں بھی کئی دفعہ ان کے عرس میں شامل ہوا''۔

(''انفاس العارفین'' ص ۸۲)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں:

''حضرت خواجہ خورد (خواجہ محمد عبداللہ فرزند خواجہ محمد باقی باللہ و مرشد شاہ عبدالرحیم) حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کا عرس کیا کرتے تھے۔ حضرت والد ماجد فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے بارہا دیکھا کہ کوئی شخص ان کے سامنے آکر کہتا ہے کہ: ''حضرت چاول میرے ذمّے''۔ دوسرا کہتا ہے ''حضور گوشت میرے ذمّے''۔ ''ایک اور حاضر ہو کر کہتا ہے کہ: ''فلاں قوّال کو میں لا رہا ہوں'' اور اسی طرح دوسرے انتظامات بھی ہو جاتے حضرت خواجہ خورد اس دوران کوئی تکلف نہ برتتے تھے۔

(''انفاس العارفین'' ص ۶۵)

۵۔ مولوی اسماعیل دہلوی پیشوائے فرقہ دیوبندیہ وہابیہ لکھتا ہے:

''جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب چاہوں اس سے غیب کی بات دریافت کرلوں اور آئندہ باتوں کا معلوم کرلینا میرے قابو میں ہے'' سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ دعویٰ خدائی کا رکھتا ہے ____''

(''تقویۃ الایمان'' ص ۳۱)

۵۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(شاہ عبدالرحیم) نے فرمایا محمد قلی اورنگ زیب کے لشکر کے ساتھ گیا ہوا تھا اسکے جانے پر کافی مدت گزر گئی اور اس کی خیریت کی کوئی خبر نہ پہنچی۔ اس کا بھائی محمد سلطان بہت غمگین ہوا اور مجھ سے التجا کی۔ میں نے پوری قوّت سے توجہ کی۔ جنگی لشکر کا کونہ کونہ چھان مارا مگر کہیں نہ پایا۔ مُردوں میں ڈھونڈا تو بھی

۲۔ انہی موصوف کا کہنا ہے کہ:

''معلوم ہوا کہ یہ سب جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں، کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے، کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے ۔کوئی تقدیم اور پترا نکالتا ہے، کوئی رمل اور قرعہ پھینکتا ہے' کوئی فالنامہ نکالتا ہے یہ سب جھوٹے ہیں اور دغا باز ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے۔

(''تقویۃ الایمان'' ص ۳۳)

(''معلوم ہوا کہ یہ سب جو غیب دانی کا دعویٰ کرتے ہیں، کوئی کشف کا دعویٰ رکھتا ہے، کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہے ۔کوئی تقدیم اور پترا نکالتا ہے، کوئی رمل اور قرعہ پھینکتا ہے' کوئی فالنامہ نکالتا ہے یہ سب جھوٹے ہیں اور دغا باز ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے۔)

(''تقویۃ الایمان'' ص ۳۳)

نہ دیکھا۔ شاہی لشکر کیا آس پاس نظر دوڑائی تو دیکھا کہ بیماری سے صحت یاب ہو کر غسل کیا ہے اور گروے رنگ کے کپڑے پہن کر کرسی پر بیٹھا ہوا اور آنے کی تیاریوں میں ہے۔ میں نے سب کچھ اس کے بھائی کو بتا دیا۔ اس نے آکر میری باتوں کی تصدیق کی''

۔(''انفاس العارفین'' ص ۱۴۰۔۱۴۱)

۶۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''والد ماجد (شاہ عبد الرحیم) فرمایا کرتے تھے کہ ایک دن عصر کے وقت مراقبے میں تھا کہ غیبت کی کیفیت طاری ہوگئی میرے لئے اس وقت کو چالیس ہزار برس کے برابر وسیع کر دیا گیا اور اس مدت میں آغاز آفرینش سے روز قیامت تک پیدا ہونے والی مخلوق کے احوال و آثار کو مجھ پر ظاہر کر دیا گیا۔''

(''انفاس العارفین'' ص ۹۵)

حدیث شریف میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

بے شک رسول اللہ ﷺ ہم کو تمام امور میں اس طرح استخارہ کی تعلیم فرمایا کرتے تھے جس طرح ''قرآن حکیم کی سورت کی تعلیم دیتے۔''

(''ترمذی'' جلد اول ص ۱۷۵ طبع لاہور شیخ غلام علی اینڈ سنز)

مولوی اسماعیل دہلوی بد نصیب نے استخارہ کا عمل سکھانے والے کو جھوٹا اور

دغا باز بتایا ہے حالانکہ استخارہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''القول الجمیل'' ص ۱۸۶ طبع کراچی اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کمالات عزیزی'' ص ۵۸ پر استخارہ تعلیم کیا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ''القول الجمیل'' میں برائے کشف وقائع آئندہ ص ۹۳' طریقہ کشف ارواح ص ۶۵ کشف قبور و استفاضہ بداں ص ۶۷ اور صفحہ ۱۰۸ پر طریقہ کشف وقائع آئندہ کے طریقے لکھے ہیں۔

شہید لیلائے نجد' ذبح تیغ خیار، مولوی اسماعیل دہلوی کی نجدی نژاد تعلیمات کی روشنی میں حضرت خواجہ خورد فرزند خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی، حضرت ابو الرضا محمد، حضرت الشاہ عبد الرحیم، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہم جیسے اکابر جھوٹے دغا باز' بدعتی اور مشرک ٹھہرتے ہیں۔ اس مختصر سے تقابلی جائزے سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ دیو بندی فرقے اور ولی اللہی مسلک کے عقائد و تعلیمات میں کتنا فرق ہے۔ اب آخر میں وہابیوں کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' کا ایک اقتباس دیو بندی رسالہ ''الرحیم'' کے حوالہ سے ملاحظہ فرمائیں کہ وہابی حضرات کے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو دیکھنے کے کیا پیمانے ہیں:

''جماعت اہلحدیث کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' میں یہ اقتباس دینے کے بعد ایک صاحب نے لکھا ہے۔'' شاہ صاحب کا جو حصہ تصوف سے متعلق ہے اس میں ایسا مواد ملتا ہے جس سے بریلویت کی خاصی تائید ہوتی ہے۔''

(''الرحیم'' جنوری ۱۹۶۶ء بحوالہ ''مقدمہ انفاس العارفین'' ص ۳۰۔۳۱)

میں دیو بندی عقائد اور ولی اللہی عقائد کے اس مختصر موازنہ پر ہی اکتفا کرتا ہوں اس موضوع پر زیادہ تفصیل میں اپنی کتاب ''برصغیر میں وہابی مذہب' تاریخ و عقائد'' میں نقل کروں گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

سوال: احادیث میں آیا ہے کہ گنہ گاروں پر عذاب وعتاب ہوگا۔ کیا فرقہ ناجیہ اہل سنّت وجماعت سے تعلق رکھنے والے گنہ گاروں پر بھی عذاب وعتاب ہوگا؟ اگر ہوگا تو پھر اہل سنّت فی النار کی وعید سے کس طرح خارج ہوئے؟

جواب: اگرچہ فرقہ ناجیہ اہل سنّت وجماعت سے تعلق رکھنے والے صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے مرتکبین میں سے بھی بعض عذاب وعقوبت سے دوچار ہوں گے مگر ان پر عذاب دائمی نہ ہوگا اور آخر کار فرقہ ناجیہ سے تعلق رکھنے والے گنہ گار بھی اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کی رحمت اور رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے عقوبت سے چھٹکارا پاکر جنّت میں داخل ہوں گے لہذا یہ فی النار سے خارج ہیں جبکہ گستاخانہ کفریہ عقائد رکھنے والے فرقے اپنے عقائد کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے جہنم میں جائیں گے۔ ؎

حدّ چاہیئے سزا میں عقوبت کے واسطے
آخر کو گنہگار ہوں، کافر نہیں ہوں میں

حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اہل سنّت کا جو عقیدہ ہے کہ ممکن ہے اہل سنّت کے بعض لوگوں پر بسبب صغائر اور کبائر کے عذاب ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ اہل سنّت کے بعض لوگ اس فرقہ کا جو عمل اور عقیدہ ہے اس کے مقتضاء کو ترک کریں اور اس وجہ سے وہ لوگ مستوجب عذاب کے ہوں اور اس فرقہ (اہل سنّت) کے علاوہ جو فرقے ہیں کہ وہ سب گمراہ ہیں۔ وہ سب لوگ اپنے عقیدہ کے سبب سے مستوجب دوزخ ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سب گمراہ فرقوں کا عقیدہ باطل ہے اور اس فرقہ ناجیہ کے بعض لوگوں کے حق میں جو عذاب کا خوف ہے تو یہ خوف اس وجہ سے ہے کہ ممکن ہے کہ ان کا عمل ان کے عقیدہ کے خلاف ہو۔ یہ دلیل اس امر کے لیے ہے کہ یہ مذہب حق ہے اور امید ہے کہ اس فرقے کے گنہ گار اللہ تعالیٰ کی رحمت اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت سے دوزخ سے نجات پائیں گے''۔

(''فتاویٰ عزیزی'' ص ۳۱۹ طبع کراچی)

سوال: اہل سنّت وجماعت سے خارج فرقوں کے لوگ بھی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ جیسے فرائض ظاہراً ادا کرتے نظر آتے ہیں کیا ان کے اعمال انہیں فائدہ نہیں دیں گے؟

جواب: اعمال کی قبولیت کے لیے عقیدہ کا صحیح ہونا ضروری ہے اس کے بغیر اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے ہاں اعمال قبول نہیں ہوتے۔ عزازیل (شیطان) بھی انتہائی عبادت گزار تھا مگر حضرت ابو البشر سیدنا آدم صفی اللہ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ تعظیمی نہ کرنے اور آپ علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے بارے میں گستاخانہ عقیدہ رکھنے کے باعث دائمی مردود قرار پایا اور اس لعین کے اعمال اکارت گئے۔ اسی طرح جن فرقوں کے عقائد حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں ان کے اعمال ان کے کچھ کام نہیں آئیں گے۔ اس بارے میں ایک حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

عن ابی سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول اللہ ﷺ وھو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرہ و ھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال و یلک فمن یعدل اذالم اعدل قد خبت و خسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی ان اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر صلوۃ مع صلوتھم و صیامہ مع صیامھم یقرئون القرآن لا یجاوز تراقیھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ. متفق علیہ

(''مشکوٰۃ شریف'' جلد ۳ ص ۷۷ طبع لاہور مکتبہ رحمانیہ)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور حضور ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلہ بنو تمیم سے تھا آیا اور کہا: ''اے اللہ کے رسول! انصاف سے کام لو''۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''افسوس تیری جسارت پر، میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے؟ اگر میں انصاف نہ کرتا تو خائب وخاسر ہو چکا ہوتا''۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ''حضور ﷺ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن مار دوں''۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''اسے چھوڑ دو۔ یہ اکیلا نہیں ہے اس کے بہت سے ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور جن کے روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا (ان ساری خوبیوں کے باوجود) وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے''۔

اس حدیث کو بخاری ومسلم نے روایت کیا ہے۔

اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جناب میں گستاخانہ عقیدہ رکھنے والے منافقین کے نماز وروزے اور قرآن پڑھنے بے کار جائیں گے اور ایسے گستاخ عقیدہ لوگوں کا دین اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اسی طرح دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں گستاخانہ عقائد رکھنے والے بدمذہبوں کے اعمال بھی اکارت جائیں گے۔

سوال: اہل سنّت وجماعت سے خارج اور مخالف فرقوں نے جہادی تنظیمیں بنا رکھی ہیں۔ ان تنظیموں

سے تعلق رکھنے والے لوگ غیر مسلموں سے لڑتے ہوئے مارے بھی جاتے ہیں "حدیث" میں ہے کہ شہید کی شہادت کے بعد اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوائے قرض کے۔ کیا اہل سنّت کے مخالف فرقوں کے لوگوں کو جہاد کی وجہ سے جنّت میں داخل مل جائے گا؟

جواب: جیسا کہ پہلے بھی عرض کیا جا چکا ہے کہ عمل کی قبولیت کے لئے عقیدہ کا صحیح ہونا (اہل سنّت و جماعت کے مطابق عقیدہ ہونا) ضروری ہے۔ محض نمائشی جہاد کی وجہ سے بخشش نہیں ہو سکتی۔ حدیث پاک سے ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ حدثنا محمد بن رافع و عبد بن حمید عن عبد الرزاق قال ابن رافع حدثنا عبد الرزاق اخبرنا معمر عن الزهری عن ابن المسیب عن ابی هريرة قال شهدنا مع رسول الله ﷺ حنینا فقال لرجل ممن یدعی بالسلام هذا من اهل النار فلما حضرنا القتا ل الرجل قتا لا شدید فاصابة جراحة فقیل یا رسول الله الرجل الذی قلت له انفا انه من اهل النار فانه قاتل الیوم قتالا شدید او قدمت فقال النبی ﷺ الی النار فکاد بعض المسلمین ان یرتاب فبینما هم علی ذلک اذ قیل فانه لم یمت و لکن به جراحا شدید فلما کان من اللیل لم یصبر علی الجراح فقتل نفسه فاخبر النبی ﷺ بذلک فقال الله اکبر اشهدانی عبدالله و رسوله ثم امر بلا لا فنادی فی الناس انه لا یدخل الجنة الانفس مسلمة و ان الله یوید هذا الدین بالرجل الفاجر

("صحیح بخاری"، "صحیح مسلم مع شرح" اردو جلد اوّل ص ۲۱۲ حدیث نمبر ۲۱۳ طبع لاہور)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں تھے۔ ہم لوگوں میں ایک شخص تھا جس کا شمار ظاہراً مسلمانوں میں ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا "یہ جہنّمی ہے"۔ جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بڑی بہادری سے لڑا اور زخمی ہو گیا۔

رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ ﷺ! جس شخص کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے، وہ آج بہت بہادری سے لڑا اور اب مر چکا ہے"۔ آپ ﷺ نے فرمایا "وہ دوزخ میں گیا"۔ بعض صحابہ حضور ﷺ کے فرمان کی تہہ تک نہ پہنچ سکے۔ اتنے میں کسی شخص نے آکر عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ وہ شخص ابھی مرا نہیں لیکن بہت زخمی ہے"۔ رات کے آخری حصّہ میں وہ زخم کی تکلیف برداشت نہ کر سکا اور اس نے خودکشی کر لی۔ رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: "اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اس

کا بندہ اور اس کا رسول ہوں"۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ "وہ لوگوں کو بتائیں کہ جنّت میں صرف مسلمان جائیں گے اور اللہ تعالیٰ اس دین کو فاجر (بد مذہب) کے ذریعے بھی تقویت دیتا ہے"۔

۲۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "مسند ابو بکر ابن ابی شیبہ" "مسند ابو یعلی موصلی"، "بیہقی" "مصنف عبد الرزاق" کے حوالہ سے حضرت انس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ظاہراً ایک نہایت عبادت گزار اور زاہد شخص تھا۔ جہاد میں بھی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰے عنہم اجمعین کے ساتھ شریک ہوتا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰے عنہم اجمعین نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اس کے زہد و جہاد کی تعریف کی۔ اسی دوران یہ شخص بھی وہاں آ گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: "میں اس کے چہرے پر شیطانی اثرات دیکھ رہا ہوں"۔ اس شخص نے آکر سلام کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "کیا تو اپنے بارے میں گمان کرتا ہے کہ تو سب لوگوں میں بہتر ہے"۔ اس نے کہا "جی ہاں" پھر وہ مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اس آدمی کو کون قتل کرے گا"۔

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کیا "میں یا رسول اللہ ﷺ"

جب ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ اس شخص کو قتل کرنے گئے

تو دیکھا وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰے عنہ اسے قتل کے بغیر واپس آ گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا کہ "اس شخص کو کون قتل کرے گا"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کیا: "یا رسول اللہ ﷺ میں"۔

وہ بھی قتل کرنے گئے مگر اسے نماز پڑھتا دیکھ کر قتل کئے بغیر واپس آ گئے۔

رسول اللہ ﷺ کے پوچھنے پر عرض کیا کہ "میں نے اسے نماز پڑھتے دیکھا اس لئے اسے چھوڑ دیا"۔

رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا کہ "تم میں سے اسے کون قتل کرے گا"

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے عرض کیا کہ "میں قتل کروں گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "ہاں تو اسے قتل کرے گا بشرطیکہ تو اسے پالے"۔

حضرت علی رضی اللہ تعالٰے عنہ گئے مگر اسے نہ پایا چنانچہ واپس لوٹ آئے۔

حضور ﷺ کے پوچھنے پر عرض کی کہ "میں اسے نہ پا سکا، نہ جانے وہ کہاں چلا گیا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ شخص میری اُمت میں ظاہر ہونے والا پہلا فتنہ تھا اگر تُو اسے قتل کر دیتا تو میری اُمت میں کبھی دو شخص آپس میں اختلاف نہ کرتے۔ بے شک بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور یہ اُمت عنقریب بہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی وہ سارے کے سارے فرقے آگ میں جائیں گے سوائے ایک کے"۔

عرض کیا گیا: "یا رسول اللہ ﷺ وہ فرقہ کونسا ہوگا؟"۔

فرمایا: "الجماعۃ" یعنی جماعت

("الباہر فی حکم النبی ﷺ بالباطن والظاہر" ص ۴۳ یم ۴۴)

ان دونوں حدیثوں سے صاف ظاہر ہے کہ محض نمائشی نماز و جہاد جنّت میں داخل ہونے کا سبب نہیں بن سکتے جب تک یہ اعمال بجالانے والے کا عقیدہ درست نہ ہو۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

"اور اہل سنّت ہی ناجی (نجات یافتہ جنّتی) فرقہ ہے۔ ان (اہل سُنّت و جماعت) بزرگوں کی اتباع کے بغیر نجات متصوّر نہیں۔ اگر بال برابر بھی مخالفت ہے تو خطرہ ہی خطرہ ہے۔ یہ بات کشف صحیح اور الہام صریح سے یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے۔ اس میں غلطی کا احتمال نہیں۔"

("مکتوبات امام ربّانی" ص ۱۹۷ جلد اول)

سوال: احادیث میں اہل بدعت کی مذمت کی گئی ہے جیسا کہ احادیث میں ہے کہ اہل بدعت کے چہرے قیامت کے دن سیاہ کالے ہوں گے بعض احادیث میں ہے کہ اہل بدعت کے فرائض و نوافل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہیں۔ اہل بدعت سے کون مراد ہیں؟ اور یہ وعیدیں کس قسم کی بدعات کے لیے ہیں؟

جواب: اہل بدعت سے مراد اہل سُنّت و جماعت کے اعتقادات کے خلاف عقیدہ رکھنے والے تمام بدمذہب، بدعقیدہ فرقے ہیں جیسا کہ خود حدیث شریف میں وارد ہے:

قال تبیض وجوہ اہل الجماعات والسنّۃ و تسود وجوہ اہل البدع والاھواء

("الدر المنثور" امام سیوطی جلد ۲ ص ۶۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "(قیامت کے دن) سفید چمکتے چہرے اہل سُنّت و جماعت کے ہوں گے اور بدعتیوں اور بدمذہبوں کے چہرے سیاہ کالے ہوں گے۔"

"در المختار" میں ہے:

اہل البدعۃ کل من قال قولا خالف فیہ اعتقاد اہل السنّۃ والجماعۃ

("در المختار" جلد ۳ ص ۲۵۴)

"یعنی جو اہل سُنّت و جماعت کے اعتقاد کے خلاف بات کرے وہ اہل بدعت ہے۔"

وہابیوں کے ممدوح ابن تیمیہ حرّانی لکھتے ہیں:

من اہل السنّۃ و الجماعۃ مذہب قدیم معروف فانہ مذہب الصحابۃ الذین تلقوہ عن نبیھم و من خالف ذلک کان مبتدعا عند اہل السنّۃ والجماعۃ

("منہاج السنّۃ" جلد اول ص ۲۵۶)

"اہل سنّت و جماعت ایک پرانا اور معروف مذہب ہے، یہ صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم) کا مذہب تھا جو انہوں (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے نبی کریم ﷺ سے سیکھا تھا جو اس کی مخالفت کرے وہ اہل سنّت و جماعت کے نزدیک بدعتی ہے۔"

جن بدعات کے بارے میں ایسی شدید وعیدیں آئی ہیں وہ بدعات فی العقائد ہیں یا ایسی بدعات ہیں جو سنّت کے مخالف ہوں۔

دیوبندی فرقہ کے پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

"جس بدعت میں ایسے شدید وعید ہیں وہ بدعت فی العقائد ہے جیسا روافض و خوارج کی بدعت ہے" ——

("فتاویٰ رشیدیہ" ص ۱۰۳ طبع کراچی)

ایک روایت میں ہے۔:

واخرج عبدبن حمید و ابن جریر وابن ابی حاتم عن ابی امامۃ فی قولہ فاما الذین اسودت وجوھھم قال ھم الخوارج

("الدر المنثور" جلد دوم ص ۶۳)

"حضرت ابوامامہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے فرمان کہ "جس دن (بروز قیامت) کچھ چہرے سیاہ کالے ہوں گے" کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے مراد خارجی ہیں۔"

روافض اور خوارج خذلہم اللہ تعالیٰ بدعت فی العقائد کے مرتکب ہوئے، یہ آیات قرآنی کے خود ساختہ معانی بیان کرتے تھے اور اپنے باطل عقائد سے اتفاق نہ رکھنے والے اہل ایمان کو کافر قرار دیتے تھے اور کفار کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے تھے۔

"صحیح بخاری شریف" میں روایت ہے۔

وکان ابن عمر یراھم شرار خلق اللہ وقال انھم انطلقو الی آیات نزلت فی الکفار فجعلو ھا علی المومنین

("بخاری شریف" جلد دوم ص ۱۰۲۴ باب قتل الخوارج والملحدین، طبع لاہور فرید بکسٹال، لاہور)

ترجمہ: اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما خارجیوں کو خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے برا جانتے تھے اور فرمایا کہ "ان لوگوں (خوارج) نے یہ طریقہ اپنا لیا ہے کہ جو آیات کافروں کے حق میں نازل ہوئی ہیں ان کو مسلمانوں پر چسپاں کر دیتے ہیں۔"

عہد حاضر میں فرقہ وہابیہ بھی خوارج کے نقش قدم پر ہے۔ خوارجِ بائدہ کی طرح خوارجِ حاضرہ وہابی بھی اپنے علاوہ تمام مسلمانوں کو مشرک و کافر قرار دیتے ہیں اور مشرکوں، کافروں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کو ناحق سنّی العقیدہ مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

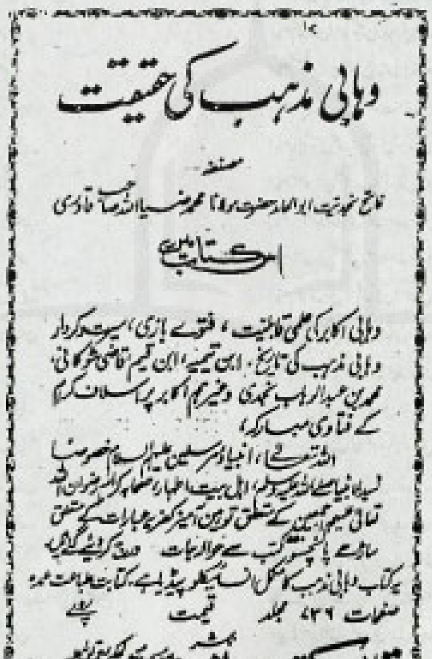
"قوله يكفرون اصحاب نبينا ﷺ علمت ان هذا غير شرط في مسمى الخراج بل هو بيان لمن خرجو علىٰ على المرتضىٰ كرم الله وجهه والا فيكفيهم اعتقاد كفر من خرجوا عليه كما وقع في زماننا في اتباع (ابن) عبد الوهاب الذين خرجوا من نجدو تغلبوا على الحرمين و كانو ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدو انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشركون و استباحو بذالك قتل اهل السنت و قتل علماء هم حتىٰ كسر الله شوكتهم و خرب بلادهم و ظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلاث و ثلاثين و مائتين و الف

("ردالمحتار حاشیہ درالمختار" جلد سوم ص ۳۶۷۔۳۶۸)

ترجمہ: خارجی وہ فرقہ ہے کہ جو اصحاب نبی ﷺ کو کافر سمجھتے ہیں۔ علامہ شامی نے فرمایا: ہم پہلے بتلا چکے ہیں کہ محض خارجی ہونے کے لیے یہ شرط نہیں ہے۔ بلکہ یہ ان پرانے خارجیوں کا بیان ہے جنھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا (انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا کہ "حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنا جھگڑا طے کرنے کیلئے ثالثی فیصلہ منظور کر کے تم نے غیر اللہ کو حاکم مان لیا ہے جبکہ حکم صرف اللہ تعالیٰ کا مانا جا سکتا ہے کیونکہ "قرآن" کہتا ہے ان الحکم الا اللہ لہذا تم نعوذ باللہ کافر ہو گئے ہو اسلئے اپنے کفر کا اقرار کر کے توبہ کرو پھر ہم تمہاری تابعداری کریں گے")۔ ورنہ خارجی ہونے کے لیے صرف اتنا کافی ہے کہ یہ جس کے خلاف ہوں اس کو کافر خیال کریں جیسا کہ ابن عبدالوہاب نجدی کے اتّباع میں ہمارے زمانہ میں ہوا وہ نجد سے نکلے اور حرمین شریفین پر غالب آ گئے بظاہر خود کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے مگر ان کا اعتقاد یہ تھا کہ "صرف ہم مسلمان ہیں اور جو

ہمارے عقیدہ کے خلاف ہیں وہ سب مشرک ہیں" اور اپنے اسی فاسد عقیدہ کی بناء پر انہوں نے اہل سُنّت و جماعت اور ان کے علماء کے قتل کو جائز سمجھا (اور حرمین شریفین میں ناحق قتل و غارت کی) حتیٰ کہ ۱۲۳۳ھ میں ان کی شوکت و غلبہ کو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ نے تباہ و برباد کر دیا اور ان پر مسلمانوں کے لشکر فتح مند ہوئے۔"

﴿ختم شد﴾



کتابیات

۱۔	قرآن مجید	
۲۔	تفسیر ابن جریر (جامع البیان)	امام محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ (م ۳۱۰ھ)
۳۔	تفسیر معالم التنزیل	امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۔	الجامع الاحکام القرآن	امام ابی عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی (م ۶۷۱ھ)
۵۔	تفسیر خازن	علامہ علاؤ الدین علی بن احمد الخازن رحمۃ اللہ علیہ
۶۔	الدر المنثور	علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۹۱۱ھ)
۷۔	تفسیر ابن کثیر	علامہ ابن عماد الدین ابن کثیر
۸۔	تفسیرات احمدیہ	علامہ ملا جیون حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۹۔	تفسیر روح البیان	علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۰۔	تفسیر عزیزی	خاتم المفسرین شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۱۔	تفسیر مظہری	علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۱۲۔	تفسیر فتح القدیر	قاضی محمد بن علی شوکانی غیر مقلد
۱۳۔	تفسیر موضح القرآن	منسوب بہ شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۲۳۲ھ)
۱۴۔	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۲۵۶ھ)
۱۵۔	صحیح مسلم	امام مسلم بن الحجاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۲۶۱ھ)
۱۶۔	سنن ابی ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ (م ۲۷۵ھ)
۱۷۔	جامع ترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۲۷۹ھ)
۱۸۔	سنن نسائی	امام احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۳۰۳ھ)
۱۹۔	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۲۷۳ھ)
۲۰۔	مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۲۴۱ھ)
۲۱۔	صحیح ابن خزیمہ	امام الائمہ ابی بکر محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۳۱۱ھ)
۲۲۔	صحیح ابن حبان	امام ابی حاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۳۵۴ھ)
۲۳۔	مسند البزار	امام ابوبکر البزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۲۹۲ھ)
۲۴۔	حیات الانبیاء	امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۴۵۸ھ)
۲۵۔	مستدرک الحاکم	امام ابوعبداللہ الحاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۴۰۵ھ)
۲۶۔	تنبیہ الغافلین	امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۲۷۔	مشکوٰۃ شریف	علامہ ولی الدین الخطیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۲۹۔	احیاء العلوم	حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۵۰۵ھ)
۲۹۔	تخریج احادیث احیاء العلوم	علامہ زین الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۳۰۔	غنیۃ الطالبین	سیدنا عبدالقادر غوث جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
۳۱۔	مرقاۃ شرح مشکوٰۃ	علامہ علی القاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۰۱۴ھ)
۳۲۔	اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۱۰۵۲ھ)
۳۳۔	شرح الصدور	علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۹۱۱ھ)
۳۴۔	الخصائص الکبریٰ	علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۹۱۱ھ)
۳۵۔	میزان الشریعۃ الکبریٰ	امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۹۷۳ھ)
۳۶۔	الملل والنحل	علامہ عبدالکریم شہرستانی
۳۷۔	القول البدیع	علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

۳۸۔	مکتوبات امام ربانی	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۳۹۔	الابریز ملفوظات سیدی عبدالعزیز دباغ	علامہ احمد بن مبارک سلجماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۰۔	فتوحات وہبیہ	علامہ وہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۱۔	الحقیقۃ الباہرہ	سید محمد ابوالہدیٰ آفندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۲۔	عقد الجید	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۱۷۶ھ)
۴۳۔	الطیب النغم فی مدح سید عرب وعجم	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۱۷۶ھ)
۴۴۔	الدر الثمین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۱۷۶ھ)
۴۵۔	انفاس العارفین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۱۷۶ھ)
۴۶۔	فتاویٰ عزیزی	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۲۳۹ھ)
۴۷۔	کنز العمال	شیخ علی متقی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۹۷۵ھ)
۴۸۔	نہایت الامال	علامہ مراکشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۹۔	رد المحتار	علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۲۵۲ھ)
۵۰۔	البدایہ والنہایہ	از علامہ ابن کثیر
۵۱۔	فرقہ ناجیہ	مولانا ضیاء اللہ قادری (مدظلہ العالی)
۵۲۔	مخالفین قیام پاکستان	مولانا ضیاء اللہ قادری (مدظلہ العالی)
۵۳۔	سنی کانفرنس ملتان کا پس منظر	علامہ عبدالحکیم شرف قادری (مدظلہ العالی)
۵۴۔	کشف الحجاب	قاری عبدالرحمٰن پانی پتی

کتب علمائے وہابیہ

۵۴_A	العقیدۃ الواسطیہ	شیخ ابن تیمیہ حرانی
۵۵۔	منہاج السنۃ	شیخ ابن تیمیہ حرانی
۵۶۔	منہج المقبول	نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد
۵۷۔	الحطہ فی ذکر صحاح ستہ	نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد
۵۸۔	التوحید والسنۃ	قاضی عبدالاحد خانپوری
۵۹۔	لغات الحدیث	نواب وحیدالزماں حیدری آبادی غیر مقلد
۶۰۔	فتاویٰ علمائے اہلحدیث	مولوی عبدالجبار غزنوی غیر مقلد
۶۱۔	رسالہ سماع موتیٰ	مولوی عبداللہ روپڑی غیر مقلد
۶۲۔	حیات سید احمد شہید	منشی محمد جعفر تھانیسری غیر مقلد
۶۳۔	حیات طیبہ	مرزا حیرت دہلوی غیر مقلد
۶۴۔	الاقتصاد فی مسائل الجہاد	مولوی محمد حسین بٹالوی غیر مقلد
۶۵۔	اہلحدیث کا مذہب	مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد
۶۶۔	ترجمان وہابیہ	نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد
۶۷۔	سیرت ثنائی	عبدالمجید خادم سوہدروی غیر مقلد
۶۸۔	شمع توحید	مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد
۶۹۔	حیات شبلی	سید سلیمان ندوی
۷۰۔	موج کوثر	ڈاکٹر شیخ محمد اکرام
۷۱۔	الحیات بعد الممات	فضل حسین بہاری غیر مقلد
۷۲۔	کتاب التوحید	محمد بن عبدالوہاب نجدی (م ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۲ء)
۷۳۔	کشف الشبہات	محمد بن عبدالوہاب نجدی (م ۱۲۰۶ھ/۱۷۹۲ء)

۷۴۔ تحفۃ الاحوذی — مولوی عبدالرحمٰن مبارکپوری
۷۵۔ تقویۃ الایمان — مولوی اسماعیل دہلوی قتیل در بالاکوٹ ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء
۷۶۔ صراط مستقیم — مولوی اسماعیل دہلوی قتیل در بالاکوٹ ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء
۷۷۔ الدر النضید — قاضی محمد بن علی شوکانی
۷۸۔ تحفہ وہابیہ — مولوی اسماعیل غزنوی
۷۹۔ شہاب ثاقب — مولوی حسین احمد مدنی ٹانڈوی (م ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء)
۸۰۔ فتاویٰ رشیدیہ — مولوی رشید احمد گنگوہی
۸۱۔ مجموعہ مقالہ بر ابو مسلم خراسانی — سید نصیر شاہ ۔ رفیع اللہ
۸۲۔ نزہۃ الخواطر — حکیم عبدالحی الحسنی
۸۳۔ اشرف السوانح — خواجہ عزیز الحسن
۸۴۔ سوانح مولانا یوسف — محمد ثانی حسنی
۸۵۔ مقدمہ وصایا اربعہ — پروفیسر محمد ایوب قادری
۸۶۔ تذکرہ سلیمان — مولوی غلام محمد (بی۔اے)

دیگر کتب علمائے اہل سنت

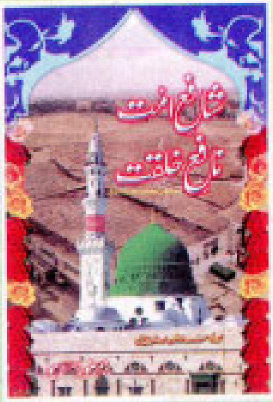
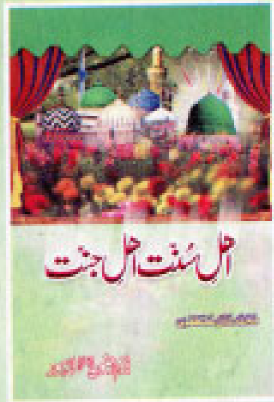
۸۷۔ الباہر فی حکم النبی بالباطن والظاہر — علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۹۱۱ھ)
۸۸۔ القول الجمیل — شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء)
۸۹۔ کمالات عزیزی — شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۳ء)
۹۰۔ تحقیق الفتویٰ — علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (م ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء)
۹۱۔ حق لاشریک ہے — محمد رفیق شیخ حنفی قادری (ایم۔اے) زید مجدہ
۹۲۔ ماہنامہ اہلسنت (گجرات)

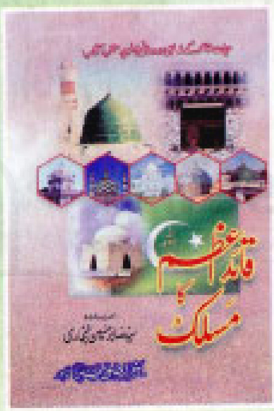
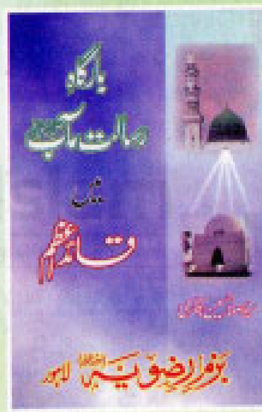
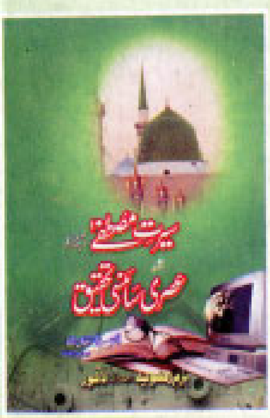
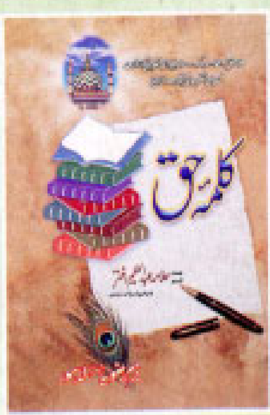
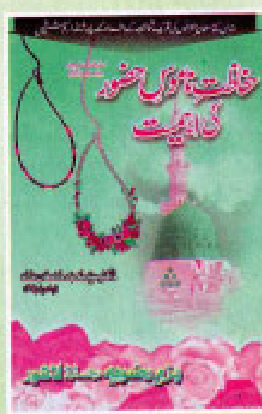
دیگر رسائل و کتب علمائے وہابیہ

۹۳۔ الرحیم — جنوری ۱۹۶۳ء
۹۴۔ "ترجمان الحدیث" احسان الٰہی ظہیر — مارچ ۱۹۶۹ء
۹۵۔ اخبار "اہلحدیث" امرتسر — جون ۱۹۰۸ء
۹۶۔ "تجلی" دیوبند — مارچ ۱۹۵۷ء
۹۷۔ اشاعۃ السنۃ
۹۸۔ تفسیر سلف — مولوی فقیر اللہ مدراسی
۹۹۔ سبیل الرشاد — مولوی رشید گنگوہی
۱۰۰۔ بذل المجہود — مولوی خلیل احمد انبیٹھوی (م ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء)

کتب علمائے شیعہ

۱۰۰۔ کتاب الخصال — علامہ ابن بابویہ قمی
۱۰۱۔ احتجاج طبرسی — شیخ ابو منصور احمد بن علی طبرسی
۱۰۲۔ نہج البلاغۃ — سید شریف ابو الحسن محمد رضی بن الحسن
۱۰۳۔ رسالہ تبراء
۱۰۳۔ جامع الاخبار


شافعِ امت
نافعِ خلقت

اہلِ سنت اہلِ جنت

عید میلاد النبی
قائداعظم
اور
علامہ محمد اقبال

قائداعظم کا مسلک

بارگاہ
رسالت مآب
میں
قائداعظم
بزمِ رضویہ لاہور

سیرتِ مصطفیٰ
عصری سائنسی تحقیق

کلمۂ حق

کی اہمیت